شانِ اہلبیت پر حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی مُستند تصنیف

المودّۃ فی القربیٰ

ترجمہ

ذکر العباء

مصنف:
حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:
فقیر سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی قادری

زیرِ سرپرستی
پیر حاجی انعام اللہ طیبی برکاتی مدظلہ نقشبندی
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

کرمانوالا بک شاپ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ اہلبیت پر حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی مستند تصنیف

المودّۃ فی القربیٰ

ترجمہ

ذکر العباء

مصنف:
حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:
فقیر سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی قادری

زیر سرپرستی
پیر حاجی انعام اللہ طیبی برکاتی نقشبندی مدظلہ
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

کرماں والا بک شاپ

Voice: 042-37249515 0307-4132690

بفیضانِ کرام
شمس العارفین سراج السالکین قطب الاقطاب، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،
حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
المعروف حضرت کرماں والے - آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اوکاڑہ)
حضرت پیر سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مزار مبارک کرموالا انڈیا
حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مزار مبارک کرموالا انڈیا
حضرت پیر سید غلام جیلانی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مزار مبارک کرموالا انڈیا
حضرت پیر سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت پیر سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
زینت السادات نور السادات فخر السادات
حضرت پیر سید
صمصام علی شاہ بخاری
جانشین حضرت
کرماں والا شریف
زینت السادات نور السادات فخر السادات
پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، حضرت پیر سید
باباجی
میر طیب علی شاہ بخاری
سجادہ نشین
حضرت کرماں والا شریف
چاہتے ہو اگر نیک نامی آل زہرا رضی اللہ عنہما کی کرو غلامی
ان کے صدقے سے زاہد نیازی پرسکوں غم کے مارے ہوئے ہیں
فنافی الشیخ صوفی
باصفا، پیکرِ صدق وصفا
ابو الانعام اللہ
الحاج صوفی
برکت علی
بانی کرماں والا بک شاپ
زیرِ سرپرستی:
حاجی پیر انعام اللہ طیبی برکاتی نقشبندی مدظلہ العالی
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف
زیرِ اہتمام
سمیع اللہ برکت
جملہ حقوق محفوظ ہیں
قیمت
400 روپے
اشاعت
21-04-2013

فہرست

عرضِ ناشر

لی خمسۃ اطفی بہا حرا الوباء الحاطمہ
المصطفٰے والمرتضٰی وابناھما والفاطمہ

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تمام امتوں سے بہتر ہے جیسا کہ خود نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام سے افضل و بہتر ہیں۔ قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

اے امتِ محمدیہ تم ہی بہترین امت ہو تمام امتوں میں سے جو بنی آدم میں ہیں شریعت محمدی پہلی تمام شریعتوں سے زیادہ کامل اور جامع ہے اور دینِ محمدی تمام ترادیان سابقہ کا ناسخ ہے یعنی جب حضور انور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہوئے تو حضور کے بعد کوئی بھی دین اور شریعت ہو ہی نہیں سکتی اور اب کسی گماں کا انتظار نہیں باقی رہتا ہے۔

اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت آپ کی آلِ اطہار کو ہی امت میں حاصل ہوتی ہے جیسا کہ خود اللہ کریم نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ اے میرے حبیب تمام مسلمانوں سے فرمادیں کہ اے مسلمانو! میں اپنی اس تبلیغ کا تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا ہاں میرے قرابت داروں سے محبت رکھنا۔ تمام صالحینِ امت اس بات پر متفق ہیں کہ قرابت داروں سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ پاک یعنی حضرت فاطمۃ الزھراء، حضرت علی، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

جیسا کہ ایک مستند حدیث مبارکہ ہے کہ حضرت فاطمۃ الزھرا رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تو کُل ایمان والی عورتوں پر ہر طرح سے فضیلت حاصل ہے۔

مستند احادیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو سب سے زیادہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنی اولادِ پاک میں سے پیار تھا۔

ایک حدیث میں یوں بھی وارد ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو خواتین میں سب سے زیادہ پیار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور مردوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ یقیناً نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی آلِ اطہار سب سے پاکیزہ و مطہر ہے جس کا ذکر کلام اللہ شریف میں بھی ہوا ہے۔ یہاں یہ بیان کر دینا کافی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا حکم ارشاد ہو گیا کہ میرے قرابتداروں سے محبت رکھنا تو پھر کوئی حکم یا نظریہ قابلِ قبول رہتا ہی نہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں آپ کو اس سلسلہ میں وہ سبھی کچھ دستیاب ہو گا۔ جس کی تمنّا آپ کرتے ہیں۔ یہ کتاب جناب محترم حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمائی اور تصنیف کا گویا حق ادا کر دیا۔ پھر جب اس کا ترجمہ جناب سیّد وقار علی حیدر قادری نوشاہی سیچیاری مدظلہٗ نے فرمایا تو آپ نے بھی ترجمہ کرنے کا حق ادا کر دیا اور مصنف کا مافی الضمیر صاف صاف طور پہ بیان کر دیا تاکہ عوام اور خواص کے اذہان سے اگر کوئی شک و شبہ بھی ہو تو دور ہو جائے۔

ہمیں ہمارے بزرگوں نے نہائیت کمسنی سے ہی آلِ پاک سے محبّت اور ستوں کا درس دیا اور ہم الحمدللہ رب العالمین اس پر قائم ہیں اور ان شاءاللہ تا دم آخر اس پر قائم رہیں گے ۔ تفصیل میں جانے کا موقع نہیں ہے کیونکہ تفصیل تو آپ کو اس کتاب میں مل جائے گی ہماری تو بس یہی دعا ہے کہ اللہ کریم غفور الرحیم اس کتاب کی اشاعت کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرمائے اور ہمارے دادا جان حضور قبلہ صوفی برکت علی صاحب علیہ الرحمۃ ہماری دادی جان اور والدہ صاحبہ کے درجات جنت معلیٰ میں بلند فرمائے اور ہمارے والدِ محترم حضور قبلہ پیر الحاج انعام اللہ طیبی برکاتی صاحب مدظلہ العالی کے روحانی درجات کو صدقہ آلِ پاک بلند فرمائے اور ہمیں ان کے روحانی فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین

خیر اندیش

ابو المحسن محمد سمیع اللہ برکت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مرتب

قارئین کرام ! اس کائنات میں آفتابِ نبی مکرم حبیبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ سب سے زیادہ گہری اور فطری نسبت اہل بیت کرام علیہم السلام ہی کو حاصل ہے اللہ تعالےٰ نے اہلِ بیت کو جو فضیلت عطا فرمائی اس کا ذکر قرآن مجید نے یوں ارشاد فرمایا۔

قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

(پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیئے کہ تم سے اس پر اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت داروں کی محبت ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ مَنْ قَرَابَتُکَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ

یا رسولَ اللہ وہ آپ کے قریبی کون ہیں جن کی محبت ہم (مسلمانوں) پر واجب ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

قَالَ عَلِیٌّ وَّفَاطِمَۃُ وَابْنَاھُمَا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی و فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے حسن و حسین علیہ السلام

حضرت علامہ سیّد محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں ۔

وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا ۔

اور جو شخص کماتا ہے کوئی نیکی ہم دو بالا کر دیں گے ۔ اس کے لیے اس میں حسن ۔

حُبُّ آلِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنْ اَعْظَمِ الْحَسَنَاتِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آل و عترت کی محبت اعلیٰ ترین نیکیوں میں سے ہے

(تفسیر روح البیان حصہ ۲۵ ص ۳۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوکُمْ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّونِیْ بِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوا اَھْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب محبت کرو۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۱۹)

مندرجہ بالا آیت کریمہ اور احادیث مبارکہ کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ حضرت سیّد امیر کبیر علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان متوفی ۷۸۶ھ رسالہ المودۃ فی القربیٰ عربی میں تصنیف کیا۔ علاّمہ مولانا غلام حسن حسنو ایم اے کی تحقیق کے مطابق یہ علیحدہ طور پر دوسری کتابوں کے ساتھ اب تک (۱۰) دس بار سے زائد مرتبہ شائع ہو چکا ہے عربی متن کا فارسی اور ترکی اور انگریزی میں ترجمے اور عربی میں اس کی مبسوط شرح البسری کے نام سے (۲) دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ اس کا عربی متن بھی بیروت

میں چھپ چکا ہے لیکن شائع کرنے والے نے اسے نورالدین جعفر بدخشی کا نسخہ قرار دیا ہے حالانکہ رسالے کے خطبے میں صاف طور پر حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام موجود ہے۔

حضرت شاہِ ہمدان کی دوسری کتابوں اور رسائل کے برخلاف اس قلمی نسخے کم پائے جاتے ہیں۔ علامہ غلام حسن حسنو ایم اے (خپلو بلتستان)، فرماتے ہیں مندرجہ ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

۱۔ کتاب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن انڈیا، ۲۔ لائبریری ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کلکتہ انڈیا۔ ۳۔ مکتبہ الامام علی امیرالمومنین نجف اشرف عراق ۴۔ برٹش میوزیم لندن برطانیہ ۵۔ کتاب خانہ راجہ صاحب محمود آباد لکھنو بھارت نمبر ۹۵۵ اور نمبر ۲۲۱ دو نسخے، ۶۔ ریسرچ لائبریری سری نگر بھارت نمبر ۲۸۴۴، ۷۔ اخوند علی لہر کھر کو بلتستان پاکستان ۸۔ دولت علی تھلوی مہتمم مدرسہ شاہ ہمدان سکردو، ۹۔ سیّد علی چھور چھوربٹ بلتستان، ۱۰۔ برات لائبریری خپلو بلتستان دو نسخے، ۱۱۔ لائبریری نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن یونیوالبعار خپلو، ۱۲۔ مولانا ممتاز علی میر واعظ خانقاہ نوربخشیہ دوئم سوم خپلو (شرح فارسی المودۃ القربیٰ بلتستان شارح کا نام سیّد میر نجم الدین ثاقب ہیں سال کتابت ۱۱۵۴ھ ڈاکٹر سیّدہ اشرف ظفر اپنے تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی میں لکھتی ہیں۔

الشیخ سلیمان بن ابراہیم القندوزی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ینابیع المودۃ الجزء الاوّل میں اسے شامل کیا ہے یہ کتاب استنبول سے شائع ہو چکی ہے۔

قارئین کرام فقیر نے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی سے ترجمہ اردو زبان میں مع عربی متن کے ساتھ کیا ہے اور بعض احادیث کی تخریج بھی کی ہے جن احادیث کی تخریج میسر نہیں ہو سکی اس کا فقط ترجمہ مع عنوان پیش کر دیا ہے رسالہ ھٰذا کا کافی حصہ صحاح ستہ اور دیگر فضائل اہل بیت پر مبنی بہت سی کتب سے اخذ ہے قارئین سے التماس ہے کہ ہم نے تصحیح کی بڑی کوشش کی ہے پھر بھی انسان ہونے کے ناتے غیر ارادی بھول ہو گئی ہو جہاں کہیں کوئی سقم یا غلطی پائیں تو اس فقیر کو ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی کی جا سکے۔

اظہارِ تشکر

اس کتاب کی اشاعت تک جن ارباب علم و فضل کا تعاون حاصل رہا ہے ان میں سے خاص طور پہ میں جناب سید عبدالباسط شاہ ہمدانی ونڈ شاہ بلاول اور پروف چیک کرنے میں خصوصی معاون سید تنویر حسین شاہ کاظمی، اور خطاط الملک جناب گلزار نیازی (ایڈووکیٹ) صاحب جنہوں نے خوبصورت انداز میں رسالہ ھٰذا کی کتابت کی اور جناب سمیع اللہ برکت، سیف اللہ برکت کرمانوالہ بک شاپ لاہور نے جس محبت اور جذبے کے ساتھ اس کی اشاعت کی ذمہ داری خود اٹھائی میں ان کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدایا بحقِ بنی فاطمہ ۔ کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول ۔ من و دست و دامانِ آل رسول

فقیر سید وقار علی حیدر
ہمدانی نوشاہی قادری

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا نذرانۂ عقیدت

فیلسوفِ اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت و ارادت تھی آپ نے انہیں سید السادات ، سالارِ عجم ، معمارِ تقدیرِ اُمم ، مُرشدِ آں کشورِ مینو نظیر ، میرِ درویش ، مشیرِ سلاطین ، مرشدِ معنیٔ نگاہاں اور محرم اسرارِ شاہاں جیسے خوب صورت الفاظ کے حوالوں سے نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے ۔ اور اُن کی مساعیٔ جمیلہ کو سراہا ہے جو انہوں نے بالخصوص کشمیر کے مسلمانوں کے داخلی اور خارجی معاملات کو سنوارنے کے لئے سرانجام دیں ۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے جو دَورِ حاضر میں ملّت اسلامیہ کے نباض ہیں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذِکر " جاوید نامہ " میں نہایت دِل نشین اشعار میں کیا ہے ۔ جاوید نامہ دانتے کی ڈیوائن کامیڈی کی طرح کا ایک خیالی سفر نامہ ہے ۔ اِس میں اِقبال افلاک کا سفر کرتے ہیں اور مختلف اشخاص سے عالمِ ارواح میں ملاقاتیں کرتے ہوئے جنّتُ الفردوس میں پہنچ جاتے ہیں ۔ وہاں ان کی ملاقات شاعرِ کشمیر مُلّا طاہر غنی سے ہوتی ہے اور حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے بھی مشرّف ہوتے ہیں اِس مُلاقات اور بات چیت کی تفصیل " جاوید نامہ " کے سات آٹھ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے انہوں نے اپنی عقیدت کا اظہار بعنوان " زیارت حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی "

اور " در حضورِ شاہِ ہمدان " یوں کہا ہے ۔

۱ ۔ سیّد السّادات ، سالارِ عجم — دستِ اُو معمارِ تقدیرِ اُمم

۲ ۔ تا غزالی درس " اللہ ہو " گرفت — ذکر و فکر از دودمانِ اُو گرفت

۳ ۔ مُرشدِ آں کشورِ مینو نظیر — میر و درویش و سلاطیں را مشیر

۴ ۔ خِطّہ را آں شاہِ دریا آستیں — داد علم و صنعت و تہذیب و دیں

۵ ۔ آفرید آں مرد ایرانِ صغیر — با ہنر ہائے عجیب و دِل پذیر

۶ ۔ یک نگاہ اُو کشاید صد گرہ — خیز و تیرش را بدل راہے بدہ

۷ ۔ مُرشدِ معنیٰ نگاہاں بودہ ای — محرمِ اسرارِ شاہاں بودہ ای

ترجمہ ۔

۱ ۔ سرداروں کا سردار ، عجم کا سردار جِس کے ہاتھوں نے بطورِ معمار اُمتوں کی تقدیر بنا دی

۲ ۔ جب غزالی نے " اللہ ہو " کا سبق لیا تو حضرت امیرِ کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے خاندان سے ذِکر و فِکر کی تعلیم پائی

۳ ۔ آپ کشمیر جنّت نظیر کے مُرشد تھے اور قافِلہ سالاروں ، درویشوں اور سلاطین کے مشیر و صلاح کار تھے ۔

۴ ۔ اِس شاہِ دریا آستیں یعنی دریا صفت سخی اور فیّاض نے خطۂ کشمیر کو علم و صنعت اور تہذیب و دین کی نعمت سے خوب نوازا اور مالا مال کر دیا ۔

۵ ۔ انہوں نے نادر اور دِل لبھانے والے فنون سے اِس خِطّے کو ایرانِ صغیر بنا دیا

۶ ۔ اس کی ایک نگاہ نے فکر و عمل کی سینکڑوں گتھیاں سُلجھا دیں ۔ تو بھی اُٹھ اور اس کے تیرِ نگاہ کو اپنے دِل میں پیوست کر لے ۔

۷ ۔ آپ معانی پر نگاہ رکھنے والوں کے مُرشد اور بادشاہوں کے امورِ جہاں بانی کے رُموز کے محرم تھے

حضرت سیّد امیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد امیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے وہ بیک وقت سلسلۂ معظّمہ کبرویہ و سلسلۂ مکرّمہ قادریہ کے جلیل القدر سالکِ طریقت، بالغ نظر قائد، بے مثال سوشل ریفارمر، مؤثر مبلّغ اسلام، مقتدر مفکّرِ اسلام، مستند مفسّر و محدّث، نکتہ سنج قانون دان و فقیہہ، مخلص مشیر سلاطین و اُمراء، ماہر معاشیات، ماہر عمرانیات، صاحب نظر مصنّف و ادیب اور جذبات و احساسات کو نغمہ و مستی کے سانچے میں ڈھالنے والے منفرد شاعر تھے۔

خاندان: حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ مکرّم کا اسمِ گرامی سیّد شہاب الدّین ہے۔ یہ خانوادہ تقریباً دو سو سال سے ہمدان میں مقیم اور اس خطۂ بے نظیر کا حکمران تھا۔ سلاطین سلجوقی اِس خاندان کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔
حضرت سیّد شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہ اُمورِ سلطنت میں مصروف ہونے کے باوجود خاصانِ بارگاہِ الٰہی میں سے تھے۔ ہمدان ایک تاریخی شہر ہے۔ یہاں دُنیائے اسلام کی عظیم شخصیتیں آسودۂ خاک ہیں جن میں رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت ابُو دجانہ رضی اللہ عنہ، حضرت ہادی بن حضرت زین العابدین بن حضرت حسین رضی اللہ عنہ، بابائے طب شیخ الرئیس ابن سینا اور حضرت بابا طاہر رحمۃ اللہ علیہ کے نام سرِ فہرست ہیں۔ یہ شہر ایران

کے دارالخلافہ تہران سے دوسو (۲۰۰) میل کے فاصلہ پر مغرب میں واقع ہے۔

ولادت باسعادت

اسی عظیم تاریخی شہر میں بروز پیر بوقت فجر ۱۲۔ رجب المرجب ۷۱۴ھ کو عالم اسلام کے عظیم محسن امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ آپ کا سلسلۂ نسبِ پاک اٹھارویں (۱۸) پشت میں حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے اور والدہ مکرمہ حضرت فاطمہ علیہا الرحمہ کی طرف سے سلسلۂ نسب حضرت امام حسن علیہ السلام کی سترہویں (۱۷) پشت میں جا ملتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ حسینی بھی ہیں اور حسنی بھی۔ سیّد احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سراج الانساب میں آپ کا شجرۂ نسب یوں بیان کرتے ہیں۔

میر سیّد شہاب الدین سیاہ بزاتش بن میر سیّد محمد الباقر حسینی بن میر سیّد علی اکبر الوندی بن میر سیّد یوسف الحسینی بن میر سیّد محمد شرف الدین بن میر سیّد محمد محب اللہ بن میر سید ابوالکامل جعفر بلخی بن میر سیّد عبداللہ بلخی بن میر سیّد محمد اوّل جلال آبادی بن ابوالقاسم میر سیّد علی جلال آبادی بن سیّد ابوعلی حسن الامیر بن میر سیّد ابا عبداللہ الحسین بن سیّدنا جعفر الحجۃ بن سیّدنا ابوعلی علیداللہ الاعرج بن سیّدنا حسین الاصغر بن سیّدنا امام زین العابدین بن حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام بن سیّدنا امیرالمومنین علیہم السلام

تعلیم و تربیت:- ابتدا میں حضرت سیّد میر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ماموں حضرت سیّد علاء الدولہ رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ سایہ تربیت پائی۔ سب سے پہلے آپ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید آدابِ تجوید و قرأت کے ساتھ حفظ فرمایا اس کے بعد حدیث، فقہ اور دیگر علومِ اسلامی میں دسترس حاصل کی پھر تزکیۂ نفس کے لیے حضرت تقی الدّین دوسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب دوسی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں روحانی کمال کی اعلیٰ منازل طے کرائیں۔ ان کی وفات کے بعد حضرت میر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شرف الدین محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا اور علوم ظاہری و باطنی کی اِس پاکیزہ مجلس میں چھ سال گزارے

سلسلۂ طریقتِ معظّمہ

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز بابِ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت

علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت اِمام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت اِمام مُوسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت اِمام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت سرّی سَقطی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت علی رُود باری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت علی کاتب مصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت عُثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت قاسم جرجانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت ابا بکر نساج رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت عُمّار یاسر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت علی لالہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت جمال الدین احمد جوزقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت عبدالرحمٰن اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت نورالدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت شرف الدین محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت میر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

سیر و سیاحت

مرشد کی طرف سے سیر و سیاحت کا حکم ملا کیونکہ سیر و سیاحت بھی تکمیلِ تربیت کا ایک اہم حصہ ہے۔ چنانچہ مرشد کی ہدایت پر مزید علومِ باطنی و ظاہری کی تکمیل کے لیئے تمام بلاد اسلامیہ میں سفر کی کٹھن منزلیں طے کر کے علماء کرام اور صوفیائے عظام سے فیوض و برکات حاصل کیئے۔ سیر و سیاحت دراصل رضا کی وادی کا سفر ہے اور رضا کی وادی میں چلتے چلتے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے تو گلاب کی پتیوں پر چلنے کا احساس ہوتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیاحت کے دوران آپ نے چودہ سو (۱۴۰۰) اولیاء اللہ سے اِستفادہ معنوی و روحانی کیا۔ اس دوران ایسا بھی ہوا کہ ایک ہی مجلس میں آپ نے کئی کئی اولیاء اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ راہِ حق میں رضا کی وادی کا یہ سفر تقریباً اکیس (۲۱) سال جاری رہا۔ جس میں ایشائے کوچک مشرقِ وسطیٰ، روم (موجودہ ترکی)، افغانستان، ہندوستان اور سری لنکا شامل ہیں۔ جب آپ ملک روم پہنچے تو وہاں کے معاشرہ سے کٹ کر کسی مسجد میں گوشہ نشین نہیں ہوئے بلکہ ایک

بالغ نظر قائد اور سوشل ریفارمر کی حیثیت سے حالات کا بغور جائزہ لے کر آپ نے اس لڑائی کو دور کروایا جو وہاں پر عیسائیوں اور مسلمانوں میں ہو رہی تھی۔ عیسائیوں پر آپ کی سیرت و کردار کا ایسا اچھا اثر ہوا کہ ان کی ایک بہت بڑی تعداد نے اسلام قبول کر لیا۔

سیر و سیاحت کا یہ سفر ۷۳۳ھ سے ۷۵۳ھ تک جاری رہا۔
۷۵۳ھ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارک

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

(حُبِّ وطن ایمان سے ہے) کے مصداق وطن ہمدان لوٹے

وطن واپسی اور شغل تصنیف و تالیف

اہلِ وطن کے اصرار پر شادی کی اور طالبان و عارفان کی تعلیم و تربیت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ یوں ان کی راتیں اللہ تعالیٰ کے حضور بندگی میں گزر جاتیں اور دِن اللہ کریم کے بندوں کی خدمت اور تصنیف و تالیف کے لیے وقف تھے۔ ان تصانیف کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

ختلان میں آمد (موجودہ تاجکستان)

نہ جانے کیا بات ہے کہ ہوس پرست اور جاہ طلب اُمراء کے دِلوں میں خلوت نشین اور بوریہ نشین ہمیشہ کانٹا بن کر چبھتے رہے ہیں۔ امیر تیمور بھی اکثر آپ کے درپے آزار رہتا تھا۔ اس کی کئی ایک وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ آپ کے والدِ ماجد چونکہ ہمدان کے حکمران تھے۔ اور از خود دنیاوی سلطنت سے دستبردار

ہو کر معنوی سلطنت کی طرف متوجّہ ہو گئے تھے اس لیے حضرت میر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بادشاہ کے دل میں ناحق کانٹا چبھتا رہتا تھا کہ کہیں وہ خویش واقارب اور معتقدین کی کثیر جماعت کے ساتھ اپنی موروثی سلطنت کا دعویٰ نہ کر دیں۔

دوم: وہ چاہتا تھا کہ ایران میں وہ اس کا ساتھ دیں لیکن اہل سادات اُس کی غیر اسلامی حرکتوں کی وجہ سے اس کی حکمت عملیوں کی حمایت پر آمادہ نہ تھے۔

اِن حالات میں آپ نے ہمدان سے نکل کر ختلان (موجودہ تاجکستان) کا رُخ کیا۔ وہاں خانقاہ کے لیے زمین خریدی اور رشد و ہدایت اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہاں پر دیگر اکابر و اشراف کے علاوہ امیر تیمور کے وزیر آرام شاہ کا بیٹا خواجہ اسحٰق بھی آپ کے عقیدتمندوں میں شامل ہو گیا۔ مفسدین اور خوشامد پسند درباریوں نے امیر تیمور کو بھڑکایا کہ ایسی مقبولیت سلطنت کے حصُول کا پیش خیمہ ہے۔

بخارا میں امیر تیمور کے ساتھ مکالمات

چنانچہ عاقبت نااندیش مشیروں کے کہنے پر امیر تیمور نے آپ کو بخارا کے دربار میں طلب کیا اور کہا کہ " کیا یہ سچ ہے کہ تم حصُولِ اقتدار کی خاطر اُمراء سے دربار سے ساز باز کرتے ہو اور لوگوں کو ورغلانے کی خاطر میری باتوں کا بتنگڑ بناتے ہو۔ میں تم سب کو ملیامیٹ کر دُوں گا"
اِس مردِ حق نے بادشاہ کو برملا ٹوک دیا اور فرمایا " ایک ہوس پرست اور جاہ طلب سفّاک سے تو توقّع بھی یہی ہے مگر تمہارا اندیشہ غلط ہے

ایک دفعہ خلوت نشینی کے دوران عُروج حاصل ہوا تو مجھے تمام دنیا پیش کی گئی لیکن مَیں نے اُسے قبول نہیں کیا۔ ایک رات دورانِ سفر میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک لنگڑا ریچھ ایک حرام مُردہ کو کھینچ کر لے جا رہا ہے۔ میرے لیئے یہ بادشاہت مُردہ ہے۔ (تیمور ایک پاؤں سے لنگڑا تھا) اور یہ سچ ہے کہ یہ دنیا مُردار ہے اور مَیں اِس کا طلب گار نہیں۔ ہم اپنا مُنہ آخرت کی طرف موڑ چکے ہیں اور دنیا کے طالِب نہیں" امیر تیمور انتہائی طَیش کے عالم میں بولا آپ اپنے خاندان کے سب افراد کو لے کر میری قلمرو سے جلد نکل جائیں۔

اَب اِس تمام عرصے میں شب و روز کے مجاہدوں سے آپ ایک جامع شخصیّت بن گئے اور تحصیلِ علم، تربیتِ روحانی اور سیرِ عالم نے آپ کی سیرت میں علم و بصیرت، استقامت و عزیمت صبر و شکر اور فقر و غنیٰ کا ایک حسین امتزاج پیدا کر دیا اور آپ کی شخصیّت ہر پہلو سے جامع صِفات بن گئی تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس بابرکت ہستی کو جِس عظیم مشن کے لیئے تیار کیا تھا اب اُس کے لیئے روانگی کا وقت آپہنچا۔

امیر تیمور کا جلاوطنی کا حکم سُن کر حضرت میر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اُسی وقت ایک مسجد میں تشریف لے گئے اور فرمایا " یہ خدا کا گھر ہے مَیں بادشاہ کے مُلک سے باہر آگیا ہوں "۔ اُس کے ساتھ ہی آپ نے سامانِ سفر درست کرنے کا حکم دیا اور رفقاء، عُلماء اور اہلِ سادات سے سات سو ہمراہی لے کر ظہر کے وقت ۱۳۷۳ء میں انہوں نے کشمیر کا رُخ کیا۔

کشمیر میں آمد : تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ جب حضرت سری نگر کے قریب پہنچے تو سلطان شہاب الدین والئی کشمیر نے آپ کا استقبال کیا اور بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کو شہر میں لایا۔ آپ نے محلہ علاءالدین پورہ میں رختِ سفر کھول کر قیام فرمایا۔ اُس وقت سلطان شہاب الدین والئی دہلی فیروز تغلق کے ساتھ جنگ میں الجھنے کا ارادہ کیئے ہوئے تھا۔ حضرت نے ان دو مسلمان بادشاہوں میں مصالحت کروادی اور یُوں اِس جنگ کی آگ سرد پڑگئی۔ مخلوقِ خدا کثیر تعداد میں مشرّف بہ اِسلام اور منوّر بہ نورِ ایمان ہوئی۔ ایک مورّخ کے قول کے مطابق صِرف وادیٔ کشمیر میں آپ کے دستِ حق پرست پر سینتیس ۳۷ ہزار ہندو مشرّف بہ اسلام ہوئے۔ چنانچہ آپ کے ساتھ امیر تیمُور کا تشدّد موجبِ بیداری بختِ جہان بن گیا۔ خصُوصاً کشمیر، لدّاخ بلتستان، سکردو اور گلگت اِس وجہ سے آپ کے رہینِ منّت ہیں۔ اکمل الدین محمّد کامل بدخشی (متوفی سنہ ۱۱۳۱ھ) کا یہ شعر اِسی حقیقت کا آئینہ دار ہے۔

گر نہ تیمور شور و شَر کردے
کَے امیر اِیں طرف سَفر کردے

خانقاہِ مُعلّٰی : جس جگہ سری نگر میں دریائے جہلم کے کنارے آپ پانچ وقت نماز باجماعت اَدا کرتے تھے اور رشد و ہدائیت اور درس و تدریس کا اِہتمام کرتے تھے۔

اس جگہ خانقاہ تعمیر ہوئی جو خانقاہِ معلّٰی اور خانقاہِ شاہ ہمدان کے نام سے منسوب ہوئی۔ یہ خانقاہ جو چوبی فنِ تعمیر کا نادر نمونہ ہے آج تک موجود ہے۔ اس تاریخی جگہ کا ابو الفضل نے آئین اکبری میں اور مغل شہنشاہ جہانگیر نے تزکِ جہانگیری میں ذکر کیا ہے۔

مسجد شاہِ ہمدان :- خانقاہ کے ساتھ آپ کے فرزند حضرت میر محمّد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۹۸ھ میں ایک شان دار مسجد تعمیر کروائی جو اب تک پوری آن بان کے ساتھ موجود ہے۔

مسجد شاہ ہمدان سری نگر کی ایک دیوار پہ یہ قطعہ کندہ ہے۔

حضرتِ شاہِ ہمدانِ کریم آیۂ رحمت زکلامِ قدیم
گفت دمِ آخر و تاریخ شُد بسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

منبر شریف کے اوپر حضرت شاہِ ہمدان کی رباعی ملاحظہ فرمائیں۔

التماس بحضورِ غفور الرّحیم

شاہا زِ کرم برمن درویش نگر
بر حالِ من خستہ و دل ریش نگر
ہر چند نیم لائقِ بخشائش تو
برمن منگر، بر کرمِ خویش نگر

(میر کبیر سیّد علی ہمدانی رح)

کشمیر میں قیام :- آپ کشمیر میں تین۳ بار تشریف لائے۔ پہلی مرتبہ ۷۷۴ھ بمطابق ۱۳۷۳ء میں یہاں تشریف لائے اور اپنے رفقاء و خلفاء کو جابجا متعین فرما کر ۱۳۷۶ء میں حج کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ۷۸۱ھ (بمطابق ۱۳۷۹ء) میں دوبارہ وارد کشمیر ہوئے اور (بمطابق ۱۳۸۶ء) میں آپ کشمیر میں تیسری بار تشریف لائے۔
اس تمام عرصے میں تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ دین کے ساتھ ساتھ آپ نے کشمیر کی تہذیب، تمدّن، ثقافت اور طرزِ معاشرت میں بھی ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔ کسب کُلاہ دوزی جو آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان سے اختیار کیا تھا۔
امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رفقاء کے ذریعے ان دُور دراز اور دُشوار گزار علاقوں میں درس گاہیں، شفا خانے اور گھر گھر ہنر مندی کے مراکز قائم کر کے تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ کشمیری عوام کو علم و فن کی دولت سے مالا مال کر دیا اور صنعت و حرفت میں کمال عروج کی وجہ سے اس سارے خطّے کو ایرانِ صغیر کہا جانے لگا

حُسنِ باطنی و حُسنِ ظاہری

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حُسنِ باطنی کے علاوہ حُسنِ ظاہری سے بھی خُوب نوازا تھا آپ نہایت خوب صُورت اور وجیہہ تھے۔ نہایت پُرکشش اور جاذبِ نظر شخصیّت کے مالک تھے۔ آپ کی نگاہوں میں ایسی حسین تاثیر تھی کہ جس پر نظرِ التفات پڑی۔ شیدا و

فریفتہ ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ سفر میں آپ کے ساتھ ہمیشہ عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد جمِ غفیر کی صورت میں رہتی تھی۔

آخری سفر

آخری سفر :۔ ۱۳۸۵ھ میں اشاعتِ دین اور تبلیغِ اسلام کی غرض سے براہِ لداخ ترکستان جارہے تھے کہ راستے میں پاکستان اور افغانستان کے سرحدی علاقہ کنہار میں بمقام پچھلی پہنچے تو یہاں کے حاکم سلطان محمد خان نے آپ کا استقبال کیا اور اُس کے اصرار پر آپ نے چند روز کے لیئے یہاں قیام کرنا منظور کرلیا۔ یہیں پر آپ شدید بیمار ہوگئے۔

آخری الفاظ

آپ کا روزانہ وظیفہ بعد دُرود شریف ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تھا چنانچہ چہار شنبہ ۶ ذی الحج ۱۳۸۶ھ (مطابق ۱۹ جنوری ۱۳۸۷ھ کو وفات سے قبل یہ آپ کی زبانِ مُبارک سے جاری ہوگیا۔ آپ نے یَا اَللّٰہُ یَارَفِیقُ ، یَاحَبِیبُ اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا وِرد کیا اور اپنی جان ، جانِ آفرین کے سُپرد کردی اور کتنا حسین حُسنِ اتفاق ہے کہ از روئے حُرُوفِ اَبجد انہی آخری کلمات سے آپ کا سالِ وفات نکلتا ہے۔ یعنی ۱۳۸۶ھ

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آخری آرام گاہ :-

آپ کے مُریدین اور عقیدت مند آپ کے جسدِ مُبارک کو شیخ قوام الدین بدخشی کی رہنمائی میں مقام پکھلی سے موجودہ تاجکستان کے صوبہ ختلان میں لے آئے ۔ تمام راستہ بادل کا ایک ٹکڑا قافلے پر سایہ فگن رہا ۔ یہ قافلہ پانچ ماہ اور اُنیس دِن کے بعد کولاب پہنچا ۔ اتنے طویل عرصہ میں نعش مبارک غیر متغیر تھی اور اِس سے مشک کی خوشبو آتی ہے ۔ یوں اِس علم و فضل کے روحانی آفتاب کی تدفین بمقام کولاب بعمر ،، سال عمل میں آئی ۔

کولاب کہاں ہے ؟

تاجکستان کا دارُالخلافہ دوشنبہ ہے ۔ دوشنبہ سے بطرفِ شمال ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر تاجکستان کے صوبہ ختلان کا دارالخلافہ کولاب واقع ہے ۔

حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ یہیں اِستراحت فرما ہیں ۔ کولاب کے لفظی معنیٰ پانی کے ہیں ۔ یہاں پر پانی کا بہت بڑا ذخیرہ ہے ۔ جہاں سے میدانوں کو سیراب کرنے کے لیئے نہریں نکلتی ہیں ۔ یہ شہر جس کی آبادی تقریباً اڑھائی لاکھ نفوس پر مشتمل ہے ۔ پہاڑ کے دامن میں واقع ہے ۔ کوہِ حضرت شاہ کے نام سے یہ پہاڑ مشہور ہے ۔ آپ کا مزار آج بھی مرجعِ خلائق ہے ۔ روس کے ستّر سالہ دورِ اشتراکیت میں اسلامی اقدار

اور نشانات کو مٹانے کی مذموم کوشش کی گئی لیکن اِس مُسلم ریاست میں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ (بمقام دوشنبہ) کے مزاراتِ مقدسہ آج بھی موجود ہیں اور یہ دونوں باوقار ہستیاں یہاں کے لوگوں کے دلوں میں بستی ہیں۔ حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے اندر ساتھ والے کمروں میں اُن کی اہلیہ ماہِ خراساں آسودۂ خاک ہیں۔ ساتھ بڑے بیٹے محمّد احمد ہمدانی اِستراحت فرما ہیں دوسرے کمروں میں بیٹی ماہِ تاباں اور اس کے بچوں کی چھوٹی قبور ہیں۔

خلفائے عظام

حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے عظام کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

صِرف چند کے اَسمائے گرامی درج کیئے جاتے ہیں۔

۱۔ میر سیّد حسین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی تھے۔

۲۔ سیّد تاج الدّین رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی اور حضرت سیّد حسین سمنانی کے بڑے بھائی تھے۔

۳۔ سیّد جمالُ الدّین مُحدِّث رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خالو تھے۔

۴۔ سیّد کمالُ الدّین ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خالو تھے۔

۵ ۔ خواجہ اِسحٰق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ ۔ آپ حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی اکلوتی بیٹی کے شوہر اور خلیفۂ مجاز تھے۔

۶ ۔ سیّد کمالُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ

۷ ۔ سیّد محُمّد قاری رحمۃ اللہ علیہ

۸ ۔ سیّد جلالُ الدّین عطائیؒ رحمۃ اللہ علیہ

۹ ۔ سیّد فیروز المشہور سیّد جلال رحمۃ اللہ علیہ

۱۰ ۔ سیّد فخرالدّین رحمۃ اللہ علیہ

۱۱ ۔ سیّد بہاءُالدّین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲ ۔ سیّد محمّد کبیر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳ ۔ سیّد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

۱۴ ۔ حاجی حافظ محُمّد رحمۃ اللہ علیہ ۔

۱۵ ۔ شیخ قوام الدّین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶ ۔ سیّد محُمّد کاظم رحمۃ اللہ علیہ آپ حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانے کے نگران تھے ۔

۱۷ ۔ شیخ محمّد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸ ۔ میر سیّد اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹ ۔ حضرت نورُالدّین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ خُلاصۃ المناقب آپ کی مشہور تصنیف ہے جس میں آپ نے اپنے پیرومُرشد امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی اور اُن کی تعلیمات و ارشادات کو مفصّل قلمبند کیا ہے ۔

۲۰ ۔ مخدوم عبدالرشید حقانی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا واقعہ تاریخ دار الدار، تاریخِ ظہیری، تاریخ سلمی میں اِس طرح بیان کِیا گیا ہے کہ مدینہ منوّرہ میں روضۂ حضورِ اَقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبے میں حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اَقدس میں عرض کی حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ۔ "اَے عبدالرشید! تمہارا فیضان امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے ۔ تم جلد اُس کے پاس پہنچ جاؤ ۔" حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اِرشاد مبارک کی تعمیل میں وہ افتاں وخیزاں ہمدان کی جانب چل پڑے اور لیلۃ القدر ۲۷ رمضان المبارک کو جب وہاں پہنچے تو ایک مسجد میں گئے جو حضرت امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے دو عبادت کے حجروں کے قریب تھی ۔ آپ نے وہاں ایک بابرکت اور پُرنور بزرگ کو دیکھا آپ کو خیال گزرا کہ یہی حضرت امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ ہیں حالانکہ وہ حضرت کے والد گرامی حضرت شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہ تھے ۔ آپ نے اُن سے پُوچھا ۔ "قبلہ! امیر کبیر سیّد علی ہمدانی آپ ہی کا اِسم شریف ہے" حضرت نے جواب دِیا ۔ "میرا نام شہاب الدّین ہے ۔ سیّد علی ہمدانی میرا بیٹا ہے اور وہ اس حجرے میں ہے ۔" آپ دوسرے حجرے کے قریب مریدوں کی صف میں کھڑے ہو گئے ۔ جب سُلطان العارفین حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ پہلے حجرے سے تشریف لائے تو آپ نے مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی طرف نظرِ التفات نہ فرمائی۔ آپ دوسرے حجرے میں داخل ہونے لگے تو مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے دروازے تک چلے گئے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اندر جاکر فرمایا۔ "اے عبدالرشید! اندر آجاؤ"، حضرت نے انہیں بیعت کرکے سلسلۂ کبرویہ میں داخل فرمایا۔ حضرت مخدوم نے دوگانہ شکر ادا کیا اور آپ کے فرمان کے مطابق مسجد کے حجرے میں رہائش پذیر ہوئے۔ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"آپ کی زیارت ہوتے ہی عرش سے فرش تک کے تمام حجابات میری نظر سے دور ہوگئے۔ میں تین سال تک مسجد کے حجرے میں رہا۔ اکثر حضرت اپنے اِس غلام کو اپنے حجرۂ خلوت میں یاد فرمایا کرتے اور بے پایاں فیض سے سرفراز فرماتے۔ تین سال کے بعد آپ نے مجھے میرے اصلی وطن ملتان جانے کی اجازت مرحمت فرمائی" (ملفوظات حضرت مخدوم عبدالرشید قدس سرہٗ)

آپ کا مزار ملتان سے بفاصلہ ۱۲ میل ملتان وہاڑی سڑک (جو کبھی ملتان دہلی سڑک کہلاتی تھی) پر واقع ہے۔

تصانیف شاہِ ہمدان

آپ نے متعدد کتابیں لکھیں۔ تحائف الابرار میں ان کی تعداد ایک سو ستر بیان کی گئی ہے۔ کئی کتب مغلیہ دور میں شاملِ درس رہیں تقریباً ستر کتب موجود ہیں۔ بقیہ نایاب ہیں۔ بہت سی کتب کے

قلمی نسخے برٹش میوزیم لندن ، انڈیا آفس لائبریری ، وی آنا ، برلن ، پیرس ، تہران ، تاشقند ، تاجکستان ، پنجاب یونیورسٹی لائبریری ، بہاول پور ، ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میسور اور بانکی پورہ (بھارت) میں موجود ہیں ۔

چند ایک تصانیف یہ ہیں ۔

۱ ۔ ذخیرۃ الملوک	۲ ۔ مشارب الاذواق
۳ ۔ رسالہ وجودیہ	۴ ۔ رسالہ منامیہ
۵ ۔ رسالہ بہرام شاہیہ	۶ ۔ رسالہ درویشیہ
۷ ۔ رسالہ عقلیہ	۸ ۔ ذکریہ
۹ ۔ داؤدیہ	۱۰ ۔ موچلکہ
۱۱ ۔ مقامیہ	۱۲ ۔ اعتقادیہ
۱۳ ۔ فقریہ	۱۴ ۔ نوریہ
۱۵ ۔ واردات امیریہ	۱۶ ۔ مقامات صوفیہ
۱۷ ۔ دہ قاعدہ	۱۸ ۔ مصطلحات صوفیہ
۱۹ ۔ اسرار النقطہ	۲۰ ۔ مکتوبات امیریہ
۲۱ ۔ چہل اسرار	۲۲ ۔ فتوت نامہ
۲۳ ۔ مناجات	۲۴ ۔ روضۃ الفردوس
۲۵ ۔ خواطریہ	۲۶ ۔ الانسان الکامل
۲۷ ۔ الناسخ والمنسوخ فی القرآن المجید	۲۸ ۔ فی سواد اللیل ولبس الاسود
۲۹ ۔ معاش السالکین	۳۰ ۔ اقرب الطریق اذلم یوجد الرفیق
۳۱ ۔ حل الفصوص	۳۲ ۔ شرح اسماء الحسنیٰ

۳۳ - اختیاراتِ منطق الطیر
۳۴ - آدابِ سُفرہ
۳۵ - منازلِ السالکین
۳۶ - منہاج العارفین -
۳۷ - فی علماء الدّین
۳۸ - فقیریہ
۳۹ - طالقانیہ
۴۰ - سوالات
۴۱ - صفتہ الفقراء
۴۲ - تفسیر حروف المعجم
۴۳ - مُراداتِ دیوانِ حافظ
۴۴ - طائفہ ہائے مردم
۴۵ - تلقینیہ
۴۶ - عقبات
۴۷ - سیر و سلوک
۴۸ - چہل مقام صوفیہ
۴۹ - مثنیت
۵۰ - اسناد حلیہ حضرت رسالت مآب
۵۱ - مکارمِ اخلاق
۵۲ - فی خواصِ اہل الباطن
۵۳ - اسرارِ رُوحی
۵۴ - مرأۃ التائبین
۵۵ - کشف الحقائق
۵۶ - غایتُ المکانِ فی درایۃ الزمان
۵۷ - متفرق رسائل
۵۸ - انسان نامہ
۵۹ - اورادِ فتحیہ مع دعائے رقاب
۶۰ - المودّۃ فی القربیٰ

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ :- حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) اپنی اس کتاب میں اورادِ فتحیہ کے بارے میں گویا ہیں۔
ترجمہ : کہ ایک ہزار چار سَو (۱۴۰۰) ولیٔ کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے۔ اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ اپنے پر لازم کرلے اُس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا۔

پُرسید عزیزی کہ علیؑ اہلِ کجائی ـ گفتم بولایتِ علیؑ کز ہمدانم

نَے زان ہمدانم کہ ندانند علیؑ را
مَن زان ہمدانم کہ علی را ہمدانم

○

ترجمہ: میرے ایک عزیز نے مجھ سے پوچھا کہ علی! تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا کہ ولایت علی (علیہ السلام) کی قسم میں ہمدان سے ہوں۔
لیکن میں ان ہمدان (یعنی علماء) میں سے نہیں ہوں جو علی علیہ السلام کی معرفت نہیں سمجھتے بلکہ میں اس لیے ہمدان (عالم) ہوں کہ علی علیہ السلام کو ہی سب کچھ سمجھتا ہوں۔

گر مہر علی و آلِ بتولت نبود — امیدِ شفاعت ز رسولت نبود

گر طاعتِ حق جملہ بر آوری تو — بی مہر علیؑ ہیچ قبولت نبود

ترجمہ: اگر علی علیہ السلام اور آلِ بتول سلام اللہ علیہا کی محبّت تیرے دل میں نہ ہو تو تیرے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شفاعت کی کوئی امید نہیں۔
اگر تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت مکمل طور پر انجام دے دے تو علیؑ کی محبت کے بغیر کچھ بھی قبول نہ ہو گا۔

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَنْعَمَنِیْ اُوْلِی النِّعَمِ وَاَلْھَمَنِیْ اِلٰی مَوَدَّۃِ حَبِیْبِہٖ جَامِعِ الْفَضَائِلِ وَالْکَرَمِ الَّذِیْ بَعَثَہٗ رَسُوْلًا اِلٰی کَآفَّۃِ الْاُمَمِ مُحَمَّدِ الْاُمِّیِّ الْعَرَبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اما بعد !

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی (الشوریٰ ۲۳)

کہہ دیں کہ میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز قرابتداروں سے محبت کے

اور ...... رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ

اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعْمَۃٍ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ ۔

اللہ سے محبت کرو کیوں کہ اس نے تم پر اپنی نعمتیں پوری کیں اللہ کی خاطر مجھ سے اور میری خاطر میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

(اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ) اہل بیت رسول سے دوستی سے متعلق قیامت کے دن پوچھا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی (امت) سے قرابتداروں (اہل بیت کی محبت کے سوا کچھ نہ مانگیں یہی اہل بیت کے دوستوں کی نجات کا سبب،

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور آپ کے اہل بیت سے قربت کا ذریعہ ہے

جیساکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے ۔

مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا حُشِرَ فِیْ زُمْرَتِهِمْ

جو کسی قوم سے دوستی کرے وہ انہی میں سے اُٹھایا جائے گا۔

نیز فرماتے ہیں کہ :

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوا کرتا ہے ۔

پس جو کوئی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے والے راستے اور اس کی بارگاہ میں قبول ہونے کے طریقے کا طالب ہو، اس پر واجب ہے کہ وہ اہل بیت رسول کی محبت ان کے فضائل کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں ہے ۔ اور رسول اور اہل بیت رسول کے فضائل ان احادیث اور اخبار کی معرفت سے معلوم ہو سکتے ہیں جو ان کی شان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے وارد ہوئی ہیں فضلائے امّت نے علماء وفقہاء کے فضائل میں احادیث اور اہل حدیث کے بکثرت مجموعے جمع کئے ہیں مگر اہل بیت رسول کی فضیلت میں بہت کم جمع کئے ہیں ۔

اس لیے اس گنہگار ، فقیر سید علی بن شہاب الدین علوی ہمدانی نے ارادہ کیا کہ اہل بیت رسول کے فضائل میں وارد ہوئے والے لعل وجواہر کو مختصر کتاب میں جمع کرے (چنانچہ) اسے کتاب قدیم (قرآن کریم) کی آیت کے مطابق " المودۃ القربیٰ " سے موسوم کیا اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے میرے لیئے ان تک پہنچنے کا ذریعہ اور میری نجات کا وسیلہ بنائے ۔ میں نے اسے چودہ مودت میں تقسیم کیا ہے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور آپ کے بہترین اصحاب کے طفیل میرے قول و فعل کو تعزش و خلل سے محفوظ و مامون رکھے اور میرے قلم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے غیر منقول کسی کلام کی طرف پھیر سے

(آمین)

مودت اوّل

فضائل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ عن مطلب ابن ابی وداعة قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم انا محمّد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم فانا خیرکم بیتا وخیرکم قبیلا وخیرکم نسبا

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین مخلوق رکھا پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا پھر خاندان بنائے تو مجھے بہترین خاندان میں رکھا پس میں سب سے بہترین خاندان، سب سے بہترین قبیلہ اور سب سے بہترین نسب سے ہوں۔

(سنن الترمذی ۵/۲۴۴ حدیث ۳۶۸۶)

۲۔ وعن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ انا احمد وانا محمّد وانا العاشر وانا العاقب وانا المقفی ونبی الرحمة ونبی الملحمة

حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا میں احمد و محمد ہوں میں جمع کرنے والا اور سب کے آخر میں آنے والا ہوں اور میں

نبی رحمت اور جہاد کرنے والا نبی ہوں

(مسند احمد ۴۰۴۱)

۳۔ وعن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ انا محمد وانا احمد والفاتح والخاتم وابوالقاسم والحاشر والعاقب وطٰہٰ ویٰسٓ والماحی

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں محمد واحمد ہوں، میں فاتح، انبیاء کا خاتم اور ابوالقاسم ہوں میں سب کو جمع کرنے والا اور سب کے بعد آنے والا طٰہٰ ویٰسین اور کفر کو مٹانے والا ہوں۔

(کنزالعمال (۱۱/ ۴۶۲ حدیث ۳۲۱۶۹)

۴۔ وعن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ انا النّبی ولا کذب انا ابن عبد المطلب انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعدٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ میں نبی ہوں جھوٹ نہیں بولتا میں ابن عبدالمطلب ہوں اور اصل عربی ہوں قریش میں پیدا ہوں اور بنی سعد میں پلا ہوں

(کنزالعمال ۱۱/ ۴۰۲)

۵ - وعن واثلہ بن اسقع قال قال رسول اللہ ان اللہ اصطفٰی کنانہ من ولد بنی اسمعیل واصطفٰی قریشًا من کنانہ واصطفٰی من بنی قریش بنی ہاشم و اصطفانی من بنی ہاشم وروی ان اللہ اصطفٰی من ابراھیم اسمعیل واصطفٰی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ -

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالٰی نے اولاد اسماعیل سے بنی کنانہ کو چن لیا بنی کنانہ سے قریش کو چن لیا قریش سے بنی ھاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے چن لیا۔

(صحیح المسلم ۲/۳۹۴ حدیث ۲۲۷۶)

یہ حدیث تھوڑے فرق کے یوں بھی ہے الخ

اللہ تعالٰی نے ابراہیم کو اور اولاد اسماعیل بنی کنانہ کو۔

۶ - وعن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انا سیّد ولد ادم یوم القیامۃ واوّل من ینشق عنہ القبر واوّل شافع واوّل مشفع -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب سیّدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں بنی آدم کا سردار ہوں سب سے پہلے میری قبر انور شق ہوگی میں اوّلین شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے شفاعت قبول کیا جانے والا ہوں

(صحیح المسلم ۲/۳۹۴)

۷- وعنہ قال قال رسول اللہ نحن الاخرون من الدنیا والاولون یوم القیامۃ المقضی بھم قبل الخلائق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم دنیا میں تمام نبیوں کے بعد آنے والے اور قیامت کے دن سب سے پہلے اٹھنے والے ہیں سب سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

(صحیح المسلم ۱/۱۱۴ باب ۲ (تفضیل النبی علی الخلائق)

۸- وعن انس قال قال رسول اللہ انا اکثر الانبیاء اتباعاً یوم القیامۃ وانا اوّل من یقرع باب الجنۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول انا محمّد فیقول بل امرت ان لا افتح احداً قبلک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بروز قیامت میرے ماننے (یعنی تابع دار) تمام انبیا علیہم السلام کے تابعداروں سے زیادہ ہوں گے۔ میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا خازن پوچھے گا کون ہے میں جواب دوں گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں پس وہ کہے گا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔

(صحیح المسلم باب ۲/ ۱۱، ۲۴)

۹ - وعن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ انا سیّد ولد آدم ولا فخر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں بنی آدم کا سردار ہوں مگر ناز نہیں کرتا۔

(سنن الترمذی ۵/ ۲۴۷)

۱۰ - وعن عرفجہ قال قال رسول اللہ انا سیف الاسلام او سابق الاسلام

حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں اسلام کی تلوار ہوں اور میں سب سے پہلے (یعنی توحید پر ایمان لایا) ہوں۔ اسلام لانے والا ہوں،

(مودۃ فی القربیٰ)

۱۱ - وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ بعثت بجوامع الکلم ونصرتُ بالرعب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔
میں جوامع الکلم (قرآن مجید) کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور رعب سے مجھے مدد دی گئی ہے۔

(صحیح البخاری ۸/ ۱۳۸)

۱۲- وعن انس قال قال رسول اللہ انا سابق ولد آدم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے میں بنی آدم میں سابق (پہلا) ہوں

(مودۃ القربیٰ)

۱۳- وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ انا معاشر الانبیاء یضاعف لنا البلاء کما یضاعف لنا الاجر کان نبی من الانبیاء یبتلی بالقتل حتی یقتل وانھم کانوا یفرحون بالبلاء کما تفرحون بالرخاء

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہم انبیاء علیہم السلام کے لئے دوگنی آزمائش ہوتی ہے اسی طرح ہمارے لئے دوہرا اجر ہوتا ہے بعض انبیاء علیہم السلام قتل کی آزمائش سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ بلا کی آزمائش میں وہ ایسے خوش ہوتے ہیں۔ جیسے تم خوشحالی سے

(سنن ابن ماجہ ۲/۱۳۳۵)

۱۴- وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ انا معاشر الانبیاء لانشھد علیٰ جورٍ ولو کنت مفضلاً احداً علیٰ احدٍ لاثرت بالبنات بضعفھنّ وقلۃ حیلتھن

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ نے ہم انبیاء علیہم السلام ظلم کی تائید میں گواہی نہیں دیتے اگر میں کسی کو کسی پر فضیلت دینے والا ہوتا تو ان کی کمزوری

اور کمی حیلہ کی بنا پر ضرور لڑکوں پر لڑکیوں کو فضیلت دیتا۔
(مودۃ فی القربی)

۱۵۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ
انی لاعرفکم باللہ واشدکم خشیۃً

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ معرفت رکھتا ہوں اور سب سے زیادہ اس سے ڈرتا ہوں
(المصدر السابق فی المصدر لاعرفکم مودۃ فی القربی)

۱۶۔ وعن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وجبت لی وادم بین الروح والجسد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے لیئے نبوّت کب واجب ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ اس وقت جب کہ آدم علیہ السلام روح وجسم کے درمیان تھے۔
(سنن الترمذی ۵/ ۲۴۵ حدیث ۳۶۸۸)

۱۷۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ ان اللہ بعثنی بتمام محاسن الاخلاق وکمال محاسن الافعال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام

اخلاق حسنہ اور کمال افعال پسندیدہ کے مبعوث فرمایا

(کنز العمال ۱/۴۱۰)

۱۸۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ انی رایت الانبیاء فانا شبیہ ابراھیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا پس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مشابہ ہوں۔

یہ حدیث اس طرح بھی درج ہے

جابر رفعہ انی رایت الانبیاء فانا شبیہ ابراھیم

(لا یوجد ھذا الحدیث بتمامہ فی النسخۃ المتوفرۃ لدی۔ مودۃ فی القربیٰ)

۱۹۔ اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا وموسیٰ نجیاً واتخذنی حبیباً ثمّ قال وعزّتی وجلالی لاثرن حبیبی علی خلیلی ونجیّی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجی بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا پھر فرمایا عزت و جلال کی قسم میں اپنے حبیب کو خلیل و نجی پر ضرور ترجیح دوں گا۔

(کنز العمال ۱۱/۴۰۶)

۲۰۔ وعن امیر المومنین علی ابن ابی طالب عن رسول اللہ انہ قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح الجاھلیہ من لدن آدم الیٰ ان ولدنی ابی وامی ولم یصبنی من سفاح الجاھلیہ شیئ۔

حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ میں نکاح سے پیدا شدہ ہوں زمانہ جاہلیت کے زنا سے نہیں، حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے میرے والدین کے ہاں میری پیدائش تک جاہلیت کی (زناکاری) مجھ تک نہیں پہنچی

(کنز العمال ۱۱/ ۴۰۲)

تشریح:۔ جس طرح حق تعالیٰ نے قبل از تخلیق عالم نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعظیم و توقیر ملحوظ رکھی۔ اسی طرح دنیا میں بھی اس نور کی قدر و منزلت پوری احتیاط سے کی یعنی ہمیشہ یہ نور پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا چلا آیا اور اگرچہ زمانہ کو کفر و شرک کی تاریکیوں نے بارہا مکدّر کیا لیکن حضور علیہ السلام کے آباء کرام و امہاتِ عظام حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عبد اللہ تک اور حضرت اماں حوّا رضی اللہ عنہا سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا تک متواتر موحد مسلم مومن صالح ہوتے چلے آئے اور ان میں سے کوئی بھی کفر و شرک کی رجس سے ملوث نہ ہوا اور شانِ خاتم نبوت کا تقاضا بھی یہی تھا۔

علامہ جلال الدین سیوطی تفسیر دُرِ منثور میں اس آیت کے تحت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔

ما زال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتقلب فی اصلاب الانبیاء حتی ولدت امہ۔

(یعنی حضور علیہ السلام اصلاب انبیاء میں پھرتے چلے آتے حتیٰ کہ آپ کو آپ کی والدہ نے جنا)

۲۱۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ فضلت علی الانبیاء بستۃ اعطیت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الانعام وجعلت لی الارض مسجدًا وطھورًا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبوہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے چھ باتوں میں انبیاء علیہ السلام پر فضیلت دی مجھے جامع الکلم (قرآن مجید) دیا۔ رعب کے ذریعے مدد دی مال غنیمت کو حلال کر دیا زمین کو مسجد اور پاک قرار دیا تمام لوگوں کا نبی بنایا اور مجھ پر نبوت کو ختم کر دیا۔

(کنز العمال ۱۱/ ۴۰۲)

۲۲۔ وعن انس قال قال رسول اللہ فضلت علی الناس باربع بالسخاء والشجاعۃ وکثرۃ الجماع وشدۃ البطش۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لوگوں پر مجھے چار باتوں میں فضیلت دی سخاوت، شجاعت کثرت جماع اور سختی کے ساتھ حملہ کرنا

(صحیح المسلم ۱/ ۲۳۶)

۲۳ - وعن ابن عباس جلس ناس من اصحاب رسول الله وقد سمعهم يتذاكرون قال بعضهم ان الله اتخذ ابراهيم خليلا وقال اخر فموسىٰ كلمه الله تكليمًا وقال اخر فعيسىٰ كلمة الله وروحهٗ وقال اخر ادم اصطفاه الله فخرج (صلى الله عليه واٰله وسلم) وسلم وقال سمعت كلامكم وعجبكم انّ ابراهيم خليل الله وهو كذالك وموسىٰ نجى الله وهو كذالك وعيسىٰ روح الله وكلمتهٗ وهو كذالك وادم اصطفاه الله وهو كذالك الا وانا حبيب الله ولافخر وانا صاحب لواء الحمد يوم القيامة تحته ادم ومن دونه ولافخر وانا اول شافع واوّل مشفع يوم القيامة ولافخر واوّل من يحرك باب الجنّة فيفتح الله لى فادخلها ومعى فقراء المومنين ولافخر وانا اكرم الاولين والاخرين على الله ولافخر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے سُنا کوئی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا کسی نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا کوئی بولا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کلمۃ اللہ روح اللہ ہیں کسی نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا برگزیدہ بنایا۔

پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے اور فرمایا کہ میں نے تمہاری گفتگو سنی اور تمہارا یہ تعجب کہ ابراہیم خلیل اللہ ہے اور موسیٰ کلیم اللہ ہے ہاں واقعی ایسا ہی ہے۔ اسی طرح عیسیٰ روح اللہ اور آدم برگزیدہ حق ہیں ہاں ایسا ہی ہیں۔ لیکن میں حبیب خدا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا میں بروز قیامت حامل لوائے حمد ہوں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور دوسرے ہوں گے مگر فخر نہیں کرتا میں قیامت کے دن پہلا شفیع اور پہلا شفاعت قبول کیا جانے والا ہوں۔ مگر فخر نہیں کرتا۔ میں باب جنّت کو پہلا کھٹکھٹانے والا ہوں پس اللہ اسے کھول دے گا۔ میں اور میرے ساتھ مومن فقراء داخل ہوں گے۔ مگر فخر نہیں کرتا میں اگلوں پچھلوں میں اللہ کے ہاں سب سے مکرم ہوں مگر فخر نہیں کرتا۔

(کنز العمال ۱۲/۴۴۲)

۲۴۔ وعن سلطان الاولیاء علی علیہ السّلام قال قال رسول اللہ انا اھل البیت فقد اذھب اللہ عنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن۔

حضرت سلطان الاولیاء علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے ہم اہل بیت سے ظاہری باطنی فواحش وقبائح کو دور فرمایا

(مسند الفردوس ۱/۵۴)

۲۵۔ وعن عائشه قالت قال رسول الله بنيت اجسامنا على ارواح اهل الجنّت وامرت الارض ماكان منا ان تبتلعه

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہمارے جسم جنتیوں کی روح سے بنائے گئے اور زمین کو حکم ہے کہ جو ہم سے خارج ہوں انہیں نگل لیں (یعنی بول و براز)

(کنز العمال ۱۱/ ۴۷۷)

۲۶۔ وعن انس قال لم یکن رسول الله فحاشاً ولا لعانا ولا سبابا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فحش گو نہ تھے اور لعنت کرنے والے اور نہ ہی گالی دینے والے تھے

(الشفا شریف ۱/ ۱۰۴)

۲۷۔ وعن انس قال كانت امة من اماء اهل المدينة تاخذ بيد رسول الله فتنطلق به حيث شاءت وسئلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ والوں کی کوئی لونڈی آتی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ہاتھ پکڑ کر لے جاتی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نہایت خلیق اور حلیم تھے

(مودة فی القربیٰ)

۲۸۔ وعن عائشہ قالت ما کان رسول اللہ یصنع فی بیتہ کان یکون مہنۃ اہلہ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم گھر میں کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم گھر میں جو کچھ بناتے وہ گھر والوں کے کام آتے تھے۔

(مودۃ فی القربیٰ)

۲۹۔ وعنہا قالت ما خیر رسول اللہ بین امرین قط الا اخذ ایسرہما مالم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ لنسفہ فی شیئٍ قط الا ان ینتہک حرمۃ اللہ فینتقم اللہ بہا وقالت ما ضرب رسول اللہ شیئاً قط بیدہٖ ولا امرٔۃً ولاخادماً الا ان یجاہد فی سبیل اللہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کام کرنے کا اختیار دیا جاتا آپ ان میں سے آسان کام کو کر لیتے بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو اگر کام گناہ والا ہوتا تو آپ لوگوں میں سب سے زیادہ اس سے دور رہنے اور بچنے والے ہوتے تھے

(مودۃ فی القربیٰ)

۳۰ - وعن انس قال کان رسول الله اذا صافح الرجل لا ینزع یده حتی یکون هو الذی یصرف وجهه ولم یبرك مقدما رکبتیه بین یدی من جلس له

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جب کسی سے مصافحہ کرتے (ہاتھ ملاتے) تھے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ جدا نہ کرتے جب تک دوسرا اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے جدا نہ کرلے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اس سے اس وقت تک رخ پھیر لیتے جب تک وہ یعنی (دوسرا آدمی) رُخ نہ پھیرلے اور کبھی اپنے ہمنشین کے آگے گھٹنے بڑھا کر نہیں بیٹھتے تھے۔

(مودۃ فی القربیٰ)

۳۱ - وعن عائشه قالت ان رسول الله ما کان یدخر شیئاً لغدٍ۔

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسالت مآب اگلے روز (کل) کے لیئے کچھ بچا کر نہ رکھتے تھے۔

۳۲ - وعن عبد الله بن الحارث بن حر قال ما رائیت احداً اکثر تبسماً من رسول الله

اور عبد اللہ بن حارث بن حر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے زیادہ کسی کو مسکرانے والا نہیں دیکھا۔

۳۳۔ وعن عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ اذا جلس یحدث بکثیر ان یرفع طرفہ الی السماء

اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا جب بیٹھتے تھے تو بات کرنے میں اپنی آنکھ اکثر آسمان کی طرف اٹھائے رکھتے تھے۔

۳۴۔ وعن عکرمہ عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ فی الاربعین سنۃ مکث بمکۃ ثلث عشر سنۃ بعد ما یوحیٰ الیہ ثم امر بالھجرۃ فھاجر الی المدینۃ فمکث بھا وبعد عشر سنین مات وھو ابن ثلث وستین سنۃ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اور عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولِ خدا چالیس سال کی عمر میں پیغمبری پر مبعوث ہوئے اور وحی نازل ہونے کے بعد تیرہ برس مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ پھر خدا کی طرف سے ہجرت کرنے کا حکم ہوا اور حضرت نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اور دس برس وہاں رہے۔ اور تریسٹھ برس کے سِن میں اس عالمِ فانی سے رحلت فرمائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۵ وعن ابی هریرہ رضی اللہ علیہ قال قیل لرسول اللہ ادع علی المشرکین فقال مابعثت لعانا وانما بعثت رحمۃً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ مشرکوں کیلئے بدعا کریں۔ فرمایا میں لعنت کرنے کے لیے مبعوث نہیں ہوا بلکہ رحمت کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔

اعلم یا اخی ان فضائل رسول اللہ اکثر من ان یحصی او یعد و ماذکر کان اقل من القلیل واللہ موفق بمودۃ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ

اے میرے بھائی! جان لے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و مناقب شمار و حساب سے زیادہ ہیں۔ جو کچھ مذکور ہوئے ہیں وہ کم سے کم ہیں اللہ تعالیٰ آپ علیہ التحیہ والثناء اور آل بیت کرام کی دوستی و مودت کی توفیق بخشے

(آمین)

مودۃ دوم

فضائل اہلِ بیت

۱۔ عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الاية " ندع ابناءنا وابناكم" الخ رسول الله علیًا وفاطمة وحسنًا وحسینًا فقال اللهم هؤلاء اهلبيتی
ندع ابناءنا وابنائكم ونساءنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب (آیت، ندع ابنائنا وابنائکم، الخ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت فاطمہ عابدہ ذکیہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن مجتبیٰ اور حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا ھٰؤلاءِ اَھلُ بَیتِی یہی میرے اہل بیت ہیں۔

(سنن الترمذی ۵ / ۳۰۱ حدیث ۳۸۰۸ باب ۸۷ فضائل علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

(صحیح مسلم ۲ / ۴۴۸ حدیث ۲۴۰۴ مستدرک الحاکم ۳ / ۱۵۰)

یہ حدیث تھوڑے فرق کے ساتھ یوں بھی درج ذیل کتابوں میں ہے۔

عن ام سلمه ان رسول الله جمع فاطمة وحسنًا وحسینًا ثم ادخلهم تحت ثوبه ثم قال اللهم هولا اهل بيتي

حضرت اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ عابدہ ذکیہ سلام اللہ علیہا اور حضرت حسن مجتبٰے اور حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہما کو جمع فرما کر اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(طبرانی المعجم الکبیر ۳/۵۳ حدیث ۲۶۶۳ - ۲/۳۰۸ حدیث ۶۹۶ حاکم المستدرک ۲/۱۵۸ حدیث ۴۷۰۵ طبری جامع البیان فی تفسیر القرآن

۲- وعن سعد بن معاذ قال قال رسول اللہ لی یوما وقد انصرف من الخندق یاسعد انّ اللہ اطلع علی الارض فاختارنی منها وعلیا وفاطمه والحسن والحسین وانا نذیر هٰذه الامة وعلی هادیها

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ خندق مراجعت کے بعد ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے سعد اللہ تعالٰی نے زمین کی طرف نگاہ کی پس مجھے علی کرم اللہ وجہہ الکریم فاطمہ عابدہ ذکیہ حسن مجتبٰے وحسین شہید کربلا کو اس میں سے منتخب کیا میں اس امت کا نذیر اور علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہادی ہے)

(اس حدیث کو مولانا شاہ اسماعیل دہلوی نے منصب امامت میں اس طرح لکھا ہے) صفحہ ۷۲

ان تومروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوه هادیا مهدیا یاخذ بکم الصراط المستقیم۔

اگر تم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو امیر بناؤ گے۔ اور میں نہیں دیکھتا کہ تم بناؤ گے (اگر بناؤ گے) تو ہادی مہدی پاؤ گے۔ جو تم کو سیدھی

راہ بتائے گا۔

۲۔ وعن جابر قال کان رسول اللہ یقول توسّلوا بمحبتنا الی اللہ تعالیٰ واستشفعوا بنا فان بنا تکرمون وبنا تحیون وبنا ترزقون فاذا غاب منا غائبٌ فمحبونا امنائنا عنداً کلهم فی الجنّة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہماری محبت کو اللہ تک رسائی کا وسیلہ بناؤ اور ہم سے شفاعت طلب کرو کیونکہ ہمارے سبب تمہیں عزت، زندگی، روزی ملتی ہے جب ہم میں سے کوئی غائب ہو جائے تو دوست دار ہمارے امین ہیں (یعنی ہمیں ماننے والے) سب جنت میں ہوں گے۔

اس حدیث کے ضمن چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

عن علی ابن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعتی لامتی من احب اهل بیتی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا میری شفاعت میرے اس امتی کے لیئے ہوگئی جو میری اہل بیت سے محبت کرتا ہوگا۔

(کنز العمال ۱۴ حدیث ۳۹۰۵۷)

ويستفاد من قصة العباس استحباب الاستشفاع باهل الخير والصلاح واهل بيت النبوة و

فیہ فضل العباس وفضل عمر لتواضعہ للعباس ومعرفتہ بعقہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے یہ نکتہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اہل خیر صالحین اور اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت طلب کرنا مستحب ہے۔

(فتح الباری لشرح صحیح البخاری ۲ ۴۹۷) ابن حجر عسقلانی

اذا اراد اللہ بعبد خیرا صیر حوائج الناس الیہ

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو لوگوں کی حاجتوں کا مرجع بنا دیتا ہے۔

(کنز العمال ص ۶/۴)

شفاعتی یوم القیمۃ حق فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا

میری شفاعت قیامت کے روز حق ہے پس جو کوئی اس پر ایمان نہ لائے وہ اس کا اہل نہ ہوگا۔

(یعنی میری شفاعت کا)

(کنز العمال ۱۴/ ۳۹۹ حدیث ۳۹۰۵۹)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشفاء خمسۃ القرآن والرحم والامانۃ ونبیکم واھل بیتہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا۔ شفاعت کرنے والے پانچ ہیں۔ قرآن مجید رشتے دار، امانت دار اور تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے اہل بیت

(کنز العمال ۱۴/ ۳۹۰۴۱)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے۔

آلُ النَّبِیِّ ذَرِیْعَتِیْ وَھُمْ وَسِیْلَتِیْ اَرْجُوْا بِھِمْ اُعْطٰی
غَدًا بِیَدِ الْیَمِیْنِ صَحِیْفَتِیْ

آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا ذریعہ اور وسیلہ ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان کے وسیلہ سے کل بروز قیامت میرا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(الصواعق المحرقہ علی اھل الرفض والضلال والزندقہ ۱۸۰)
(ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

۴۔ وعن ابی ریاح مولٰی ام سلمۃ قال قال رسول اللہ لو علم اللہ تعالٰی فی الارض عبادًا اکرم من علی و فاطمہ والحسن والحسین لامرنی فی ان اباھل بھم ولکن امرنی بالمباھلۃ مع ھؤلاء وھم افضل الخلق فغلبت بھم النصارٰی

حضرت ابو ریاح غلام ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ تعالٰی روئے زمین پر ایسے عبادت گزار لوگوں کو جانتا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت فاطمہ عابدہ ذکیہ حضرت حسن مجتبٰی اور حضرت حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہما سے افضل اور بہتر ہوں تو ضرور مجھ کو حکم دیتا کہ میں ان کو اپنے ہمراہ لے کر مباھلہ کروں مگر اللہ تعالٰی نے مجھ کو حکم دیا کہ ان ہی چاروں کو کہ یہی تمام مخلوق سے افضل ہیں اپنے ساتھ لے کر مباھلہ کروں پس میں ان کے سبب نصارٰی پر غالب ہوا۔

ایک روایت میں یوں بھی لکھا ہے۔

عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشہ فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت فاطمہ من الرجال قالت زوجھا ان کان ما علمت صواما قواما۔

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا لوگوں میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو کون زیادہ محبوب تھا تو انہوں نے فرمایا حضرت فاطمہ عابدہ ذکیہ رضی اللہ عنہا پھر سوال کیا گیا کہ مردوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے، تو انہوں نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ کثرت کے ساتھ روزے رکھتے اور قیام کرتے تھے

(رواہ الترمذی فی کتاب المناقب باب ماجاء فی فضل فاطمہ)

۵۔ وعن محمّد بن حنفیہ عن ابیہ علیہ السلام قال انی لنائم یومًا اذا دخل رسول اللہ فنظر الیّ وحرّکنی برجلہ وقال لی قم یفدی بك ابی امّی فان جبرئیل اتانی فقال لی بشّر ھذا بانّ اللہ تعالیٰ جعل الائمّۃ من ولدہٖ و ان اللہ تعالیٰ لغفرلہٗ ولذریتہ ولشیعتہٖ ولمحبّیہٖ وانّ من طعن علیہ ویحبس حقہٗ فھو فی النار۔

حضرت محمد بن حنفیہ اپنے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سویا ہوا تھا تو جنابؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے میری طرف نگاہ کی مجھے اپنے پائے مبارک سے حرکت دے کر فرمایا (اے علی) تم پر میرے ماں باپ قربان ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور کہا کہ علی کو بشارت دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ائمہ کو ان کی اولاد میں رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی اولاد اور محبت رکھنے والے دوستوں کو بخش دیا جو ان پر طعن کرے اور ان کا حق چھینے وہ جہنم میں جائے گا۔

قارئین کرام اس حدیث مبارکہ میں ذکر ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ائمہ کو ان کی اولاد میں رکھ دیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑے ہوتے مدینہ کے بعض باغوں میں تشریف لے گئے اچانک درخت میں سے آواز آئی۔

ھذا محمد سید الانبیاء وھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاھرین۔

یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے سردار ہیں اور یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اولیاء کے سردار اور ائمہ طاہرین کے باپ (والد) ہیں۔

(بحوالہ تاریخ مدینہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

کوئی چاہے کہ رحمت خداوندی میں شام کرے اور رحمت خداوندی میں صبح کرے پس اس امر کی بابت اس کے دِل میں کسی طرح کا شک ہرگز نہ کرے کہ میری ذریت طاہرہ سب ذریتوں سے افضل ہے اور میرا وصی تمام اوصیا سے بہتر ہے۔

ایک حدیث مبارکہ یہ الفاظ بھی آتے ہیں۔

انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاوصیا

آقا علیہ السلام کا فرمان ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اے علی تیرے بعد کوئی وصی نہیں

(کنوز الحقائق علی ہامش الجامع الصغیر ج ۱ ص ۸۰)

۸ وعن علی قال قال رسول اللہ توضع یوم القیمة منابر حول العرش لشیعتی وشیعة اهل بیتی المخلصین فی ولایتنا ویقول اللہ تعالیٰ هلموا یا عبادی انشر علیکم کرامتی فقد اوذیتم فی الدنیا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عرش الٰہی کے گرد میرے اہل بیت کے دوستوں (یعنی ماننے والوں) کے لیئے منبر رکھے جائیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میرے بندو آؤ میں تم پر اپنا کرم نچھاور کروں تم دنیا میں بہت اذیت سہہ چکے ہو۔

کوئی چاہے کہ رحمت خداوندی میں شام کرے اور رحمت خداوندی میں صبح کرے پس اس امر کی بابت اس کے دِل میں کسی طرح کا شک ہرگز نہ کرے کہ میری ذریت طاہرہ سب ذریتوں سے افضل ہے اور میرا وصی تمام اوصیا سے بہتر ہے۔

ایک حدیث مبارکہ یہ الفاظ بھی آتے ہیں۔

انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاوصیا

آقا علیہ السلام کا فرمان ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اے علی تیرے بعد کوئی وصی نہیں

(کنوز الحقائق علی ہامش الجامع الصغیر ج ۱ ص ۸۰)

۸ وعن علی قال قال رسول اللہ توضع یوم القیمۃ منابر حول العرش لشیعتی وشیعۃ اھل بیتی المخلصین فی ولایتنا ویقول اللہ تعالیٰ ھلموا یا عبادی انشر علیکم کرامتی فقد اوذیتم فی الدنیا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عرش الٰہی کے گرد میرے اہل بیت کے دوستوں (یعنی ماننے والوں) کے لیئے منبر رکھے جائیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میرے بندو آؤ میں تم پر اپنا کرم نچھاور کروں تم دنیا میں بہت اذیت سہہ چکے ہو۔

۹۔ وعنه علیه السلام قال قال رسول الله یا علی خلقت من شجرة وخلقت منها وانا اصلها وانت فرعها والحسن والحسین اغصانها ومحبونها ورقها فمن تعلق بشیٔ منها ادخله الله الجنة

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے علی مجھے ایک درخت سے پیدا کیا ہے اور تجھے بھی اس سے پیدا کیا ہے۔ پس میں اصل اور تم اس کی فرع ہو حسن وحسین شاخیں اور ہمارے محب اس کے پتے ہیں جو اس سے وابستہ ہو جائے گا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۰۔ وعنه علیه السلام ایضًا قال قال رسول الله من احب ان یتمسك بالعروة الوثقی فلیتمسك بحب علی ابن ابی طالب واهلبیتی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ جو عروہ (وثقی یعنی مضبوط دستہ) کو پکڑنا چاہے اسے چاہیئے کہ علی اور میرے اہل بیت کی محبت کو تھام لے۔

۱۱- وعن ابن عباس قال قال رسول الله انا میزان العلم وعلی کفتاہ والحسن والحسین خیوطہ والفاطمہ علاقتہ والائمۃ من بعدی عمودہ یوذن اعمال المحبین لنا والمبغضین علینا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں میزان علم ہوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اس کے پلڑے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ڈوری حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا چوٹی اور ائمہ اس کا ستون ہیں۔ جس میں ہمارے دوستوں اور ہمارے دشمنوں کے اعمال وزن کیئے جائیں گے۔

(الفردوس الدیلمی ۱/ ۲۴)

۱۲- وعن انس قال قال رسول اللہ انا معشر بنی مطلب سادۃ اھل الجنۃ انا وعلی وحمزہ وجعفر والحسن والحسین والمھدی علیھم السلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم بنی مطلب کا گروہ اہل جنت کے سردار ہیں یعنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ اور حضرت مہدی آخر الزماں

(کنز العمال ۱۲/ ۹۸ حدیث ۳۴۱۶۲)

۱۳- وعن ابی رافع قال قال رسول اللہ اِنّ اٰل محمّدٍ لا یحل لھم صدقۃ وان موالی القوم المومنین منھم

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آلِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے صدقہ حلال نہیں اور مومن قوم کے سردار انہی میں سے ہوں گے۔

(سنن النسائی ۱/ ۱۰۷ باب مولی القوم منہم)

۱۴- وعن حذیفۃ وابن عمر قال قال رسول اللہ اوّل نساء العالمین خدیجۃ بنت خویلد واول من اشفع یوم القیامۃ اھلبیتی ثم الاقرب فالاقرب ثم الانصار ثم من اٰمن بی واتبعنی ثم اھل الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع له اوّلاً فھوا فضل

حضرت حذیفہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ خواتین میں سب سے پہلے خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے مجھ پر ایمان لائی سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا پھر درجہ بدرجہ قریبیوں کی پھر انصار کی پھر مجھ پر ایمان لانے اور پیروی کرنیوالوں کی پھر اہل یمن کی پھر تمام عربوں کی پھر اہل عجم کی جس کی شفاعت میں پہلے کروں وہ افضل ہے

(طبرانی اور دارقطنی نے بیان کیا (اسعاف الراغبین علی ہامش نور الابصار ص ۱۱۲)

۱۵ - ومن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ حبل ممدوٌ من السماء الی الارض وعترتی اهلبیتی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ اوّل کتاب اللہ جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے اور میری عترت (اہل بیت) یہ دونوں ہرگز جُدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر پہنچیں گے۔

(المناقب لابن المغازلی ۲۳۵ حدیث ۲۸۲ مسند احمد ۳/۱۴، ۲۶)

۱۶ - وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ حُبّ آلِ محمّدٍ یوماً خیرٌ من عبادة سنةٍ ومن مات علیه دخل الجنة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آل محمد کی محبت کا ایک دن ایک سال کی عبادت سے افضل ہے جو اس پر مرے جنت میں داخل ہو گا۔

(ذخائر العقبٰی ۲۰ محب طبری) نور الابصار ۱۰۳

۱۷ - وعن علی علیه السلام قال قال رسول اللہ مثل اهلبیتی کمثل سفینة نوحٍ من تعلق بها نجی ومن تخلّف عنها دخل فی النّار۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے اہل بیت

سفینہ نوح کی مانند ہے جو اس پر چڑھ گیا نجات پا گیا اور جو روگرداں ہوا وہ دوزخ میں جا گرا

(فی مسند الفردوس ۱/ ۲۳۸)

۱۸۔ وعنه علیه السلام قال قال رسول الله اربعٌ انا اشفع لهم یوم القیامة المکرم لذریتی والقاضی لهم حوائجهم و الساعی لهم فی امورهم عند ما اضطرّوا الیه والمُحِبُّ لهم بقلبه ولسانه

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میں بروز قیامت چار قسم کے آدمیوں کی شفاعت کروں گا جو میری ذرّیت کی تکریم اور ان کی حاجتوں کو پوری کرے گا۔ جو بوقت مجبوری ان کے امور میں سعی کرے گا اور جو دل و زبان سے انہیں دوست رکھے گا۔

(کنز العمال ۱۲/ص/ حدیث ۳۴۱۸۰)

۱۹۔ وعنه علیه السلام قال قال رسول الله لیس فی القیامة راکبٌ غیر اربعة قال فقام رجلٌ الیه من الانصار فقال فداک ابی واُمّی یارسول الله انت ومن قال انا علی ناقة البراق واخی صالح علی ناقة التی عقرت وعمی حمزه علی ناقة الغضباء

واخی علی علیٰ ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ
لواء الحمد فیقف بین یدی عرش
رب العالمین فیقول لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ قال فیقول آدمیون ماھذا الاملک
مقرب اونبی مرسل اوحامل عرش
رب العالمین قال فینادی مناد من بطنان
العرش یامعشر الآدمیین ماھذا املک
مقرب ولانبی مرسل ولاحامل
عرش رب العالمین ھذا الصدیق
الاکبر علی ابن ابی طالب۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ قیامت کے دن ۴ آدمیوں
کے سوا کوئی سوار نہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
یہ سُن کر ایک انصاری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایک تو آپ ہوں گے۔
باقی کون ہیں۔ فرمایا میں براق نامی اونٹ پہ سوار ہوں گا میرا بھائی
حضرت صالح علیہ السلام، اسی اونٹنی پر سوار ہوگا۔ جیسے ان کی قوم
نے ذبح کر دیا تھا۔ میرا چچا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ میرے
اونٹ غضبا پر سوار ہوگا۔ اور میرا بھائی (حضرت علی رضی اللہ عنہ)
ایک جنتی اونٹنی پر سوار ہوگا۔ ہاتھ میں لواء الحمد لیئے وہ
عرش الٰہی کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پڑھیں گے۔ پس لوگ کہیں گے کہ یہ تو ملک المقرب ہے۔

یانبی مرسل یاحامل عرش ۔ اس وقت عرش کے وسط سے آواز آئے گی کہ یہ ملک مقرب ہے نہ نبی مرسل اور نہ ہی حامل العرش رب العالمین بلکہ یہ تو صدیقِ اکبر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں ،

(کنز العمال ۱۳/۱۵۳ حدیث ۳۶۴۷۸)

۲۰ - وعن عکرمة عن ابن عبّاس قال خط رسول الله فی الارض خطوطًا اربعة ثم قال اتدرون ماھٰذا قالوا الله ورسوله اعلم قال افضل نساء اھل الجنة خدیجه بنت خویلد وفاطمة بنت محمّد ومریم بنت عمران وآسیة بنت مزاحم امراة فرعون

حضرت عکرمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ۔ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں پھر صحابہ سے پوچھا کہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) ہی بہتر جاننے والے ہیں یہ جواب سُن کر فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم حضرت مریم سلام اللہ علیہا بنت عمران اور حضرت آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون جنتی عورتوں میں سے افضل ہیں

(مجمع الزوائد ۹/۲۲۳)

۲۱ - وعن احمد بن حنبل قال رأیت رسول اللہ فی النوم فقال لی یا احمد هلکت فی قول الشافی محمّد بن ادریس عن حدیثی من حفظ من امّتی اربعین حدیثاً من السنة کنت له شفیعاً یوم القیامة ما عرفت ان فضائل اهلبیتی من السنة

حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو خواب میں دیکھا مجھ سے فرمایا کہ اے احمد تم نے شافعی سے مروی میری اس حدیث میں شک کیا میری سنّت سے متعلق میرا کوئی امتی چالیس حدیثیں یاد کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا تم نے نہ سمجھا کہ میرے اهل بیت کے فضائل کا بیان بھی میری سنّت میں سے ہے۔

۲۲ - عن عائشه بنت عبد اللہ بن عاصی التمیمی بمدینة رسول اللہ وکانت مجاورة بها قالت حدثنی ابی عن اوائل عن نافع عن امّ سلمه انها قالت سمعت رسول اللہ یقول ما من قوم اجتمعوا یذکرون فضائل محمّد وآل محمّد الاهبطت الملائکة من السّماء حتی الحقوابهم بحدیثهم فاذا تفرقوا عرجت الملائکة الی السماء فیقول لهم الملائکة الاخرانا نشم

رائحةً منكم ماشممنا رايحةً اطيب منها فيقولون انّا كنّا عند قومٍ يذكرون فضل محمّد وآل محمّد نعطرونا من ريحهم فيقولون اهبطوا بنا اليهم فيقولون انهم قد تفرقوا فيقولون اهبطوا بنا الى المكان الذى كانوا فيه

حضرت عائشہ بنت عبد اللہ التیمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجاورہ تھیں میرے والد نے حضرت وآل رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نافع سے یہ حدیث روایت کی حضرت ام سلمی نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی قوم فضائل محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذکرہ کرتی ہے تو آسمان سے فرشتے اترتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی گفتگو میں شریک ہوتے ہیں۔ جب وہ قوم وہاں سے منتشر ہو جاتی ہے تو فرشتے آسمان میں چلے جاتے ہیں۔ ان سے دوسرے فرشتے پوچھتے ہیں کہ ہم تم سے ایسی خوشبو سونگھتے ہیں۔ جسے ھم نے اب تک کبھی نہیں پایا وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم فضائل محمد وآل محمد کا تذکرہ کرنے والی ایک قوم کے پاس تھے۔ ہمیں ان کی خوشبو نے معطر کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں وہاں لے چلو فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ منتشر ہو چکے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس جگہ لے چلو جہاں وہ تذکرہ کرتے تھے۔

۲۳ - وعن الامام جعفر بن محمّد الصادق عن ابائہ علیھم السّلام عن رسول اللہ انہ قال من احبنا اھل البیت فلیحمد اللہ علےٰ اولی النعم قیل وما اولی النعم قال طیب الولادۃ ولایحبّنا الا طابت ولادتہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے آباء واجداد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو ہم اہل بیت سے دوستی رکھے اسے چاہیئے کہ یعنی بہترین نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اولی النعم کیا ہے فرمایا کہ پیدائش کا پاکیزہ ہونا کیونکہ ہم سے وہی محبت رکھتے ہیں جو حلال زادہ ہو -

۲۴ - وعن جابر قال قال رسول اللہ الزموا مودتنا اھل البیت فانّ من لقی اللہ وھو یودّنا دخل الجنۃ معنا والذی نفس محمّد بیدہ لاینفع عبدًا عملہ الا بمعرفۃ حقّنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں - کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اہل بیت کی دوستی اختیار کرو - کیونکہ جو ہماری شفاعت سے جنّت میں جائے گا - اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری

جان ہے کسی بندے کو ہمارے حق کی معرفت کے بغیر اس کا عمل کچھ فائدہ نہیں دے گا۔

۲۵۔ وعن جبیر ابن مطعم قال قال رسول اللّٰہ الست بولیکم قالوا بلٰی یا رسول اللّٰہ قال علیہ السلام الٰی اوشک ان اُدعیٰ فاجیب فالیٰ تارکٌ فیکم الثقلین کتاب ربنا وعترتی اھلبیتی فانظروا کیف تخلفونی فیھا۔

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہارا آقا نہیں ہوں جواب دیا کیوں نہیں یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا عنقریب میں بلایا جاؤں گا۔ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں کتابُ اللّٰہ اور میرے اہل بیت پس دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

(جامع ترمذی ۲/ص ۲۱۹)

فضائل امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

مودت سوم

۱۔ وعن عطاء قال سئلت عائشه عن علی قالت ذالك خیر البشر لا یشك الا کافرٌ

حضرت عطا بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا علی کرم اللہ وجہہ الکریم خیر البشر ہیں اس میں کوئی کافر ہی شک کرے گا

(غایۃ المرام ۴۵۰ باب حدیث ۳

۲۔ وعن علی قال قال رسول اللہ لی ، انت خیر البشر ماشك فیه الا کافر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم خیر البشر ہو اس میں کوئی کافر ہی شک کرے گا۔

۳۔ وعن حذیفة قال قال رسول اللّٰہ علیؑ خیر البشر من ابی فقد کفر

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خیر البشر ہے جس نے شک کیا اس نے کفر کیا

(کنز العمال ۱۱/ ۶۲۵)

قارئین کرام ان تینوں حدیثوں کی تائید ان احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

علی خیر البشر من شک فیہ کفر

علی خیر البشر ہے جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے

سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

علی خیر البشر فمن ابی فقد کفر

علی خیر البشر ہے اور جو انکار کرے وہ کافر ہے

(کنوز الحقائق ج ۲/ ۱۷-۱۶)

(مسند الفردوس ۳/ ۵، ۴۱۷)

۴۔ وعن امیر المومنین علی قال قال رسول اللّٰہ بغض علی کفر وبغض بنی ھاشم نفاق

حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت

علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بغض رکھنا کفر اور بنی ھاشم سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

(کنز العمال ۱۱/ ۶۲۲)

۵۔ وعنہ عن النبی لا یحبُّ علیًّا الّا مومنٌ ولا یبغضہٗ الا کافر

حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ علی سے محبّت صرف مومن اور ان سے بغض صرف کافر رکھتا ہے یہ حدیث اس طرق پر بھی ہے۔

عن علی قال لقد عہد الی النبی الامی انہ لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھ سے عہد فرمایا اے علی مومن ہی تجھ سے محبّت کرے گا اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا

(اخر الترمذی فی السنن کتاب المناقب باب علی بن ابی طالب ۵/ ۶۴۳)

۶۔ وعنہ علیہ السّلام قال قال رسول اللہ اِنّ اللہ اشرف علی الدنیا فاختارنی علی رجال العالمین ثم اطلع الثانیۃ فاختارک

علیٰ رجال العالمین ثم اطلع الثالثہ فاختار الائمّہ من وُلدک علیٰ رجال العالمین ثم اطلع الرابعۃ فاختار فاطمۃ علیٰ نساء العالمین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف دیکھا اور مجھے تمام مردوں سے منتخب فرمایا پھر بار دوم دیکھا تو تمام مردوں سے علی کو منتخب کیا پھر بار سوم دیکھا تو تمہاری اولاد سے ائمہ کو منتخب کیا فرمایا پھر چہارم بار دیکھا تو فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دنیا کی تمام عورتوں سے منتخب کیا۔

، ۔ وعنہ علیہ السّلام ایضاً قال قال رسول اللہ من سبّ علیًّا فقد سبّنی۔ ومن سبّنی فقد سبّ اللہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روائیت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا جس نے علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو گالی دی گویا اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی

المستدرک الحاکم ۳/ ۱۲۱

۸ - وعن جابر قال قال رسول اللہ علیؑ خیر البشر من شک فیہ کفر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا علی کرم اللہ وجہہ الکریم خیر البشر ہے اس میں کافر ہی شک کریگا۔

(الفردوس ۳/ ۶۲ حدیث ۴۱۷۵)

۹ - وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ علیؑ باب حطۃ من دخل فیہ کان مومنا ومن خرج عنہ کان کافراً

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم باب حطہ ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہے

(مسند الفردوس الدیلمی ۳/ ۶۲ حدیث ۴۱۷۶)

تشریح باب حطہ:

باب حطہ بنی اسرائیل کے لیئے بمنزلہ کعبہ کے تھا جو بیت المقدس یا اس کے قریب اریحا نامی بستی کے سات دروازوں میں سے ایک تھا اور اس میں داخل ہونا اور اس کی طرف سجدہ کرنا گناہوں کے کفارہ کا ذریعہ وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۰ - وعن الامام الباقر محمد بن علی عن اٰبائه علیهم السّلام سُئِلَ رسول الله عن خیر الناس فقال خیرها واتقاها وافضلها واقربها من الجنة اقربها منی ولا فیکم اتقا ولا اقرب الیّ من علی ابن ابی طالب علیہ السّلام

حضرت امام محمد باقر بن علی رضی اللہ عنہ اپنے آباء و اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ بہترین شخص کے متعلق جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تمام لوگوں میں سب سے بہترین متقی اور افضل جنت سے اور مجھ سے قریب ہوتا ہے تم لوگوں میں علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے زیادہ کوئی متقی ہے نہ مجھ سے قریب۔

۱۱ - وعن جمیع بن عمیر قال قلنا لعائشة کیف کان منزلة علی من رسول الله قالت کان اکرم رجالنا عند رسول الله

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نزدیک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مرتبہ کیسا تھا انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نزدیک مردوں میں سب سے زیادہ مکرم تھا۔ (در السحابة للشوکانی ۲۷۳)

۱۲ - وعن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ خیر رجالکم علی ابن ابی طالب وخیر شبانکم الحسن والحسین وخیر نسائکم فاطمۃ بنت محمّدٍ علیہم الصّلوٰۃ والسلام

حضرت عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا مردوں میں بہترین فرد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہے جوانوں میں افضل حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنھما ہیں اور عورتوں میں سب سے افضل حضرت فاطمہ بنت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

(کنز العمال ۱۲/۱۰۲ حدیث ۳۴۱۹۱) (مسند فاطمہ الزھرا)
(امام سیوطی ۱۲۷)

۱۳ - وعن عروۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ انّ اللّٰہ قد عَہِدَ الیّ ان من خرج علیٰ علیٍّ فھو کافر فی النار واجدر بالنار قیل لِمَ خرجتِ علیہ قالت انا نسیتُ ھذا الحدیث یوم الجمل حتیّ ذکرتہ بالبصرۃ وانا استغفر اللّٰہ

حضرت عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

کے خلاف خروج کرے وہ کافر دوزخی ہے اور وہ جہنم کے لائق ہے سوال کیا کہ پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے خلاف خروج کیوں کیا جواب دیا کہ یوم جمل میں یہ حدیث بھول گئی تھی۔ بصرہ میں مجھے یاد آیا میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتی ہوں۔

۱۴۔ وعن ابی سالم ابن ابی الجعد قال قلت لجابر حدثنی عن علی قال کان من خیر البشر قال قلت یا جابر ما تقول فی من یبغض علیاً قال ما یبغضہ الا کافر؟

حضرت ابو سالم بن ابو جعد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق کوئی بات سناؤ کہ بہترین لوگوں میں سے تھا میں نے کہا یا جابر اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بغض رکھے جواب دیا ان سے کافر کے سوا کوئی بغض نہیں رکھتا۔

۱۵۔ وعن ہاشم بن البرید قال قال عبد اللہ ابن مسعود قرأت سبعین سورۃ من فی رسول اللہ وقرأت البقیۃ من اعلم ہذہ الامۃ بعد نبینا علی ابن ابی طالب

حضرت ہاشم بن البرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ۷۰ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سیکھا باقی سورۃ امت کے سب سے بڑے عالم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے

۱۶ وعن محمّد بن سالم البزار قال كنت مع سعيد ابن المسيب فی الروضة يوم الجمعة فجاء خطيبٌ من بنی اميّة عليهم اللعنة فصعد المنبر فذكر امير المومنين وقال ان رسول الله لم يدنه من محبته وانما ادناه ليكفّ شره قال كان ابن المسيب لعن عليه فانّه منوعا مرعوبًا فقال اكفرت بالذی خلقك من تراب ثم من نطفه ثم سواك رجلًا ثم اخذ ثوبه علیٰ فيه فقالوا مالك يا ابا محمّد والامام من بنی اميّة فقال والله ما ادری ما قال الا انی سمعت رسول الله يقول من القبر هذا القول فقلته كما قال

حضرت محمد بن سالم البزار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس میں تھا پس بنو اُمیہ کا خطیب آیا اور منبر پہ بیٹھ گیا۔ حضرت امیر المومنین کا ذکر کیا اور کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو محبت کی بناء پر اپنا مقرب نہیں بنایا تھا۔ بلکہ ان کے شر سے بچنے کیلئے ایسا کیا تھا خطیب کی یہ بات سُن کر سعید

نے ان پر لعنت کی اور اسے ایسا کہنے سے منع کرتے ہوتے اس کے پاس گیا اور کہا کہ کیا تو منکر خدا ہو گیا ہے جس نے تمہیں مٹھی بھر نطفے سے پیدا کیا پھر صورت مرد پر درست کیا سعید ابن مسیب نے یہ کہتے ہوتے اپنے پاس موجود کپڑے سے خطیب کا منہ بند کر دیا یہ حال دیکھ کر حاضرین نے کہا کہ اے ابو محمد تم یہ کیا کر رہے ہو حالانکہ یہ خطیب بنی اُمیہ میں سے ہے انہوں نے جواب دیا کہ بخدا میں نہیں جانتا کہ اس نے کیا کہا ہے۔ مگر جو میں نے اسے کہہ دیا ہے یہ وہ بات ہے جسے میں قبر انور سے سُن رہا ہوں

۱۷ ۔ وعن ام ھانی بنت عبد المطلب قالت قال رسول اللہ افضل البریۃ عند اللہ من نام فی قبرہ ولم یشك فی علیؑ وذریتہ انھم خیر البریۃ

حضرت ام ہانی بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر شخص وہ ہے جو اپنی قبر میں اس حال میں داخل ہو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور آل علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے افضل ہونے میں اسے کوئی شک نہ ہو

۱۸ - وعن جابر قال ما شک فیه الا کافر یعنی علیًّا و قال واللہ ما کنا نعرف منافقینا فی عہد رسول اللہ الا ببغضہم علیًّا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں منافق کے سوا کوئی شک نہیں کرتا نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں منافقوں کو جو ہم میں موجود تھے فقط ان کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دشمن رکھنے کے سبب سے پہچانا کرتے تھے ایک حدیث یوں بھی ہے۔

عن زر قال علی لا یبغضنا منافق ولا یبغضنا مومن

حضرت زر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا منافق شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ محبت نہیں کرتا مومن شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ بغض نہیں رکھتا

(ابی شیبہ المصنف ۶/ ۳۶۲)

۱۹ - وعن سعید بن جبیر قال کنت اقود ابن عباس بعد ما ذھب بصرہ من المسجد فمرّ بقوم یسبون علیًّا فقال ردنی الیہم فردوتہ الیہم فقال ایکم سبّاب اللہ فقالوا سبحان اللہ من سبّ اللہ فقد کفر فقال ایکم سبّ علیًّا قالوا

ما هذا فقد کان فقال اشهد باللہ واللہ قد سمعت رسول اللہ یقول من سبّ علیاً فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ و رسولہٗ یوشک ان یاخذہ ثم انصرف یعنی ابن عبّاس

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے مسجد سے لے جا رہا تھا۔ پس ہم ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو میں انہیں وہاں لے گیا تب انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جو اللہ کو گالی دے رہا ہے۔ انہوں نے جواب دیا سبحان اللہ! ایسا کون کافر ہوگا جو اللہ کو گالی دے؟ پھر پوچھا تم میں سے کون ہے جو (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم) کو گالی دے رہا ہے۔

وہ بولے یہ تو ہم سب ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو گالی دی گویا اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو گالی دی عنقریب اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے گا۔ یہ کہہ کر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے چل دیئے

امیر المومنین سید الواصلین

محبت الٰہی علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

مودت چہارم

۱۔ وعن محمد بن الحسن بن علی عن ابیہ عن جدہ النبی قال ان فی اللوح المحفوظ تحت العرش مکتوبًا علی ابن ابی طالب امیر المومنین۔

حضرت محمد بن حسن رضی اللہ عنہ اپنے آباء و اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرش الٰہی کے نیچے لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب امیر المومنین ہیں۔

۲۔ وعن انس قال کنت مع النبی فاقبل علی فقال النبی ھٰذا حجۃ اللہ علی امتی یوم القیامۃ من عند اللہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم میری امت پر قیامت کے دن حجّتِ الٰہی ہیں

(المناقب لابن المغالی ۴۵ حدیث ۶۷)

۳ ۔ وعن عباس نظر النبی الیٰ علیؑ فقال انت سیّد فی الدنیا وسیّد فی الاخرۃ من احبک فقد احبّنی حبک حبیبی وحبیبی حبیب اللہ وعدوّک عدوّی وعدوّی عدوّاللہ والویل لمن ابغضک من بعدی

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی جانب دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ تم دنیا میں اور آخرت میں سردار ہو جو تم سے دوستی رکھے گویا اس نے مجھے دوست رکھا تمہارا دوست میرا دوست ، میرا دوست اللہ کا دوست ہے تیرا دشمن میرا دشمن میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے اس کیلئے بربادی ہے

(مسند الفردوس الدیلمی ۵/۳۲۴ حدیث ۸۳۲۵)

۴ ۔ وعن ابن عباس قال دعانی رسول اللہ فقال لی ابشرک انّ اللہ ایّد لی لسیّد الاوّلین والاخرین والوصیّین علی فجعلہ کفوی فان اردت ان تتورع وتنفع فاتبعہ ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن مجھے بلایا اور فرمایا کہ تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اگلوں پچھلوں اور اوصیاء کے سردار علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ذریعے مدد دی اسے میرا ہمسر بنایا اگر تم پرہیزگار بننا اور نفع لینا چاہتے ہو تو اس کی اتباع کریں۔

۵۔ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ لکل نبیٍ وصی و وارث وانّ علیًا وصیّی ووارثی

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا کوئی وصی اور وارث ہوتا ہے۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم میرا وصی اور وارث ہے۔

(المناقب لابن المغازلی ۲۰/۲۳۸)

۶۔ وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ لو علم الناس ان علیا متٰی سمّی امیرالمومنین ماانکر وافضلہ سُمِّیَ امیرالمومنین وآدم بین الروح والجسد

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ حضرت علی کب امیر المومنین کے نام سے نامزد ہوئے تو کبھی اُن کی فضیلت کا انکار نہ کریں حضرت علی اس وقت

امیر المومنین کے نام سے نامزد ہوئے جب کہ آدم علیہ السلام روح اور بدن کے درمیان تھے۔

۷۔ وعن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ متیٰ وجبت لک النبوّۃ قال قبل ان یخلق اللہ اٰدم ونفخ الروح فیہ وقال واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علیٰ انفسھم الست بربکم قالت الارواح بلیٰ فقال اللہ انا ربکم ومحمدٌ نبیّکم وعلی امیرکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سوال کیا گیا کہ آپ کو نبوت کب لازم ہوئی تو آپ نے فرمایا آدم علیہ السّلام کی تخلیق اور اس میں روح پھونکنے سے پہلے میری نبوت لازم ہو گئی تھی اور جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے ان کی پشتوں کی اولاد سے انہیں اپنے نفسوں پر گواہ بنا کر عہد لیا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو ارواح نے جواب دیا کیوں نہیں تو اللہ نے فرمایا ہاں میں تمہارا رب ہوں، محمّد تمہارا نبی اور علی تمہارا امیر ہے۔

(کنز العمال ۱۱/ ۴۵۰ حدیث ۳۲۱۱۶)

۸ - وعن عتبه بن عامر الجهنی قال بايعنا رسول الله علے قول ان لا اله الا الله وحدهٗ لاشريك له وان محمدا نبيّه وعليًا وصيّهٗ ، فاىّ من الثلثة تركناه كفرنا۔ وقال لنا احبّوا هذا يعنی عليًا فان الله يُحبهٗ واستحيوا منه فان الله يستحي منه۔

حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے اس بات پر بیعت کی کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اس کا نبی اور علی اس کا وصی ہے اگر ان میں سے ایک بھی ترک کریں تو ہم کافر ہو جائیں اور ہم سے فرمایا کہ تم انہیں یعنی حضرت علی کو دوست رکھو اور ان سے حیا کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں دوست رکھتا ہے اور ان سے حیا کرتا ہے۔

(ینابیع المودۃ لذوی القربیٰ جلد اوّل ۲۸۰ حدیث ۸۰۴)

۹ - وعن علی قال قال رسول الله ان الله جعل لكل نبی وصيًا جعل شيث وصی آدم ويوشع وصی موسیٰ وشمعون وصی عيسٰی وعليًا وصی وصيّی خير الاوصياء فی البداء وانا الداعی وهو المضئ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کے لیئے وصی بنایا حضرت شیث کو حضرت آدم علیہ السلام کا حضرت یوشع کو حضرت موسٰی علیہ السلام کا حضرت شمعون کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو میرا وصی بنایا وہ ابتداء سے سب سے افضل وصی ہیں میں لوگوں کو دعوت دینے والا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم روشنی دینے والا ہے

مسند الفردوس ۲/۳۳۶ حدیث ۵۰۰۹)

یہی حدیث یوں بھی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے دریافت کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا وصی کون ہے ۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ من وصیک یارسول اللہ آپ کا وصی کون ہے ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا ۔ یا سلمان من کان وصی موسٰی اے سلمان بتا کہ موسٰی کا وصی کون تھا ۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یوشع بن نون موسٰی کے وصی تھے ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا

فان وصیی و وارثی یقضی دینی وینجز موعدی علی بن ابی طالب ۔

بے شک میرا وصی و وارث میرے قرض کو ادا اور میرے وعدے کو پورا کرنے والا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم ہے

(الریاض النضرہ ۲/۱۳۸ محب طبری)

۱۰۔ وعنہ علیہ السلام قال قال لی رسول اللہ
یاعلی انت تبرءُ ذمتی وانت خلیفتی
علیٰ اُمّتی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ اے علی
کرم اللہ وجہہ الکریم تم مجھ کو بری الذمہ کرو گے اور تم میری
امّت پر میرے خلیفہ ہو۔

۱۱۔ وعن انس قال قال رسول اللہ یا انس
انطلق فادع لی سیّد العرب یعنی علیّا
فقالت عایشہ الست سیّد العرب
فقال انا سیّدُ وُلدِ اٰدم ولا فخر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اے
انس جاؤ سردار عرب یعنی حضرت علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلا لاؤ یہ سُن کر حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ سردار عرب
نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بنی آدم کا اور علی عرب
کا سردار ہیں۔ لیکن ناز نہیں کرتے۔

وعلیٰ سیّد العرب فلما جاءہ ارسلنی رسول اللہ الی انصار فاتوہ فقال لھم یا معشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی قالوا بلیٰ یا رسول اللہ قال ھٰذا علی فاحبوہ لحبّی واکرموہ لکرامتی فان جبرئیل امرلی بالذی قلت لکم عن اللہ۔

جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حاضر خدمت ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو انصار کے بلانے کو بھیجا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار کیا میں تم کو اس چیز کی طرف ہدایت نہ کروں کہ اگر تم اس سے تمسک کرو گے۔ تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ انصار نے عرض کی یارسول اللہ ہاں فرمایئے۔ فرمایا یہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہے پس تم میری محبت کے لیئے اس کو دوست رکھو اور میری تعظیم و تکریم کے لیئے اس کی تعظیم و تکریم کرو۔ پس جبرئیل میرے پاس آئے اور جو کچھ میں نے تم سے کہا خدا کی طرف سے مجھ کو اس پر مامور کیا گیا ہے

(حلیۃ الاولیاء ۱/۶۳ الریاض النضرۃ ۲/۱۷۷) کنز العمال ۱۱/۶۲۰

جس کا نبی مولا اس کا علی مولا

مودت پنجم

حدیث ۱

عن ابی الحمراء خادم رسول اللہ قال بعد کبر
سنہ لواحد من رفقائہ لاحد ثنلہ ما
سمعت اذنای ورأت عینای اقبل رسول اللہ
حتّٰی دخل علےٰ عائشۃ فقال لہا ادعی لی
سیّد العرب فبعثت الیٰ ابی بکر فدعتہ
فجاء حتّٰی کان کرای العین علِمَ ان غیرہ
دعیٰ فخرج من عندھا حتی دخل علیٰ حفصۃ
فقال لہا ادعی لی سیّد العرب فبعثت الی
عمر فدعتہ حتی اذا صار کرای العین علم
ان غیرہ دعیٰ فخرج من عندھا حتیٰ اذا دخل
علیٰ ام سلمۃ وکانت من خیرھن وقال
لہا ادعی لی سیّد العرب فبعثت الی علیٰ فدعتہ
ثم قال لی یا ابا الحمراء رح اتنی بمائۃ من
قریش وثمانین من العرب وستین من الموالی
واربعین من اولاد الحبشۃ فلما اجتمع الناس

قال لی ائتنی بصحیفة من ادم فائتیته بها
ثم اقامهم مثل صف الصلوٰة فقال
معاشر الناس الیس الله اولیٰ بی من نفسی یامرلیٰ
وینهالیٰ مالی علی الله امرٌ ولا نهی قالوا بلیٰ
یارسول الله فقال الست اولیٰ بکم من انفسکم
امرکم وانهاکم مالکم علی امرٌ ولا نهیٌ قالوا
بلیٰ یارسول الله فقال من کان الله مولاه وانا
مولاه فهذا علیٌ مولاه یامرکم وینهاکم مالکم
علیه امرٌ ولا نهیٌ اللّٰهم وال من والاه وعاد
من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذلهٗ
اللّٰهم انت شهیدی علیهم انی قد بلغت
ونصحت ثم امر فقرئت الصحیفة علینا
ثلاثا ثم قال من شاء ان یقیله ثلثا قلنا
نعوذ بالله وبرسوله ان نستقیله ثلثا ثم
ادرج الصحیفة وختمها بخواتیمهم
ثم قال یا علی خذ الصحیفة الیک فمن
نکث لک قاتله بالصحیفة فاکون انا خصیمه
ثم تلا هٰذه الایة ولا تنکثوا ایمانکم بعد
توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلا
فتکونوا کبنی اسرائیل اذا شدّد واعلیٰ انفسهم
فشدد الله علیهم ثم تلیٰ فمن نکث فانما
ینکث علیٰ نفسه

خادم نبی حضرت ابو حمراء رضی اللہ عنہ نے بوڑھے ہو جانے کے
بعد اپنے ایک رفیق سے کہا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناؤں گا
جسے میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں
نے دیکھا وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوکر
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔
ان سے فرمایا کہ سردار عرب کو یہاں بلائیں انہوں حضرت سیّدنا
ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلوایا جب وہ آئے تو دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا
کہ کسی اور کو بلانا مقصود ہے پھر حضرت وہاں سے نکلے حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لائے انہیں حکم دیا کہ
سردار عرب کو بلائیں انہوں نے حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ
کو بلوایا جب وہ آئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ کسی اور کو بلانا مقصود
ہے پھر وہاں سے نکلے اور حضرت اُم سلمہ کے حجرے میں
تشریف لائے یہ تمام بیبیوں میں خیر والی تھی انہیں فرمایا کہ سردار عرب
کو بلائیں انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلوایا جب وہ
آئے تو مجھ سے فرمایا کہ ابو حمراء جاؤ ۱۰۰ اہل قریش کو ۸۰ اہل عرب
۶۰ غلام ۴۰ اہل حبش کو بُلا لائیں جب یہ سب لوگ وہاں جمع ہو گئے
تو مجھ سے فرمایا کہ چمڑے کا صحیفہ لے آئیں میں نے یہ لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیا پس آپ نے ان سب کو نماز کی طرح صفوں میں کھڑا کیا
پس فرمایا کہ اے لوگو کیا اللہ تعالیٰ میری جان پر مجھ سے زیادہ اختیار
نہیں رکھتا وہ مجھے امر و نہی فرماتا ہے مگر مجھے اس پہ امر و نہی کا
کوئی اختیار نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں اے اللہ کے
رسول ایسا ہی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اے لوگو کیا مجھ کو تمہارے

نفسوں پر تم سے زیادہ اختیار نہیں جواب دیا یا رسول اللہ ایسا ہی ہے۔
فرمایا کہ جس کا اللہ اور میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے۔ وہ
تم کو امر و نہی کرتا ہے مگر تم ان کو امر و نہی نہیں کر سکتے اے اللہ
جو ان کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو دشمن رکھے تو بھی
اسے دشمن رکھ جو ان کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما اور جو ان کو
رسوا کرے تو بھی اسے رسوا کر یا اللہ تو گواہ ہے میں نے پہنچا یا
اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ وہ صحیفہ تین بار پڑھ کر سنائیے
چنانچہ ایسا کیا گیا پھر فرمایا کہ اس عہد کو کون توڑنا چاہتا ہے۔
ہم نے عرض کیا اس کے توڑنے سے ہم اللہ و رسول کی
پناہ مانگتے ہیں ہم نے اسے تین بار دہرایا پھر آپ نے اس
صحیفہ کو لپیٹا ان سب لوگوں کی اس پر مہریں لگوائیں پھر آپ نے
فرمایا اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم اس صحیفے کو اپنے پاس رکھ لو
جو کوئی اس عہد کو توڑ ڈالے اس کے مطابق اس سے
جنگ کرنا ہیں اس کا دشمن ہوں گا۔ اور اس سے جنگ
کروں گا پھر آپ نے آیت **ولا تنقضوا الایمان
بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم
کفیلا** (النحل ۹۱)
اپنے قسموں کو مستحکم کرنے کے بعد مت توڑا کرو کیونکہ اب
تم اللہ کو اپنا کفیل بنا چکے ہو۔ پڑھی اور فرمایا اگر تم ایسا
کرو گے تو تم بنی اسرائیل کی مانند بن جاؤ گے۔ جنہوں نے اپنے
نفسوں پر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کی پھر آپ نے
یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فمن نکث فانما ینکث علی نفسه (الفتح ۱۰)

جو قسم توڑتا ہے وبال اسی کے نفس پر ہے۔

۲۔

وعن ابی عبداللہ الشیبانی قال بینما انا جالس عند زید ابن ارقم فی مسجد ارقم اذ جاء رجل فقال ایکم زید بن ارقم فقال القوم هذا زید فقال انشدك بالذی لا الٰہ الا هو اسمعت رسول اللہ یقول من کنت مولاه فعلیٌّ مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال نعم۔

حضرت ابو عبداللہ شیبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مسجد ارقم میں حضرت زید بن ارقم کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک آدمی آیا اور پوچھا کہ آپ میں سے زید بن ارقم کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ ہیں۔ اس نے کہا کہ اے زید میں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولا ہے۔ یا اللہ ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا کہ ہاں

اس حدیث کے آخری الفاظ **من کنت مولاه فعلی مولا**

(سنن الترمذی ۵/ ۳۲۸ حدیث ۳۸۷۶) میں موجود ہیں۔

۳۔ وعن ابی هریرة قال من صام یوم الثامن عشر من ذی الحجة کان له کصیام ستین شهراً وهو الیوم الذی اخذ فیه رسول الله بید علی فی غدیر خم فقال من کنت مولاه فعلیؑ مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ وانصر من نصره واخذل من خذله

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جو کوئی ۱۸ ذوالحجہ کو روزہ رکھے گویا اس نے ۶۰ مہینے روزہ رکھا یہ وہ دن ہے جس دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھ مددگار کی مدد فرما اور رسوا کرنے والے کو رسوا کر

(مودۃ فی القربیٰ لا یوجد فی المصدر حدیث ۸۱۰)

۴۔ وعن الباقر عن آبائه علیهم السلام مثل ذالك بل روی کثیر من الصحابة فی اماکن مختلفة هذا الخبر۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اپنے آباء واجداد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں بلکہ مختلف موقعوں پر بکثرت صحابہ کرام سے اسی طرح روایت ہے۔

۵۔ وعن عمر ابن الخطاب قال نصب رسول اللہ علیًا علما فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شھیدی علیھم۔ ثم قال یعنی عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ لابن عمہ عقداً لایحلہٗ الا منافق فاحذر ان تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی علیؑ کان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح وقال کذا وکذا قال النبی نعم یا عمر انہٗ لیس من وُلد ادم لکنہٗ جبرئیل اراد ان یؤکّد علیکم ماقلتہٗ فی علی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بطور نشان نصب کیا پھر فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے یا اللہ ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھ ان کے مددگار کی مدد فرما اور رسوا کرنے والے کو رسوا کر یا اللہ تو میرا گواہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے پہلو میں ایک خوبصورت اور خوشبو والا نوجوان بیٹھا ہوا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ اے عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے چچیرے بھائی کے لیے سخت عہد لیا ہے جسے منافق کے سوا کوئی نہیں توڑتا پس اسے توڑنے سے بچنا چاہیئے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق یوں فرما رہے تھے۔ اس وقت میرے پہلو میں ایک خوبصورت اور خوشبو والا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ وہ مجھ سے یوں کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کوئی آدمی نہیں تھا بلکہ حضرت جبریل امین تھا تم لوگوں کو جو کچھ میں کہتا اس کی تاکید کرنے آیا تھا۔

(ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ صفحہ ۸۲۔
التفسیر الکبیر فخر الدین رازی ذیل

الآیۃ شریفۃ فی المصدر۔ انا لا یوجد فی المصدر۔
ثم قال المائدۃ

۶ = وعن البراء ابن عازب قال اقبلت مع رسول اللّٰہ فی حجۃ الوداع فلما کان بغدیر خم نودی الصلوٰۃ جامعۃ فجلس رسول اللّٰہ تحت شجرۃ واخذ بید علیؑ و قال الست اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم قالوا بلیٰ یارسول اللّٰہ فقال الا من انا مولاہ فعلی مولاہ۔ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر فقال ھنیئاً لك یاعلی ابن طالب اصبحت مولائی ومولیٰ کل مومن ومومنۃ وفیہ نزلت یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربّك

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع

کے موقع پر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ تھا۔
جب ہم غدیر خم پہنچے تو منادی نے صلوٰۃ جامع کی صدا دی
پس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ایک درخت کے نیچے
بیٹھ گئے اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ کیا میں مومنین کی جانوں
سے زیادہ با اختیار نہیں ہوں انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں پس
فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے۔ یا اللہ
ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھ اس کے بعد
حضرت علی کی حضرت عمر سے ملاقات ہوئی تو حضرت عمر نے
حضرت علی کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا یا علی آپ کو
مبارک کہ آپ میرے اور تمام مومن و مومنہ کے مولا ہو
گئے اسی دن یہ آیت **یاایھا الرسول بلغ** نازل ہوئی تھی۔
(مسند احمد ج ۴ ص ۲۸۱ التفسیر الکبیر فخر الدین رازی)

۷۔ **وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ لعلی لو کان البحر مداداً والریاض اقلاماً والانس کتابا والجنّ حساباً ما احصوا فضائلک یا ابا الحسن**

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
سے فرمایا کہ اگر سمندر سیاہی اور باغ قلم بن جائیں تمام انسان
کاتب اور جن حساب دار بن جائیں تو بھی یا علی تیرے فضائل شمار نہ کر
سکیں گے۔

(المناقب خوارزمی ۳۲۸ حدیث ۳۴۱)

۸ ۔ وعن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ اعلم اُمّتی من بعدی علی ابن ابی طالب

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ علم جاننے والا عالم علی بن ابی طالب ہے۔

(کنز العمال " حدیث "۳۲۹۰۰)

(فرائد السمطین ۱/ ۹۷ الشیخ محمد ابراہیم محدث الشافعی)

۹ ۔ وعن جابر قال سمعت رسول اللہ یقول یوم الحدیبیۃ وھو اخذٌ بید علی ھذا امام البررۃ وقاتل الکفرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ یمدھا بصوتہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو فرماتے سُنا ہے جب کہ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے۔ یہ نیکوکاروں کا امام اور کفار کا قاتل ہے اس کے مددگار کو اللہ کی مدد ملے گی۔ جو کوئی اس کی مدد ترک کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد ترک کرے گا۔

(فرائد السمطین ۱/ ۱۵۰/ حدیث ۱۱۹ الشیخ محمد ابراہیم محدث الشافعی)

۱۰ ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ لن تضلّوا ولن تھلکوا وانتم تختلفّ علی واذا خالفتموہ

فقد ضلّت بکم الطرق والاهواء فی الغی
فاتقوا اللہ فی ذمۃ اللہ فان ذمۃ اللہ علی ابن ابی طالب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو جب تک تم علی کے فرمانبردار رہو گے ہرگز گمراہ وہلاک نہ ہوگے جب اس کی مخالفت کرو تو گمراہ ہو جاؤ گے اور نفسانی خواہش تم کو سرکشی میں ڈال دے گی۔ پس تم ذمۃ اللہ یعنی عہد باری تعالیٰ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ذمۃ اللہ علی ابن ابی طالب ہے۔

(مودۃ القربیٰ فی المصدر (وانتم تحت کف علی) واذا (۸/۱)

۱۱۔ وعن ابی امامۃ الباھلی قال قال رسول اللہ
یاتی الناس یوم القیامۃ بالاعمال ولا ینفعھم الا من
قبلت انا و علی ابن ابی طالب عملہ بعد قبول الامامۃ

حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ یوم قیامت اعمال لے کر آئیں گے مگر جب تک میں اور علی قبول نہیں کریں گے۔ وہ اعمال ان کو کچھ فائدہ نہ دیں گے۔

فائدہ

چنانچہ ارشاد نبوی ہے الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلیٰ فقال اللّٰھم من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ مومنین کے لیے میں ان کی جانوں سے بہتر ہوں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کی ہاں پھر فرمایا اے اللہ

ہیں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (الصّٰفّٰت)

جس دن ہم سب لوگوں کو بلائیں گے مع ان کے اماموں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائے گا۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

انهم مسئولون عن ولایته علیؑ

ان سے حضرت علی کی ولائیت کے متعلق سوال کیا جانے گا۔

(منصب امامت شاہ اسمعیل دہلوی ۱۱۰)

جیسا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا

ان احب الناس الی اللہ یوم القیامته واقربهم مجلسا امام عادل۔

لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور اس کا مقرب قیامت کے دن امام عادل ہو گا۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ان علیا رضی اللہ عنه کان قطب کمالات الولایته و سائرالاولیاء حتی الصحابته رضوان اللہ علیهم اتباع له فی مقام الولایته

بلاشبہ علی رضی اللہ عنہ تمام کمالات ولائیت کے مرکزی نکتہ اور قطب ولائیت تھے۔ تمام اولیائے کرام بلکہ تمام صحابہ کرام بھی مقام ولائیت میں آپ کے تابع ہیں۔

(التفسیر مظہری ۵ / ۲۶)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوا
(پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۵۸)

۱۲۔ وعن فاطمۃ قالت رسول اللہ من کنت ولیّہ فعلیٌّ ولیّہ من کنت امامہٗ فعلی امامہٗ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ جس کا میں ولی ہوں علی اس کا ولی ہے اور جس کا میں امام ہوں علی اس کا امام ہے

(الریاض النضرہ ۲۰/ ۱۳۰)

۱۳۔ وعن اُمّ سلمۃ قالت قال رسول اللہ لولم یخلق علیٌّ ما کان لفاطمۃ کفو

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر علی پیدا نہ ہوتا تو فاطمہ کے لیئے کوئی کفو ہمسر نہ ہوتا

الفردوس الدیلمی ۳/ ۳۷۳ حدیث ۵۱۳
(کنوز الحقائق ۱/ ۲۷۱)

۱۴۔ وعن علقمہ بن قیس والاسود بن برید قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا یا ابا ایوب ان اللہ اکرمک نبیّک اذا اوحی الی راحلتہ فبرکت الی بابک فکان رسول اللہ صنع لک

فضیلۃ فضلت بہا اخبرنا بمخرجك مع علی تقاتل اہل لا الٰہ الا اللہ فقال ابو ایوب فانی اقسم بکما باللہ لقد کان و رسول اللہ معی فی ھٰذا البیت الذی انتما فیہ معی وما فی البیت غیر رسول اللہ و علیؑ جالس عن یمینہ وانا جالس عن یسارہ وانس قائم بین یدیہ اذا حُرِّك الباب فقال رسول اللہ انظر الی الباب من بالباب فخرج انس فقال یا رسول اللہ ھٰذا عمار فقال رسول اللہ افتح لعمار الطیب المطیب ففتح انس الباب فدخل عمار علی رسول اللہ قال یا عمار ستکون فی امتی من ھنات حتیٰ یختلف السیف فیما بینہم حتیٰ یقتل بعضہم بعضا فاذا رائیت ذالك فعلیك بھٰذا الاصلع عن یمینی یعنی علیا ابن ابی طالب ان سلك الناس کلھم وادیا وسلك علی وادیا فاسلك وادی علیؑ وخل عن الناس یا عمار علیؑ لا یردك عن ھدی ولا یدلك علی ردی یا عمار طاعۃ علیؑ طاعتی وطاعتی طاعۃ اللہ

حضرت علقمہ بن قیس اور اسود بن بریدؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو ایوبؓ انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے ابو ایوبؓ! اللہ تعالٰے نے اپنے نبی کے ذریعے آپ پر احسان کیا جب آپ کے ناقہ کو آپ کے دروازے

پر ٹھہرنے کا حکم دیا اور وہ وہاں ٹھہر گیا اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمہیں فضیلت بخشی اب آپ ہمیں علی کے ساتھ مل کر کلمہ گویوں کے خلاف جنگ کے لیئے نکلنے کا حال سنائیں انہوں نے کہا کہ تم دونوں کو قسم دیتا ہوں کہ ایک دن رسول اللہ اس گھر میں جس میں اس وقت تم بیٹھے ہوئے ہو تشریف لائے اس وقت علی دائیں طرف ہیں، بائیں طرف اور اور انس سامنے کھڑا تھا یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا رسول اللہ نے انس سے فرمایا دیکھو کہ کون ہے؟ انس نے آکر عرض کیا کہ یہ تو عمار ہیں رسول اللہ نے فرمایا عمار پاک و پاکیزہ کے لیئے دروازہ کھول دو چنانچہ انس نے دروازہ کھولا پس عمار اندر داخل ہوئے رسول اللہ نے فرمایا کہ اے عمار! عنقریب میری امت میں اختلافی بری باتیں ظاہر ہوں گی اور تلوار چلے گی حتیٰ کہ بعض بعض کو قتل کریں گے جب ایسا دیکھو تو میرے دائیں والے اصلح (یعنی علی) کا ساتھ دو اگر تمام لوگ ایک وادی میں اور علی اکیلا دوسری وادی میں جائیں تو لوگوں کو چھوڑ کر علی کے ساتھ چلو کیونکہ علی تجھے راہ ہدائیت سے پھیرے گا نہیں اور ہلاکت کی طرف لے جائے گا نہیں اے عمار علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

فرائد السمطین ۱/ ۱۷۸ حدیث ۱۴۱

۱۵۔ وعن ابی جعفر الباقر علیہ السّلام فی قولہ یاایھاالذین آمنوا ادخلوا فی السّلم کافۃً الایۃ یعنی ولایۃ علی والاوصیاء من بعدہٖ

اور امام ابو جعفر محمد باقر نے فرمایا ہے کہ آیۂ

یاایّھا الذین آمنوا ادخلوا فی السّلم کافۃ

(اے ایمان والو سب کے سب سلم میں داخل ہو) سلم سے مراد علی اور ان کے اوصیاء علیہم السلام کی ولایت ہے۔ جو علی کے بعد ہوئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر و اخی

مودّت ششم

۱۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ رائیت علی باب الجنّۃ مکتوبًا لا الٰہ الا اللہ محمّدٌ رسول اللہ و علی ولیّ اللہ اخو رسول اللہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے جنّت کے دروازے پر یوں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ اخو رسول اللہ اللہ کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں ہے اور محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں علی اللہ کا ولی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہے۔

(کنز العمال ۱۳/ ۱۳۸ حدیث ۳۶۴۳۵ ذخائر العقبیٰ ۸۲)

۲۔ وعن انس قال قال رسول اللہ ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء فاختارنی واختار لی وصیا واخترت ابن عمّی وصیی وشد بہ عضدی کما شد عضد موسیٰ باخیہ ھارون وھو خلیفتی ووزیری ولو کان بعدی نبیًا لکان علی نبیّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام سے مجھے منتخب کیا اور اوصیا سے میرے

وصی چچیرے بھائی اور داماد کو منتخب فرمایا اور ان کے ذریعے میرا بازو مضبوط کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کا ان کے بھائی ہارون کے ذریعے کیا پس وہی میرا خلیفہ اور وزیر ہے اگر میرے بعد نبی ہوتا تو وہی ہوتا۔

قارئین کرام حدیث کو سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کوکب دری فی فضائل علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں حضرت الفاضل سید محمد صالح کشفی نے صفحہ ۲۱۰ پر لکھی ہے۔

۳۔ عن ابی موسیٰ الحمیدی قال کنت مع رسول اللہ فی نصف عرفۃ ومعہ ابوبکر وعمر وعثمان ونفر من اصحابہ وعلی فالتفت الی ابوبکر فقال یا ابا بکر ھذا الذی تراہ وزیری فی السماء وزیری فی الارض یعنی علی ابن ابی طالب فان احببت ان تلقی اللہ تعالیٰ وھو عنک راضٍ فارض علیاً فان رضائہ رضاء اللہ وغضبہ غضب اللہ

حضرت ابو موسیٰ حمیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نصف عرفہ میں۔ میں جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور چند صحابہ کرام بھی تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) یہ علی (کرم اللہ وجہہ الکریم)، جسے تم

دیکھ رہے ہو آسمان اور زمین میں میرا وزیر ہے اگر تم بایں حال اللہ سے ملنا چاہتے ہو کہ وہ تم سے راضی ہو تو علی اکرم اللہ وجہہ الکریم، کو خوشنود رکھو کیونکہ اس کی خوشنودی اللہ کی خوشنودی اور ان کا غضب اللہ کا غضب ہے۔

۴۔ وعن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللہ لما عقد المواخاۃ بین اصحابہ قال ھذا علیؑ اخی فی الدنیا والاخرۃ وخلیفتی فی اھلی ووصیّی فی امّتی ووارث علمی وقاضی دینی مالہٗ منّی مالی منہ نفعہٗ وضرہ ضری من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے اصحاب کے درمیان عقد مواخات کے موقع پر فرمایا کہ علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی۔ اہل بیت میں میرا جانشین اور میری امّت میں وصی ہے وہ میرے علم کا وارث اور میرا قرض اتارنے والا ہے اس کا مال میرا مال اور میرا مال اس کا مال ہے اس کا نفع میرا نفع اس کا نقصان میرا نقصان ہے ان کی دوستی میری دوستی ان کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔

قارئین کرام حدیث نمبر ۴ میں قال ھذا علی اخی فی الدنیا والی میں لفظ وصی فی اُمّتی ووارث استعمال ہوا۔

اس حدیث سے ایک ملتی جلتی حدیث یوں بیان کی گئی ہے۔

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَوَارِثٌ وَاِنَّ عَلِيًّا وَصِيِّي وَوَارِثِي

ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے میرا وصی و وارث علی ہے

(مسند الفردوس ۳/۳۳۶ حدیث ۵۰۰۹ الریاض النضرہ ۲/ ۱۳۸ محب طبری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے دریافت کریں کہ آپ کا وصی کون ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوّت میں عرض کیا یَارَسُولَ اللّٰہ مَنْ وَصِيُّكَ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یَاسَلْمَانُ مَنْ كَانَ وَصِيُّ مُوسٰى اے سلمان بتا کہ موسیٰ علیہ السلام کا کون وصی تھا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یوشع بن نون موسیٰ کے وصی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔

فان وصیی و وارثی یقضی دینی وینجز موعدی علی بن ابی طالب۔

بے شک میرا وصی و وارث میرے قرض کو ادا اور میرے وعدے کو پورا کرنے والا علی بن ابی طالب ہے۔

(الریاض النضرہ ۲/ ۱۳۸) (آل رسول سید خضر حسین چشتی جلد ۱/۶۵۹)

علامہ محب الدین احمد طبری رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ بالا دونوں حدیثوں پر کلام کرتے ہوئے آگے چل کر لکھتے ہیں۔ کہ وراثت سے مراد وہی وراثت ہے جس کا ذکر حدیث مواخات میں آیا ہے۔ یعنی کتاب وسنت کی بحث کے ضمن میں حدیث نقل فرمائی ہے۔

آقا علیہ السلام نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا۔

اَنْتَ اَخِيْ وَوَارِثِيْ

اے علی تو میرا بھائی اور میرا وارث ہے ۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا ۔
وَمَا اَرِثُ مِنْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ
اے اللہ کے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سے متعلق کس چیز کا وارث ہوں ۔
آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا
مَا وَرِثَ الانبياءُ مِنْ قَبْلِي
جس چیز کے مجھ سے پہلے انبیاء کے وارث بنائے گئے ۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا ۔
وَمَا وَرِثَ الانبياءُ مِنْ قَبْلِكَ
کس چیز کے وارث بنائے گئے ہیں ۔ انبیاء کے آپ سے پہلے
حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔
كِتَابُ رَبِّهِمْ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِمْ
اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ۔
(الریاض النضرۃ ۲/ ۱۳۸)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں ۔ حضرت سعید بن المسیّب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ۔ کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مابین اخوّت قائم فرمائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم رہ گئے پھر آپ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھائی بھائی بنا

دیا اور سیدنا مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا
اَنْتَ اَخِیْ وَاَنَا اَخُوْکَ
آپ میرے بھائی اور میں آپ کا بھائی۔
(فضائل الصحابہ ۲/ ۴۰)

اخوّت نبوی: خلاصہ یہ ہے کہ مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اخوت نبوی کا عطا ہونا ایسی مخصوص عظمت ہے جو کسی بھی دوسرے شخص کو حاصل نہیں ہوئی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اور اُن صفاتِ مرتضوی کرم اللہ وجہہ الکریم میں سے ہے اپنی قوم کی حمیّت اور اپنے چچا کے فرزند (سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حمیّت، مثلاً اس کے کار منصبی کو پورا کرنے میں اہتمام کرنا اور اس کی اعانت میں قوی ہمت کو کام میں لانا اور یہ خصلت زیادہ تر شرفاء میں پیدا کی جاتی ہے۔ جب فیضِ الٰہی نے اللہ کا حکم بلند کرنے کا داعیہ اُن کے نفس میں ڈالا تو اخلاق جبلیہ میں سے اس خلق نے اس داعیہ کی خدمت کی اور اس عقلی حکمت کو خوب واضح کر دیا جس کی بدولت (حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ایک نادر مقام حاصل ہو گیا جس کی تعبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخوت سے آپ کی موالات سے لفظ وصی وارث اور ان کی مانند الفاظ سے کی جاتی ہے۔

(ازالۃ الخفاء ۴/ ۴۶۴) (خصائص علی امام نسائی ترجمہ قاری ظہور احمد فیضی حفظہ اللہ ص ۳۶۷)

امام ابو الفتوح مجد الدین محمد بن محمد بن علی الطائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے نزدیک حضرت علی کے
مرتبے کو جاننا چاہو تو مواخات صحابہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی حکمت عملی میں غور کرو کہ آپ نے ایک کی دوسرے کے ساتھ
اخوّت میں مماثلت کو ملحوظ رکھا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مواخات فرمائی اور حضرت علی
کو اپنے لیئے بچائے رکھا ۔ اور اپنی اخوّت سے مختص فرمایا۔
لہذا تمہارے سمجھانے کے لیئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ
فضیلت اور مرتبہ کافی ہے ۔

کتاب الاربعین لابی الفتوح الطائی ۵ ۵

۵ ۔ وعن ابی لیلی الغفاری قال قال رسول اللہ
ستکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذالک فالزموا
علیا فانہ الفاروق بین الحق والباطل

حضرت ابولیلیٰ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد عنقریب
فتنہ برپا ہوگا اس وقت تم علی کا ساتھ دینا کیونکہ وہ حق و باطل
کے درمیان فرق کرنے والا ہے ۔

(کنز العمال ۱۱/ ۶۱۲ حدیث ۳۲۹۶۴)

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ ۵/ ۲۸۷)

۶۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ انّ اللّٰہ افترض طاعتی وطاعۃ اھلبیتی علی النّاس خاصۃً وعلی الخلق کافۃً قیل یا رسول اللّٰہ فما الناس وما الخلق قال الناس اھل مکّۃ والخلق خلق اللّٰہ من ذی روح۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اور اہل بیت کی اطاعت لوگوں پر بالخصوص اور مخلوقات پر بالعموم فرض کیا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہاں لوگوں اور مخلوق سے کیا مراد ہے۔ ارشاد فرمایا لوگوں سے اہل مکہ اور خلق اللہ سے ہر ذی روح مراد ہے۔

۷۔ وعن علی المرتضٰی قال قال لی رسول اللّٰہ یا علی انّی احبّ لک ما احب لنفسی واکرہ لک ما اکرہ لنفسی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ کہ اے علی میں تمہارے لیئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جس کو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور تمہارے لیے اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس کو اپنے نفس کے لیئے ناپسند کرتا ہوں

(کنز العمال ۷/ ۱۶۳ حدیث ۱۹۷۸۵)

۸۔ وعنه علیه السلام قال قال رسول الله لما اسری بی الی السماء تلقتنی الملئکة بالبشارة فی کل سماءٍ حتی لقینی جبرئیل فی محفلة من الملئکة فقال یا محمد لو اجتمع امتک علی حب علی ابن ابی طالب ما خلق الله النار

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس رات مجھے آسمان پر سیر حاصل ہوئی مجھے ہر آسمان پر فرشتے بشارت دیتے تھے یہاں تک کہ جبرئیل فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ مجھ سے ملے اور کہا کہ یا محمد اگر آپ کی امت حب علی پر متفق ہوتی تو اللہ دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

اسی طرح کی یہ حدیث بھی ہے۔

۹۔ وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسول الله لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق الله النار

(المناقب للخوارزمی ۲۷ حدیث ۳۹)

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ابن ابی طالب کی محبت پر جمع ہوتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس طرح ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابی طالب ما خلق اللہ النار

(الفردوس ۳/۴۱۹ حدیث ۵۱۷۵)

۱۰۔ وعن الزهری قال سمعت انس بن مالک یقول عنوان صحیفة المومن حبّ علی ابن ابی طالب علیه السّلام

حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ خدا کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں میں نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو فرماتے سنا ہے کہ مومن کے نامہ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہے۔

(مسند الفردوس المناقب خوارزمی ۲۴۳ حدیث ۲۹۰ المناقب لابن المغازلی ۲۴۳ / حدیث ۲۹۰)

۱۱۔ وعن علی ابن ابی طالب قال قال رسول اللہ ان اللہ امرنی بحبّ اربعة واخبرنی انّه یحبّهم قیل سمّهم لنا قال علی منهم ثلاثا وسلمان وابوذر والمقداد۔

حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو چار شخصوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھ کو خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو دوست رکھتا ہے وہ ہیں۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ
سنن ابن ماجہ ۱/۵۳ حدیث ۱۴۹، مسند احمد ۵/۳۵۱، المناقب لابن المغازلی ۲۹۰ حدیث ۳۳۱۔

۱۲۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ مکتوبٌ علی باب الجنۃ لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض بالفی عام محمّد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ
حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا زمین و آسمان کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے سے جنت کے دروازے پر لکھا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی ان کے بھائی ہیں۔
(حلیۃ الاولیاء ۷/۲۵۶ المناقب للخوارزمی ۹۱ حدیث ۱۳۴ حدیث ۱۶۸)
اس حدیث کی تائید میں یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔
عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ ھو الذی ایدک بنصرہ بالمؤمنین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ محمد عبدی و رسولہ واھدتہ

بعلی بن ابی طالب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے
قول کی تفسیر میں ہے کہ اس نے تیری تائید کی اپنی مدد کے
ساتھ اور مومنوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر
لکھا ہوا ہے نہیں سوائے خدا کے کوئی معبود درانحالیکہ وہ اکیلا ہے
کوئی اس کا شریک نہیں محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے
میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ اس کی تائید کی ہے ۔

(حلیۃ الاولیاء ۳/۲۷ ابونعیم)

بعض خارجی لوگ اس حدیث کا انکار کر دیتے ہیں اور حدیث کو
کی من گھڑت حدیث قرار دیتے ہیں ۔ حالانکہ اس حدیث کی تائید میں
یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں ۔

البراء بن عازب مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان الشہید علی الرضا

حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ العرش الٰہی
پر لکھا ہوا ہے اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللہ کے رسول ہیں ۔ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر الفاروق
رضی اللہ عنہ حضرت عثمان شہید رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم
الرضا ہیں ۔

(مسند الفردوس ۴/۱۲۳ حدیث ۶۳۸۲)

۱۳۔ وعن ابی رافع عن ابیہ لما کان یوم احد نادی منادٍ لاسیف الاذوالفقار ولا فتیٰ الا علی

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن کسی منادی کی یہ ندا سنائی دی کہ علی جیسا بہادر نہیں اور ذوالفقار جیسی تلوار نہیں۔

(فرائد السمطین ۱/ ۲۵۱ حدیث ۱۹۴)

(المناقب لابن المغازلی ۱۱۷ حدیث ۲۳۴)

اس حدیث کی تائید میں حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھذا علی ابن ابی طالب ھذا سیف اللہ المسلول علی اعدائہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ علی ابن ابی طالب اللہ کی برہنہ شمشیر یعنی تلوار ہے اللہ تعالیٰ کے دشمن کے لیئے

(اخرجہ ابوسعد فی شرف النبوت ارجع المطالب)

۱۴۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ حبّ علی یاکل الذنوب کما تاکل النّار حطب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی کی محبت گناہ کو اس طرح جلا کر بھسم کرتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو

(کنز العمال ۱۱/ ۶۲۱ حدیث ۳۳۰۲۱، الریاض النضرہ ۲/ ۲۱۵)

۱۵۔ وعن عمر قال قال رسول اللہ حب علی برائۃ من النّار

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا علی کی محبت دوزخ سے بری کا ذریعہ ہے۔

(مسند الفردوس ۲/ ۱۴۲ حدیث ۲۷۲۳)

۱۶۔ وعن علی قال قال رسول اللہ من احبك یا علی كان مع النبیّین فی درجتھم یوم القیامۃ ومن مات ویبغضك فلا یبالی مات یھودیًا او نصرانیًا

حضرت علی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ (یا علی جو تم سے محبت کرے وہ بروز محشر نبیوں کے ساتھ ان کی منزل میں ہوگا اور جو تم سے بحالت بغض مرے کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی

۱۷۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ انّ اللہ جعل ذریّۃ كل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی ابن ابی طالب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کی

اولاد اس صلب (یعنی پشت) میں رکھی مگر میری اولاد علی کی صلب یعنی پشت میں رکھی

(علامہ ابن حجر نے طبرانی کے حوالے سے حدیث نقل فرمائی ہے الصواعق المحرقہ ص ۱۵۶

(مجمع الزوائد ۹/ ۱۷۲ المناقب للخوارزمی ۲۲۷/حدیث ۳۲۹)

۱۸۔ وعن علی المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسول اللہ کف علی کفی

حضرت علی سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔

۱۹۔ وعن ابی بکر قال قال رسول اللہ یا ابا بکر کفی و کف علی فی العدل سواء

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر میرا اور علی کا ہاتھ عدل میں برابر ہے۔

(جامع الصغیر ۲/ ۱۷۷)

۲۰۔ وعن معاذ قال قال رسول اللہ حب علی حسنۃ لا یضر معہا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لا ینفع معہا حسنۃ۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی کی محبت نیکی ہے جسکی موجودگی میں گناہ ضرر نہیں پہنچاتے اور ان سے بغض گناہ ہے جس کی موجودگی میں نیکی نفع نہیں دیتی

الفردوس ۲/ ۱۴۲ حدیث ۲۷۲۳

منصب امامت شاہ اسمٰعیل دہلوی ۱۱۱

۲۱۔ وعن محمّد بن الجنفیہ قال قال رسول اللہ ان اللہ جعل علیّا قائد المسلمین الی الجنۃ بہ یدخلون الجنۃ وبہ یدخلون النار وبہ یعذبون یوم القیامۃ قلنا کیف ذالک قال علیہ السّلام بمحبّتہٖ یدخلون الجنہ و ببغضہ یدخلون النّار ویعذّبون یوم القیامۃ

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے علی کو جنت کی طرف مسلمانوں کا قائد بنایا پس وہ آپ کے ساتھ جنت میں جائیں گے آپ سے دشمنی کرنے والے دوزخ میں جاکر عذاب سہیں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم یہ کیسے ہوگا۔ فرمایا آپ کی محبت سے بروز قیامت جنت میں جائیں گے اور آپ سے دشمنی کے سبب دوزخ میں جائیں گے۔ اور عذاب سہیں گے

۲۲۔ وعن علی المرتضیٰ قال قال رسول اللہ لوانّ عبدًا عبداللہ تعالیٰ مثل ما قام نوح فی قومہٖ وکان لہٗ مثل احدٍ ذھبا فانفق فی سبیل اللہ ومد فی

عمره حتیٰ یحج الف عام علی قدمیه ثم بین الصفا والمروة قتل مظلوماً ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحة الجنة ولم یدخلها۔

حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نوح کے اپنی قوم میں قیام کے برابر عبادت کرے کوہ احد کے برابر سونا راہ حق میں خرچ کرے اس کی عمر اتنی لمبی ہو کہ وہ ہزار بار پیدل حج کرے پھر وہ صفاء و مروہ کے درمیان بحالت مظلومی قتل ہو جائے اگر وہ تم سے محبت نہ رکھتا ہو تو وہ جنت کی بو پائے گا نہ اس میں داخل ہو گا۔

۲۳۔ وعن عبداللہ ابن سلام قال قلت یارسول اللہ اخبرنی عن لواء الحمد ما صفته قال علیه السلام طوله الف عام عموده یاقوتة حمراء قبضته من لولوء ونشره زمرد خضراء له ثلث ذوائب ذائبه بالمشرق وذائبه بالمغرب وثالثة فی وسط الدنیا مکتوب علیها ثلثة اسطر السطر الاول بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ والسطر الثانی اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ والسطر الثالث لا اِلٰه الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ طول کل سطر الف یوم قال صدقت یارسول اللہ فمن یحمل ذالک قال یحملها الذی یحمل لوای فی الدنیا علی ابن ابی طالب کتب اللہ

اسمہٗ قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض قال صدقت یا رسول اللہ فمن یستظل تحت لوائک قال المومنون اولیاء اللہ وشیعتہ الحق وشیعتی ومحبّی وشیعۃ علی ومحبوہ وانصارہ فطوبیٰ لھم وحسن ماٰب والویل لمن کذّبنی فی علیٍّ اوکذب علیًا فی اونازعہ فی مقامہ الذی اقامہ اللہ فیہ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مجھے لوائے حمد کے متعلق فرمائیے کہ اس کی صفت کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہزار برس کی مسافت کے برابر لمبا ہے۔ اس کا ستون سرخ یاقوت کا قبضہ سفید لولو کا اور پھریرا سبز زمرد کا ہے۔ اس کے تین گیسو ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا وسط دنیا میں اس پر تین سطریں لکھی ہوئی ہیں۔ پہلی میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دوسری میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسری میں لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علی ولی اللہ ہر سطر کی لمبائی ہزار دن کی مسافت کے برابر لمبی ہے۔ یہ سن کر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ آپ نے سچ فرمایا پھر پوچھا کہ یا رسول اللہ اسے کون اٹھاتے گا فرمایا کہ۔ وہی اسے اٹھائے گا جو دنیا میں میرا جھنڈا اٹھاتا ہے یعنی علی بن ابی طالب جس کا نام اللہ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے پہلے وہاں لکھ دیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے سچ فرمایا پھر پوچھا کہ آپ کے اس جھنڈے کے سائے میں کون ہوں گے فرمایا۔ کہ مومنین دوستانِ خدا حق کے پرستار میرے دوستدار و محب اور علی کے دوستدار و انصار ان کا حال بہت اچھا اور ان کا ٹھکانا بھی اچھا ہے اور ان کے لیے ہلاکت و بربادی ہے جنہوں نے علی کے باب میں مجھے جھٹلایا یا میرے باب میں علی کو جھٹلایا یا اللہ کے دیئے ہوئے مقام سے ہٹایا۔

قارئین کرام بعض لوگوں کو لفظ علی ولی پر بڑی تکلیف ہوتی ہے وہ ذرا ان احادیث پر ضرور غور کریں۔

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اِنَّ عَلِیًّا مِنِّی وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِی

بے شک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

(الریاض النظرہ ۲/۱۴۹) (الترمذی ۵/۲۹۶ حدیث ۳۷۹۶)

(کنز العمال ۱۱/ ۶۰۸ حدیث ۳۲۹۴۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مَنْ کُنْتُ وَلِیُّہٗ فَعَلِیٌّ وَلِیُّہٗ

جس کا میں ولی ہوں اس کا علی بھی ولی ہے۔

(الریاض النضرہ ۲/ ۱۳۰)

حضرت ابو مقدم صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان الفاظ میں عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِوَلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

اے اللہ میں وسیلہ (یعنی ولایت علی بن ابی طالب کے ساتھ تیرے قریب ہو رہا ہوں

(الریاض النضرۃ ۲/ ۱۳۰)

حضرت علی رسولِ خدا کا قرض ادا کرنے والا ہے
مودت ہفتم

۱ ۔ عن علی بن حسین علیہما السلام عن ابن عمر قال مرّ سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ وھو یرید ان یعود رجلا ونحن جلوس فی حلقةٍ وفینا رجل یقول لو شئت لانباتکم بافضل ھذا الامة بعد نبینا وافضل من ھٰذین الرجلین ابی بکر وعمر فقام سلمان رضی اللہ عنہ فقال اما واللہ لو شئت لانباتکم بافضل ھذہ الامة بعد نبینا وافضل من ھذین الرجلین ابی بکر وعمر ثم مضیٰ سلمان رضی اللہ عنہ فقیل لہٗ یا ابا عبد اللہ ما قلت لہٗ قال سلمان دخلت علیٰ رسول اللہ وھو فی غمرات الموت ۔ فقلت یا رسول اللہ ھل اوصیت قال یا سلمان رضی اللہ عنہ اتدری من الاوصیاءُ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال اٰدم وکان وصیہ شئت وکان افضل من ترک بعدہ من ولدہ وکان وصی نوح سام وکان افضل من ترکہ بعدہ وکان وصی موسیٰ یوشع وکان افضل من ترکہ وکان وصی سلیمان اٰصف بن برخیا وکان افضل من ترکہ وکان وصی عیسیٰ شمعون بن فرخیا وکان افضل من ترک بعدہ والیٰ اوصیت الیٰ علی وھو افضل من اترکہ بعدی

حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سلمان فارسی کسی شخص کی عیادت کے ارادے

سے جا رہے تھے کہ ان کا گزر ہم پر سے ہوا اور ہم لوگوں کے حلقے میں بیٹھے تھے اور ہم میں سے ایک شخص کہہ رہا تھا۔ کہ اگر میں چاہوں تو تم کو ایسے شخص کے حال سے خبر دوں جو ہمارے نبی کے بعد اس ساری امت سے افضل ہے۔ اور ان دونوں شخصوں (حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے برتر اور بہتر ہے۔

یہ سن کر حضرت سلمان فارسی ٹھہر گیا اور کہا کہ خدا کی قسم۔ اگر میں چاہوں تو اس امت کے افضل ترین شخص کے بارے میں بتادوں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بعد سب سے افضل ہیں اور وہ ان دونوں یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی۔ یہ کہہ کر آپ جانے لگے لوگوں نے کہا کہ اے ابو عبداللہ۔ آپ نے کچھ نہیں کہا یہ سُن کر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا درآنحالیکہ آپ نزع کی حالت میں تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے وصیّت کی ہے کیا آپ نے کسی کو اپنا وصی بنایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے سلمان کیا تم جانتے ہو کہ اوصیاء کون ہیں میں نے عرض کیا اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ آدم علیہ السلام کا وصی شیث تھا وہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے افضل تھے حضرت نوح علیہ السلام کا وصی سام تھا وہ نوح علیہ السلام کی باقی ماندہ اولاد میں سب سے افضل تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصی یوشع تھا وہ ان کی اولاد میں سب سے افضل تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصی آصف بن برخیا تھا وہ ان سب سے افضل تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وصی شمعون تھا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد باقی رہنے والوں میں سب سے افضل تھے میں نے علی کو اپنا وصی مقرر کیا ہے۔

وہ ان تمام سے افضل ہے جو میں چھوڑے جاتا ہوں۔
قارئین کرام اس حدیث کو اس طرق سے بھی لکھا گیا ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

فَاِنَّ وَصِیِّیْ وَوَارِثِیْ یَقْضِیْ دِیْنِیْ وَیُنْجِزُ مَوْعِدِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔

بے شک میرا وصی و وارث میرے قرض کو ادا اور میرے وعدے کو پورا کرنے والا علی بن ابی طالب ہے۔

(الریاض النضرۃ ۲/ ۱۳۸) از محب طبری

مناقب الزھرا تصنیف امام زین الدین محمد بن عبدالروف المناوی ۱۰۳۱ھ کا ترجمہ تخریج تحقیق تشریح جناب قاری ظہور احمد فیضی محقق اہلسنّت صفحہ ۱۴۴ تا ۱۴۳ پر اس حدیث کی تشریح لکھتے ہیں۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا

یَافاطمۃ اماانی ما ألیت ان الکعک خیراھلی

(فاطمہ میں نے اس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی کہ آپ کا نکاح اپنے اہل بیت کے بہترین شخص سے کروں)

اس سے معلوم ہوا کہ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی شخص نہیں تھا کیونکہ اسلام میں فضیلت کا معیار علم، حلم اور دین میں سبقت ہے اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ساری باتوں میں مولی علی فقط اہل بیت سے ہی نہیں بلکہ پوری امت سے افضل فرمایا ہے۔ چنانچہ اسی نکاح ہی کے موقعہ پر سیّدہ نے خاموشی سے رضا مندی تو ظاہر کر دی تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے ابا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کچھ شکوہ کناں ہوئیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا۔

اما ترضین انی زوجتک اقدم امتی سلماً واکثرھم علماً واعظمھم حلماً

کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو اسلام کے لحاظ سے سب سے اعظم ہے۔

اس حدیث میں اقدم اھل بیتی کے الفاظ نہیں بلکہ اقدم امتی کے الفاظ ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے شوہر فقط اہل بیت کرام کے افراد سے ہی نہیں بلکہ پوری امت کے ہر ہر فرد سے افضل ہیں۔

(مسند احمد ۵/۲۶ و ۶/۹۴، رقم ۲۰۵۳) (المعجم الکبیر ۲۰/۲۲۹) (ابن ابی شیبہ ۶/۳۷۶)

وعن ابی وائل عن عبداللہ بن عمر قال اذا اعدنا اصحاب النبیّ قلنا ابوبکر وعمر وعثمان فقال رجل یا ابا عبدالرحمٰن فعلی ما ھو قال علی من اھل البیت لا یقاس بہ احد ھو مع رسول اللہ فی درجتہ انّ اللہ یقول الذین اٰمنوا واتّبعھم ذریتھم بایمانٍ الحقنا بھم ذریاتھم ففاطمۃ مع رسول اللہ فی درجتہ وعلی معھما

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام

کی گنتی کرتے تو کہتے کہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک آدمی نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم) کس طرف ہیں انہوں نے جواب دیا کہ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم) اہل بیت میں سے ہیں۔ کسی کو ان پر قیاس نہیں کیا جا سکتا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الذین امنوا الخ وہ جنہوں نے ایمان لائے ان کی اولاد نے ایمان سے متعلق ان کا ساتھ دیا پس حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام میں ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اس کے ساتھ ہے۔

اس حدیث کے ضمن میں شیخ محقق الشریف سیدی عبداللہ بن صدیق الغماری الحسنی قدس سرہٗ کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

اپنی کتاب الکنز الثمین کے حاشیہ (ص ۳۵۰) میں

علی منی وانا من علی، علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں کے تحت فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں لطیف مشابہت ہے چونکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کاشانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پرورش پائی اس لئے آپ کی نشوونما ہی توحید پہ ہوئی۔ آپ نے کبھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے چہرہ اقدس کو مکرم رکھا اور اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کرام میں سے فقط انہیں اپنا بھائی بنایا۔ پس ان کا رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انتہائی قربت کا رشتہ ہونا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں پروان چڑھنا ان کے ساتھ ہمیشگی و وابستگی اختیار کرنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا انہیں اپنے علوم کا وارث اپنی شرع کا امین اپنی رسالت کا محافظ
اپنے اخلاق کا حامل اور اپنی صفات سے متصف قرار دینا آپ کی
خصوصیات ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے بڑھ
کر علم فقاہت اور دینی بصیرت کے مالک تھے، آپ تمام صحابہ
رضی اللہ عنہ سے زیادہ باریک بین مفتی اور دلیل و برھان کے حامل تھے
اصابت رائے میں آپ تمام صحابہ کرام پر فوقیت رکھتے تھے۔
ہمارے لیئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد مبارک کافی ہے۔
کہ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا اور انہوں نے فرمایا میں اس
پیچیدہ مسئلے کے وقت زندہ نہ رہوں جس کے حل کے
لئے ابوالحسن موجود نہ ہوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے لیئے
فرمایا میرے ساتھ تمہارا تعلق ایسا ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ علیہ السلام
سے تھا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث میں اس جانب
اشارہ ہے کہ علوم اور عرفان حقائق کی خلافت علی کے لیئے ہے جو کہ
وحی کے بغیر نہیں آتی جیسا کہ غلو کرنے والوں نے دعویٰ کیا۔ چنانچہ قبیلہ
کلب کے ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا
اے امیر المومنین بے شک آپ کو غیب کا علم عطا کیا گیا ہے آپ نے
مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اے قبیلہ کلب کے بھائی یہ علم غیب
نہیں ہے۔ یہ تو صرف صاحب علم غیب سے استفادہ ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے سمجھانے اور سکھانے ہی کی بنا پر
آپ حقائق و معارف سے بہرہ ور ہوئے آپ علماء عارفین کے
خلیفہ ہیں اسی لیئے آپ کے علاوہ صحابہ میں سے کسی کو بھی امام
نہیں کہا گیا ہے۔ اس حدیث میں موجود مشابہات و موافقات

سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی امامت میں اس درجے پر پہنچ گئے تھے جہاں پر لائق و قابل شاگرد کا مزاج اپنے استاد کے مزاج سے کامل طور مل جاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بلند مقام و مرتبے پر تمہارے لیے یہی دلیل کافی ہے

۳ ۔ وعن احمد ابن محمد الکوری البغدادی قال سمعت عبد اللہ ابن احمد بن حنبل قال سئلت ابی عن التفصیل فقال ابوبکر و عمر وعثمان ثم سکت فقال یا ابت این علی ابن ابی طالب قال ھو من اھل البیت لایقاس بہ ھؤلاء

حضرت احمد بن محمد الکوری البغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے تفضیل سے متعلق پوچھا تو کہا کہ ابوبکر عمر اور عثمان پھر خاموش ہوئے میں نے کہا ابا جان علی بن ابی طالب کہا کہ ھو من اھل البیت لا یقاس بہ ھؤلاء وہ تو اہل بیت میں سے ہیں کسی کو ان پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

اس حدیث کے ساتھ ملتی جلتی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا نحن اھل بیت لا یقاس بنا احد

ہم اہل بیت ہیں ہم پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔

(ذخائر العقبی ص ۲۷) (کنز العمال ۳۴۲۰۱)

۴ ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ افضل رجال العالمین فی زمانی هذا علی وافضل نساء العالمین الاولین والاخرین فاطمه علیها السّلام ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے زمانے میں ساری دنیا کے مردوں میں افضل یہ علی ہیں اور اگلی پچھلی تمام عورتوں میں افضل فاطمہ ہے ۔

یہ حدیث اس طرح درج ذیل کتابوں میں تھوڑا فرق کے ساتھ درج ہے ،

عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نتحدث ان افضل اهل المدینة علی ابن ابی طالب

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سے سب سے زیادہ افضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں ۔

(رواه البزار وفیہ یحیی بن السکن وثقہ ابن حبان وضعفہ صالح جزرۃ وبقیۃ رجال ثقات)

امام احمد نے فضائل میں حدیث شعبہ بطریق ابی اسحاق از عبد الرحمٰن بن یزید از علقمہ از عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا

کنا نتحدث ان افضل اهل المدینة علی بن ابی طالب

ہم کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے افضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں ۔

(فضائل الصحابۃ رقم ۱۰۹۷ ، ۱۰۳۳)

حضرت سید میر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو چوتھی حدیث بیان کی ہے اس میں

افضل نساء العالمین الاولین واخرین

فاطمۃ علیہا السلام ترجمہ اگلی پچھلی تمام عورتوں میں افضل فاطمہ سلام اللہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

ما رایت افضل من فاطمۃ غیر أبیہا

میں نے فاطمہ (علیہا السلام) سے افضل کسی کو نہیں دیکھا ماسوا اُن کے والد گرامی کے۔

(المعجم الاوسط رقم ۲۷۲۱)

۵ = وعن جابر قال قال رسول اللّٰہ یوما بمحضر المہاجرین والانصار یاعلی لوان احداً عبد اللّٰہ حق عبادتہ ثم شك فیك واھلبیتك انکم افضل الناس کان فی النار

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن انصار و مہاجرین کے محضر میں فرمایا کہ اے علی کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کرے مگر وہ تمہارے اور تیرے اہل بیت کے افضل الخلق ہونے میں شک کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

۶ = وعن سلمان قال قال رسول اللہ اوّلکم وروداً علی الحوض واوّلکم اسلاماً علی ابن ابی طالب

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے پہلے حوض پر پہنچنے والے علی اور پہلے اسلام لانے والے علی ہیں۔
(کنز العمال ۱۶/۶ حدیث ۳۲۹۹۱)

۷ = وعن انس قال قال رسول اللہ انّ اخی ووزیری وخلیفتی فی اھلی وخیر من اترک بعدی یقضی دینی وینجز موعدی علی ابن ابی طالب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک میرا بھائی میرا وزیر اہل بیت میں میرا خلیفہ اور ان سب لوگوں سے جن کو میں اپنے بعد چھوڑوں گا بہتر اور میرے قرضوں کا ادا کرنے والا ہے اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علی ابن ابی طالب ہے۔
(ارجح المطالب اخرجہ احمد فی مناقب) مولانا عبید اللہ امرتسری ۴۴

(۸) = ۷ - ۸ - ۱۴۶ حضرت ابو حمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر اپنے آباو اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرض الموت میں مبتلا تھے آپ کا سر مطہر علی کی گود میں تھا
گھر انصار اور مہاجرین سے بھرا ہوا تھا آپ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ چچا جان! کیا آپ میری وصیت کو قبول اور وعدوں

کو پورا کرو گے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ! میں بوڑھا آدمی ہوں اور میرے بچے زیادہ ہیں یہ سُن کر رسول اللہ نے فرمایا کہ اے علی ! کیا تم میری وصیت کو قبول اور وعدوں کو پورا کرو گے ؟ یہ سُن کر آپ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ کوئی جواب نہ دے سکے آنحضرت نے پھر اسی کلام کو دھرایا پس علی نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں یہ جواب سُن کر آنحضرت نے فرمایا کہ ۔

انت اخی و وصیی و وزیری وخلیفتی

تم میرا بھائی ، وصی ، وزیر اور خلیفہ ہو ۔

پھر آپ نے بلال کو بلایا اور فرمایا کہ اے بلال ! میری تلوار ذوالفقار لے آؤ پس وہ لے آئے اور آنحضرت کے سامنے رکھ دیا پھر فرمایا کہ اے بلال ! میری خود ذوالنجدین لے آؤ پس وہ لے آئے اور آنحضرت کے سامنے رکھ دیا پھر فرمایا کہ اے بلال ! میری زرہ ذات الفصول لے آؤ پس وہ لے آئے اور وہاں رکھ دیا پھر فرمایا کہ اے بلال ! رسول اللہ کا گھوڑا مرتجز لے آؤ پس وہ لے آئے اور وہاں باندھ دیا پھر فرمایا کہ اے بلال ! رسول اللہ کا ناقہ غضباء لے آؤ پس وہ لے آئے اور اس کا گھٹنا باندھ دیا پھر فرمایا کہ اے بلال ! رسول اللہ کا بردیمانی سحاب لے آؤ پس وہ لے آئے وہاں رکھ دیا پھر فرمایا کہ اے بلال ! رسول اللہ کا تازیانہ ممشوق لے آؤ پس وہ لے آئے اور وہاں رکھ دیا آپ ایک ایک چیز کا نام لیتے یکے بعد دیگرے

حاضر کر دلاتے یہاں تک کہ رسول اللہ کا وہ پٹکا جسے آپ کمر پر باندھتے اور دشمن سے جہاد کرتے ، بھی حاضر کر دیا پھر آپ نے اپنی انگوٹھی اتاری اور اسے بھی علی کے حوالے کیا پھر فرمایا کہ اے علی ! ان کو لے جاؤ اور انصار و مہاجرین کے سامنے اپنے گھر رکھ لو کسی کو میرے بعد ان سے متعلق تم سے جھگڑا کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ حضرت امیر المومنین گئے اور انہیں رکھ کر واپس آئے ۔

۹ = وعن ابی صالح عن ابی سعید الخدری وعن ابی هریرة قال ان رسول الله بعث ابا بکر بسورة براءة فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقة علی فعرفة قال ما شانی قال خیران النبی قد بعثنی ببرائة فلما رجعلنا انطلق ابوبکر الی رسول الله فقال یا رسول الله ما لی قال خیر وانت صاحبی فی الغار غیرانه لا یبلغ عنی الا انا او رجل منی یعنی علیا علیه السّلام

حضرت ابو صالح حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برأت دے کر بھیجا جب ضجنان کے مقام پر پہنچے تو علی کے ناقہ کی آواز سنی اور انہیں پہچان لیا اور کہا کہ میرا کیا حال ہے ؟ جواب دیا اچھا ہے نبی نے مجھے سورہ برات دے کر بھیجا ہے (راوی کہتا ہے) جب ہم مدینہ واپس پہنچے تو حضرت ابو بکر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! میرے لیے کیا حکم ہے ؟ فرمایا کہ خیر وانت صاحبی فی الغار غیر انه

لایبلغ عنی الا انا او رجل منی یعنی علیا۔
اچھا ہے تم میرے یار غار ہو مگر مجھ سے کوئی پیغام حق لوگوں تک میں خود پہنچا سکتا ہوں یا مجھ سے کوئی شخص یعنی علی
فی المصدر عن ابی سعید عن ابی ہریرۃ قال فی المصدر (بعث ابا بکر ببراءۃ فی المصدر (سمع بقائم علی ناقۃ وہو علی فی المصدر (فلما رجعنا انطلق ابوبکر) (ذخائر العقبی ۶۹) (مودۃ القربی ۲۳)

۱۰ ۔ وعن عبد اللہ جویشقہ ابن مرۃ العیری عن جدہٖ قال اتی عمر ابن الخطاب رجلانِ فسئلاہ عن طلاق الامۃ فانتھی الی حلقۃٍ فیہا رجلٌ اصلع فقال یا اصلع ماتری فی طلاق الامۃ فقال باصابعہ واشار بالسبابۃ والتی یلیہا فالتفت ابن الخطاب الیہما فقال احدھما سبحان اللہ جئناک وانت امیر المومنین وسئلناک عن مسئلۃ فجئت الی رجلٍ واللہ ما کلمک فقال اتدری من ھذا قالا لا قال عمر ھذا علی ابن ابی طالب اشھد انی سمعت رسول اللہ یقول لو انّ ایمان اھل السموٰت والارض وضع فی کفۃٍ ووضع ایمان علی فی کفۃ فرجح ایمان علی ابن ابی طالب

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جویشقہ بن مرہ عیری اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس دو آدمی کنیز کی طلاق کا معاملہ لے کر آئے پس حضرت عمر ایک حلقے کے پاس گئے جس میں ایک اصلح یعنی

گنجا شخص موجود تھا اور کہا کہ کنیز کی طلاق سے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے انگلیوں کے اشارے سے جواب دیا کلمے اور منجھلی انگلی سے اشارہ کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئے ان میں سے ایک نے کہا کہ سبحان اللہ ہم آپ کے پاس آئے کیونکہ آپ امیر المومنین ہیں اور آپ سے ایک مسئلہ پوچھا آپ ہمیں ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جس نے آپ سے بات تک نہیں کی آپ نے پوچھا کہ جانتے ہو کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا ہم نہیں جانتے پس انہوں نے کہا کہ یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر زمین و آسمان والوں کا ایمان ایک پلڑے میں اور علی کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھ کر تولا جائے تو علی والا پلڑا بھاری ہوگا۔

(المناقب للخوارزمی ۱۳۱ حدیث ۱۴۵) (المناقب لابن المغازلی ۲۸۹ حدیث ۳۳۰) ذخائر العقبی ۱۰۰ کنز العمال ۱۱/ ۲۷ لا یوجد فی المصدر (جویشقة) وفی نسخة (ن) عبد اللہ بن جویشقة، لا یوجد فی المصدر (العیری)، حدیث ۳۲۹۹۳ فی المصدر فقال اتدری من ھذا قال ھذا علی، فی المصدر (ان ایمان اہل السموٰت والارض لو وضع)

۱۱ = وعن سلمان قال قال رسول اللہ اعلم اُمّتی من بعدی علی ابن ابی طالب

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امّت میں سب سے زیادہ

جاننے والا علی بن ابی طالب ہے۔
کنز العمال ۱۱ / ۶۱۴ حدیث ۳۲۹۷۷

۱۲ = وعن ابی ذر قال قال رسول الله علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت به من بعدی حبه ایمان وبغضه نفاق والنظر الیه رأفةٌ ومودته عبادةٌ رواه ابو نعیم باسناد

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے امت کو میرے بعد میری لائی ہوئی شریعت بیان کرنے والا ہے اس کی دوستی ایمان اور دشمنی نفاق ہے اس کی طرف نظر مہربانی اور اس کی محبت عبادت ہے۔
حافظ ابونعیم نے اپنے اسناد کے ساتھ اسے نقل کیا ہے۔
کنز العمال ۱۱ / ۶۱۴ حدیث ۳۲۹۸۱ لا یوجد فی المصدر

ومبین لامتی ما ارسلت به من بعدی

۱۳ = وعن سفیان الثوری عن منصور عن ابراهیم النخعی عن علقمه قال کنت عند عبد الله ابن مسعود فسئل عن علی فقال قال رسول الله قسمت الحکمة عشرة اجزاءٍ فاعطی علی تسعة اجزاءٍ والناس جزاءً واحدًا

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ منصور سے، منصور ابراہیم نخعی سے وہ علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود

کے پاس تھا پس علی سے متعلق پوچھا تو جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ حکمت کے دس حصّے کیئے ۹ حصے علی کو دیئے اور باقی ایک حِصّہ تمام لوگوں کو

حلیۃ الاولیاء ۱/ ۶۵ المناقب لابن المغازلی ۲۸۶ حدیث ۳۲۸

۱۴ ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله انّ الله جمع فِیَّ وفی اهلبیتی الفضل والشرف والسخاء والشجاعة والعلم والحلم وان لنا الاخرة ولکم الدنیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے اہل بیت میں فضیلت، شرافت، سخاوت، شجاعت، علم اور تحمل کو جمع کیا ہے آخرت ہمارے واسطے اور دنیا تمہارے لیئے ہیں۔

۱۵ ۔ وعن جابر قال قال رسول الله انا مدینة العلم وعلی بابها

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے یہ حدیث حضرت ابن مسعود اور حضرت انس سے بھی اسی طرح مروی ہے

الصواعق المحرقة ۱۲۲ حدیث ۹

اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۳/ ۱۳۸ حدیث ۴۶۳۹

۱۶ = وعنه قال قال رسول الله لعلی یا علی انت منّی بمنزلة هارون من موسیٰ الاّ انہ لا نبیّ بعدی
حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ یا علی تمہارا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ کے ساتھ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
صحیح البخاری ۲۰۸/۴ صحیح مسلم ۴۴/۲
سنن الترمذی ۳۰۴/۵ حدیث ۳۸۱۴۔

۱۷ = وعن ابن عباس قال قال رسول الله قسم العلم عشرة اجزاء فاعطی علی منها تسعة وهو بالجزء العاشر اعلم من الناس
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے دس حصے کیئے ان میں سے نو علی کو دیئے وہ دسویں حصے میں بھی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں
مودة القربیٰ ۲۲۔

۱۸ = وعن ابی عمر قال قال رسول الله علی منی بمنزلة راسی من بدنی
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ایسا ہے جیسے میرے جسم کے ساتھ سر
فی المصدر مودة القربیٰ وعن ابن عمر فی المصدر وعن ابن عباس

المناقب لابن المغازلی ۹۲ حدیث ۱۳۵

۱۹ ۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ لاخیر فی امۃ لیس فیھم احد من ولد علی یامر بالمعروف وینھی عن المنکر ۔

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس گروہ میں کوئی بہتری نہیں جس میں اولاد علی میں سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والا کوئی نہ ہو

مودۃ القربی ۳۴

حضرت جابرؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

انا نذیر ھذہ الامۃ وعلی ھادیھا

میں اس امت کا نذیر ہوں اور علی اس کا ہادی ہے

مودۃ القربی

مودت ہشتم

فی انّ رسول اللہ وعلیًا من نور

۱ ۔ وعن علی قال انطلق بی رسول اللہ الی کسر الاصنام فقال لی اجلس فجلست الی الجنب الکعبہ ثم صعد رسول اللہ علٰی منکبی وقال لی انہض بی الی الصنم فنہضت بہ فلما رأی ضعفی تحتہٗ قال اجلس فجلست ونزل عنّی وجلس علیہ السلام فقال یا علی اصعد علٰی منکبی فصعدت علٰی منکبہ ثم نہض بی رسول اللہ حتٰی خیل لی ان لوشئت نلت السّماء وصعدت علی الکعبہ وتنحّٰی رسول اللہ فالقیت الصنم الاکبر صنم قریش وکان من نحاس موقدًا باوتادٍ من حدیدٍ الی الارض فقال رسول اللہ عالجہ فلم ازل اعالجہ ورسول اللہ یقول ایہ ایہ فلم ازل حتٰی قلعتہٗ فقال دقّہ فدققتہ وکسرتہ ونزلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ میں بت توڑنے کے لیئے روانہ ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ پس میں کعبہ شریف کے ساتھ بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ میرے کاندھے پر چڑھے اور مجھ سے فرمایا کہ مجھے بت کے نزدیک بلند کرو میں نے آپ کو اوپر اٹھایا جب رسول اللہ کو نیچے میری کمزوری محسوس ہوئی تو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا اور آپ نیچے اتر آئے اور خود نیچے بیٹھ کر مجھ سے فرمایا کہ اے علی! تم میرے کاندھے پر چڑھو پس میں آپ کے

کاندھے پر بیٹھ گیا آپ نے مجھے اوپر اٹھایا میں نے خیال کیا کہ میں اتنا بلند ہو گیا ہوں کہ اگر چاہوں تو آسمان پہ جا سکتا ہوں میں کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا جبکہ رسول اللہ ایک طرف ہو گئے سب سے پہلے وہاں نصب سب سے بڑے بت جو قریش کا تھا اور تانبے کا بنا ہوا لوہے کے میخوں سے جڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اسے اکھیڑ دو پس میں اسے اکھیڑنے کی مسلسل کوشش کرتا رہا اور رسول اللہ میرا حوصلہ بڑھاتے اور ہاں ہاں فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے اسے اکھیڑ دیا آپ نے فرمایا کہ اسے ریزہ ریزہ کر کے نیچے پھینک دو اور میں نیچے اتر آیا۔

(المستدرک للحاکم ۵/۳ ، المناقب للخوارزمی ۲۲۳ ، حدیث ۱۲۹

۲ = وعن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ یقول ان اللہ اطلع الی الارض اطلاعۃً من عرشہٖ بلا کیف ولا زوال فاختارنی واختار علیاً لی صہراً جعلہ سیّد الاولین والاخرین والنبیین والمرسلین وھوالرکن والمقام والحوض والزمزم والمشعر الاعلٰی والجمرات العظام یمینہ الصفا ویسارہ المروۃ اعطاہ اللہ مالم یعط احداً من النبیین والملٰئکۃ المقربین قلنا وما ذا یارسول اللہ قال اعطاہ فاطمۃ العذراء البتول ترجع فی کل لیلۃ بکراً ولم یعط ذالک احداً من النّبیّین واعطاہ الحسن والحسین علیہما السلام ولم یعط احداً مثلھما واعطاہ صہراً مثلی ولیس لاحد صہرٌ

مثلی وجعله الله قسیم الجنة والنار ولم یعط ذالک الملئکة وجعل شیعتهٗ فی الجنة واعطاه اخاً مثلی ولیس لاحدٍ اخٌ مثلی ایها الناس من شاء ان یطفی غضب الله و من اراد ان یقبل الله عملهٗ فلینظر الی علی ابن ابی طالب فان النظر الیه فی الایمان وان حبّهٗ یذیب السیئات کما تذیب النار الرصاص

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے عرش سے زمین کی طرف دیکھا یہ بلاکیف وکم تھا پس مجھے اہل زمین سے منتخب فرمایا اور علی کو میرا داماد چن لیا جو اولین، آخرین، انبیاء اور مرسلین کا سردار ہے وہی رکن کعبہ، مقام ابراہیم، حوض کوثر، آب زمزم مشعر اعلیٰ اور جمرات عظام ہیں ان کے دائیں طرف صفا اور بائیں جانب مروہ ہیں اللہ نے انہیں ایسی نعمتیں دی ہیں جو کسی نبی یا ملک مقرب کو نہیں دی اسے فاطمہ عذرا دیا جو ہر شب باکرہ بن جاتی ہے ایسی زوجہ کسی نبی کو نہیں دی حسن وحسین عطا کیا وہ ان جیسے کسی کو عطا نہیں کیئے، مجھ جیسا خسر دیا مجھ سا خسر کوئی نہیں، جنت و دوزخ تقسیم کرنے والا بنایا ایسا کسی فرشتے کو بھی نہیں بنایا ان کے دوستدار کے لیئے جنت ٹھکانا مقرر کیا انہیں مجھ جیسا بھائی عطا کیا مجھ جیسا بھائی کسی کے لیئے نہیں اے لوگو! جو اللہ کے غضب کو رفع کرنا اور اپنے اعمال کو مقبول خدا بنانا چاہتے ہو تو اسے چاہیئے کہ علی کی طرف دیکھے کیونکہ ان کی طرف نظر ایمان میں اضافہ کرتا ہے اور ان کی محبت گناہوں کو اس طرح پگھلا کر ختم کرتی ہے جس طرح آگ قلعی کو۔

۲ ۔ وعن ام سلمه قالت سمعت رسول الله يقول سمي الناس المومنين من اجل علي ولولم يومن علي لم يكن مومن في امتي وسمي مختار الان الله اختاره وسمي المرتضىٰ لان الله ارتضاه وسمي عليا لانه لم يسم احداً قبله باسمه وسميت فاطمه بتولاً لانها تبتلت كل ليله معناه ترجع كل ليلة بكراً وسميت مريم بتولا لانها ولدت عيسىٰ بكراً

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ :

لوگ علی کی وجہ سے مومن کہلاتے ہیں اگر علی ایمان نہ لاتا تو میری امت میں کوئی مومن نہ ہوتا اس کا نام مختار ہے کہ اللہ نے اسے اختیار فرمایا ایک نام مرتضیٰ ہے کہ اللہ نے اسے برگزیدہ بنایا ایک نام علی ہے کہ پہلے اس نام سے کوئی موسوم نہیں ہوا فاطمہ کو بتول کا نام اس لیئے دیا کہ وہ ہر رات باکرہ بن جاتی ہے۔ مریم بتول اس لیئے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو بحالت بکارت جنم دیا تھا۔

۴ = وعن عباس ابن عبد المطلب فی تسمیة امیرالمومنین علیاً قال لما حملت فاطمة بنت اسدٍ بعلیٍ وجاءت به فقالت التسمیة لی و قال ابو طالبِ التسمیة لی واحتکما الیٰ ورقة ابن نوفل فقال ان کان ذکرا فالتسمیة للاب وان کانت انثیٰ فالتسمیة لِلاُمّ فلما ولدت ذکراً قالت یا ابا طالبِ سم ابناک قال سمیت الحارث قالت ما اسمی ابنی الحارث قال لم قالت لانه اسم من اسماء ابلیس فقال هلمی نعلوا ابا قبیس لیلاً و ندعوا صاحب الخضراء فعلعله ینبئنا فی ذالک بشیءٍ فلما امسیا وجنها اللیل خرجا فعلوا ابا قبیس فلما حصلا علیه انشاء ابوطالب یقول۔ شعر:۔

یارب الغسق الدجیٰ والفلق المبتلج المضیٰ
بیّن لنا عن امرک المقضیٰ بما نسمیه لذالک الصبی

فاذا خشخشة وجلبة من السماء فرفع ابوطالب طرفه فاذا لوحٌ من زبرجدٍ خضرٍ فیه اربعة اسطرٍ فاخذه ابوطالبِ بکلتی یدیه وضمه الیٰ صدره ضمّاً شدیداً فاذا مکتوب فیه شعر:۔

خصّصتما بالولد الذکی والطاهر المنتجب الرّضی
واسمهٗ من قاهرٍ السمیّ علیٌ اشتق من العلیٰ!

فسرّ ابوطالبِ بذالک سروراً عظیماً وخرّ ساجداً اللّٰه تبارک وتعالیٰ وعقّ بعشرة من الابل

واولم علیہ ولیمۃً وکان ذالک اللوح معلقاً فی بیت الحرام یفتخر بہ بنو ھاشم علٰی قریش حتی اقتلعہ عبدالملک بن مروان زمان قتال عبداللہ بن زبیر۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے حضرت علی کو امیرالمومنین کہنے سے متعلق روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد کو حضرت علی کا حمل ٹھہر گیا تو انہوں نے کہا کہ میں اُسے موسوم کروں گی۔ حضرت ابوطالب نے کہا کہ نام رکھنے کا میں حقدار ہوں چنانچہ یہ معاملہ ورقہ بن نوفل کے سامنے پیش ہوا انہوں نے فیصلہ دیا کہ اگر بچہ ہوا تو نام رکھنے کا حقدار باپ اگر بچی ہوئی تو ماں حقدار ہے جب بچہ پیدا ہوا تو ابوطالب سے کہنے لگی کہ اے ابوطالب اپنے بچے کے لئے نام رکھئے انہوں نے کہا کہ میں نے اس کا نام حارث رکھ لیا انہوں نے کہا کہ میرے بچے کا نام حارث کیوں رکھتے ہو؟ ابوطالب نے پوچھا کیوں؟ جواب دیا کہ حارث تو ابلیس کے ناموں میں سے ایک ہے یہ سُن کر ابوطالب نے کہا کہ آؤ رات کو کوہِ ابوقبیس پر چلتے ہیں وہاں سے نیلے آسمان کے مالک سے دعا کرتے ہیں شاید وہ اس معاملے میں کچھ آگاہ فرمائے جب شام ہوئی اور تاریکی چھاگئی تو دونوں کوہ ابوقبیس پر چڑھنے لگے جب اوپر پہنچے تو ابوطالب یہ شعر کہنے لگے۔

یارب غسق الدجیٰ والفلق المبتلج المضی
بین لنا عن امرک القضیٰ بما نسمیه لذلک الصبی

اے رات کی تاریکی پھیلانے والے اور اے روشن صبح پیدا کرنیوالے رب!

اپنے مقررہ فیصلے سے آگاہ کر کہ ہم اس بچے کا کیا نام رکھیں؟
یکایک آسمان سے ایک دہشت ناک آواز آئی بوطالب نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو وہاں زبرجد کی ایک تختی نظر آئی جس پر چار سطریں لکھی تھیں ابو طالب نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسے اٹھالیا اور زور کے ساتھ سینے سے لگایا اس پر یہ دو شعر لکھے ہوئے تھے۔

خصصتما بالولد الذکی والطاھر المنتخب الرضی
واسمه من قاھر السمی علی اشتق من العلی

تم دونوں پاکیزہ، طاہر اور برگزیدہ و پسندیدہ فرزند کے نام کے لیئے جھگڑتے ہو۔

ان کا نام خدائے قاہر کے نام علی سے مشتق علی ہے۔
یہ اشعار پڑھ کر ابو طالب بڑے مسرور ہوئے اور سجدے میں گر گئے اور دس اونٹوں سے عقیقہ کیا اور سب کو دعوت کھلائی یہ تختی بعد میں کعبہ میں آویزاں کی گئی اسی بنا پر بنی ہاشم دوسرے قبیلوں پر فخر کیا کرتے تھے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان نے ابن زبیر سے جنگ کے دوران اسے توڑ ڈالا۔

۵ = وعن جابر قال قال رسول اللہ من اراد ان ینظر الی اسرافیل فی ھیبتہ والی میکائیل فی رتبتہ والی جبرئیل فی جلالتہ والی اٰدم فی علمہٖ والی نوح فی خشیتہ والی ابراھیم فی خلتہ والی یعقوب فی محزنہٖ والی یوسف فی جمالہٖ والی موسیٰ فی مناجاتہٖ والی ایوب فی صبرہٖ والی یحیٰ فی زھدہٖ والی عیسیٰ فی عبادتہ والی یونس فی ورعہٖ والی محمدٍ فی کمال حسبہٖ وخلقہٖ فلینظر الی علی فانّ فیہ تسعین خصلۃٍ من خصالِ الانبیاء جمعھا اللہ فیہ ولم یجمع فی احد غیرہٖ۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ اسرافیل کو اس کی ہیبت، میکائیل کو ان کے رتبے، جبرئیل کو ان کی جلالت آدم کو ان کے علم نوح کو ان کی خشیت الٰہی، ابراہیم کو ان کی خلیلیت

ایوب کو ان کے صبر ، یعقوب کو ان حزن ، یوسف کو ان کے جمال موسیٰ کو ان کے مناجات ، یحییٰ کو ان کے زہد ، عیسیٰ کو ان کی عبادت یونس کو ان کی ورع اور محمد کو اللہ سے کمال محبت اور اخلاق کے ساتھ دیکھے اسے چاہیئے کہ علی کی طرف دیکھے کیونکہ انبیاء کرام کے خصائل میں سے ۷۰ ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں جمع کیا ہے ان کے سوا کسی اور میں اتنی خصلتیں جمع نہیں ہوئی ہیں ۔

۶ = وعن عثمان قال قال رسول اللہ خلقت انا و علی من نورٍ واحدٍ قبل ان یخلق اللہ ادم باربعۃ الاف عام فلما خلق اللہ ادم رکب ذالک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیئٍ واحدٍ حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ و فی علی الوصیۃ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور حضرت علی آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ۴ چار ہزار سال قبل ایک نور سے پیدا ہوا ۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو یہ نور ان کی پشت میں رکھا گیا پھر لگاتار یہ نور ہمیشہ ایک ہی رہا یہاں تک کہ حضرت عبد المطلب کی پشت میں آکر ہم جدا جدا ہو گئے پس مجھ میں نبوت ہے اور علی وصی ہے ۔

(المناقب لابن المغازلی حدیث ۱۳۰ فی المصدر و فی علی الامامۃ)

(الفردوس للدیلمی ۲/ ۱۹۱ حدیث ۲۹۵۲ عن سلمان فی المصدر)

۷ ـ وعنه رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ کنت انا وعلی نوراً بین یدی اللہ تعالیٰ معلقاً وکان ذالک النور قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ آدم رکب ذالک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیئٍ واحدٍ حتی افترق فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی ۔

(مسند الفردوس ۳/ ۲۸۳ حدیث ۴۸۰۱)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اور علی ایک نور تھے اور وہ نور بارگاہ ایزدی کے سامنے معلق تھا اور یہ نور حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے چودہ ہزار سال موجود تھا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس نور کو ان کی پشت میں رکھا گیا اور وہ برابر ایک ہی رہا یہاں تک کہ حضرت عبد المطلب کی پشت میں آکر اس کے دو حصے ہوگئے ایک حصہ تو میں ہوں اور ایک حصہ علی علیہ السلام ۔

۸ ـ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ خلقت انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجارٍ شتی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی ایک ہی درخت سے پیدا ہوئے ہیں اور باقی لوگ مختلف درختوں سے ہیں ۔

(المناقب للخوارزمی ۱۴۳ حدیث ۱۶۵ (عن جابر)
کنز العمال ۱۱/ ۶۰۸ حدیث ۳۲۹۴۳ لا یوجد فی المصدر خلقت ۔

۹ - وعنه قال قال رسول الله خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلھا وعلیٌّ فرعھا والحسن والحسین اثمارھا واشیاعنا اوراقھا فمن تعلق بھا نجیٰ ومن زاغ عنھا ھویٰ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہ السلام کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علی کو ایک ہی درخت سے پیدا کیا ہے میں اس درخت کی اصل ہوں اور علی اس کی فرع اور حسن و حسین اس درخت کے پھل ہیں اور ہمارے ماننے والے اس کے پتے ہیں جو اس سے وابستہ ہوا نجات پا گیا اور جس نے روگردانی کی وہ گمراہ ہوا۔

یہ حدیث اس طرح بھی آتی ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ انا شجرہ وفاطمہ حملھا وعلی تعاجھا والحسن والحسین ثمرھا والمحبون اھل البیت ورقھا فی الجنۃ حقاحقا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا میں درخت ہوں فاطمہ اس کی ٹہنی ہے علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں۔ یہ سب جنت میں ہوں گے یہ حق ہے یہ حق ہے۔

(تہذیب تاریخ دمشق ۴/۳۲۱) (مسند الفردوس ۱/۵۲ حدیث ۱۳۵)

(۱۰) وعن ابی ذر قال انی سمعت رسول اللہ یقول ان اللہ تبارک وتعالیٰ اید ھذا الدین بعلی وانہ منی وانا منہ وفیہ انزل افمن کان علیٰ بیّنۃ من ربہ ویتلوہ شاھداً منہ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے علی سے اس دین کی امداد کی ہے اور وہ مجھ سے اور میں اس سے ہوں اور یہ آیۃ مبارکہ علی کے حق میں نازل ہوئی ہے اَفَمَنْ کَانَ (الایۃ پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت ۱۷) تو کیا وہ شخص (انکار کر سکتا ہے) جس کے پاس روشن دلیل ہو اپنے رب کی طرف سے اور اس کے پیچھے ایک سچا گواہ بھی آگیا ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر اَفَمَنْ کَانَ والی آیت کے تحت لکھتے ہیں مَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ جس کے پاس روشن دلیل ہو سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس مراد ہے۔

الشّاھد ھو علی بن ابی طالب گواہ سے مراد علی بن ابی طالب ہیں صاحبِ تفسیر مظہری، امام بغوی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

مَامِنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا وَقَدْ نَزَلَتْ فِیْہِ اٰیَۃٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

قریش میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جس سے متعلق قرآن کی کوئی نہ کوئی آیت نازل نہ ہوئی ہو۔ یہ بات سن کر ایک آدمی نے عرض کی۔

وَاَنْتَ اَیُّ شَیْءٍ نَزَلَ فِیْکَ قَالَ یَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ

کہ آپ کے بارے میں کیا چیز نازل ہوئی فرمایا (یتلوہ شاھد منہ)
یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی ہے (مولائے کائنات کو شاہد اس
لیئے کہا گیا کہ سب سے پہلے آپ ہی ایمان لائے۔

فَھُوَاَوَّلُ مَنْ شَھِدَ بِصِدْقِ النَّبِیِّ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کی سب سے پہلے گواہی دینے
والے آپ ہی ہیں۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک آپ کو شاہد کہنے کی قوی ترین وجہ
یہ ہے کہ (اِنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کَانَ قُطْبُ کَمَالَاتِ
الْوِلَایَۃِ وَسَائِرُ الْاَوْلِیَاءِ حَتَّی الصَّحَابَۃِ رِضْوَانُ اللہِ
عَلَیْھِمْ اَتْبَاعٌ لَّہٗ فِیْ مَقَامِ الْوِلَایَۃِ

بلاشبہ علی رضی اللہ عنہ تمام کمالات ولایت کے مرکزی نکتہ اور
قطب ولایت تھے تمام اولیائے کرام بلکہ تمام صحابہ کرام بھی مقام ولایت
میں آپ کے تابع ہیں۔

(کنز العمال ۲/۴۳۹ فی حدیث) (التفسیر المظہری ج ۵ ص ۷۶)

۱۱۔ وعن علی قال قال رسول اللہ خلقت انا وعلی
من نورٍ واحد۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے
فرمایا کہ میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا کیئے گئے (کنوز الحقائق ۹۲) فی المصدر
عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول

لعلی خلقت انا وانت من نوراللہ

(فرائد السمطین ۱/ ۴۰ حدیث ۴)

۱۲ - وعنہ قال قال رسول اللہ لی یاعلی انی رائیت اسمک مقرونا باسمی فی اربعۃ مواطن فالتفت بالنظر الیہ لما بلغت فی بیت المقدس فی معراجی الی السماء وجدت علی صخرۃ منہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ فقلت لجبرئیل ومن وزیری قال علی ابن ابی طالب فلما انتہیت الی سدرۃ المنتھیٰ وجدت علیہا انی انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمدٌ صفوتی من خلقی ایدتہٗ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ فلما جاوزت من سدرۃ المنتھیٰ وانتہیت الی عرش رب العالمین فوجدت مکتوبا علی قوائمہ انی انا اللہ لا الہ الا انا محمّد حبیبی من خلقی ایدتہٗ بوزیرہ ونصرتہٗ بوزیرہ فلما ھبطت الی الجنۃ وجدت مکتوبا علی باب الجنّۃ لا الہ الا انا محمّد حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ

جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا اے علی میں نے تمہارے نام کو اپنے نام سے ملا ہوا چار جگہ دیکھا میں نے توجہ کی نظر سے دیکھا اوّل معراج کے موقع پر جب میں بیت المقدس پہنچا ایک چٹان پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ مُحَمّدٌ رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ -

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں میں نے اس کی وزیر کے ذریعے مدد و نصرت کی میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ میرا وزیر کون ہے جواب دیا علی ابن ابی طالب ۔ دوم جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا وہاں لکھا ہوا پایا ۔

انی انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمّد صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ

میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں محمد میری مخلوق میں میرا برگزیدہ ہے میں نے اس کی وزیر کے ذریعے مدد و نصرت کی ۔

سوم ۔ جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھا عرش الٰہی پہ پہنچا تو اس کے ستونوں پر لکھا ہوا تھا ۔

انی انا اللہ لا الہ الا انا محمّد حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ

میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میری مخلوق میں محمّد میرا حبیب ہے میں نے اس کی وزیر کے ذریعے مدد و نصرت کی ۔

چہارم ۔ جب میں جنت میں پہنچا تو اس کے دروازے پر لکھا تھا ۔

لا الہ الا انا محمّد حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہ نصرتہ بوزیرہ ۔

میرے سوا کوئی معبود نہیں میری مخلوق میں محمّد میرا حبیب ہے میں نے اس کی وزیر کے ذریعے مدد و نصرت کی ۔

اس حدیث کو امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات ساقِ عرش پر لکھا ہوا دیکھا۔

اِنِّی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ غَیْرِیْ خَلَقْتُ جَنَّۃَ عَدْنٍ بِیَدِیْ مُحَمَّدٌ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیٍّ وَّنَصَرْتُہٗ بِعَلِیٍّ۔

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے جنت عدن کو اپنی قدرت کے دونوں ہاتھوں سے بنایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مخلوق میں سے چنے ہوئے پسندیدہ محبوب ہیں میں نے علی سے اُن کی تائید و امداد فرمائی۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۲۷ مطبوعہ بیروت (آلِ رسول ۵۱)

اس حدیث کو حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَاَیْتُ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیٍّ وَّنَصَرْتُہٗ بِعَلِیٍّ

جب مجھے معراج کی شب اوپر لے جایا گیا تو میں نے ساق عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں نے ان کی علی کے ساتھ تائید و نصرت فرمائی۔

اس حدیث کو حضرت امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی نے بھی اپنی تاریخ بغداد ۱۱/۱۷۳ پر نقل کیا ہے تفسیر درمنثور ۴/۵۳ (جلال الدین سیوطی)

۱۳ وعن جابر قال قال رسول الله والذی بعثنی بالحق نبیًّا ان الملئکۃ تستغفر لعلی وتشفق علیہ وعلی شیعتہ اشفق من الوالد علی ولدہٖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنابِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا فرشتے علی کے لیئے استغفار کرتے ہیں۔ اور ان پر اور ان کے دوستوں پر باپ کے اپنی اولاد پر مہربان اور شفیق ہونے کی نسبت زیادہ تر مہربان اور شفیق ہیں۔

۱۴۔ عن انس بن مالک قال کان عند النبی طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر فجاء علی فاکل معہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ تیری مخلوق میں جو تجھے زیادہ محبوب ہو اس کو میرے پاس بھیج دے وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے آپ کے ساتھ کھایا۔

سنن الترمذی ۶۳۶/۵ رقم ۳۷۲۱، مصابیح السنۃ للبغوی ۱۷۳/۴ رقم ۴۷۷۰، مشکاۃ المصابیح رقم ۶۰۹۴)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی حدیث منقول ہے مگر طیر کی بجائے ہدیۃ کا لفظ مرقوم ہے۔ یعنی بھنا ہوا پرندہ ہدیہ میں آیا

(مسند ابی حنیفہ لابی نعیم الاصبہانی ص ۲۳۴)

یہ حدیث اس طرح بھی ہے۔

اخبرنا زکریا بن یحیی قال حدثنا الحسن بن حماد قال اخبرنا مسہر بن عبد الملک عن عیسٰی بن عمر عن السدی عن انس بن مالک ان النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کان عندہ طائر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من (ھذا) الطیر فجاء ابو بکر فردہ ثم جاء عمر فردہ ثم جاء علی فاذن لہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ موجود تھا آپ نے دعا فرمائی اے اللہ میرے پاس اس شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق سے زیادہ محبوب ہو تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ سے کھائے پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے انہیں واپس بھیج دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے انہیں واپس بھیج دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے انہیں اجازت دی

(السنن الکبریٰ للنسائی ۷ ص ۴۱۰ رقم ۸۳۴۱)

۱۵ وعن عامر بن سعد بن ابی وقاص من ابیہ سمعت النبی یقول یوم خیبر لاعطینّ الرایۃ رجلاً یحبّ اللہ و رسولہٗ ویحبّہ اللہُ ورسولہٗ فتطاولنا لہا فقال ادعوالی علیًّا فاتاہ وبہ رمد فبصق فی عینہ فبرٔ و دفع الرایہ ففتح اللہ علیہ

حضرت عامر بن سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے جنگ خیبر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ میں اپنا علم ایسے شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبّت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبّت رکھتا ہے۔ ہم نے علم کی تمنا میں اپنی گردنیں دراز کیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی کو بلوایا جب وہ آئے تو آشوب چشم میں مبتلا تھے تب آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا تو وہ اچھی ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم انہیں عطا کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے فتح نصیب فرمائی۔

مفاتیح الجنّۃ والنّار

مودّت نہم

۱ عن ابو سعید الخدری قال قال رسول اللہ ان اللہ اعطانی مفاتیح الجنّہ والنّار فقال یا سلمان قل لعلی فولا تخرج من تشاء وتدخل من تشاء

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جنّت و دوزخ کی کنجیاں عطا فرمائی پس فرمایا کہ اے سلمان رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کہو کہ جس کو چاہو نکالو گے اور جس کو چاہو داخل کرو گے۔

(المصدر السابق مودۃ فی القربیٰ)

۲ وعن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ یا علی بخ بخ مثلک والملائکۃ تشاق الیک والجنّۃ والنار لک فاذا کان یوم القیامۃ ینصب لی منبر من نور ولا براھیم منبر من نور ولک من نور فتجلس علیہ واذا منا دینادی بخ بخ من وصی جیب انت بین حبیب وخیل ثم اولی بمفاتیح الجنۃ والنار فادفعہما الیک

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم) سے ارشاد فرمایا کہ اے علی واہ واہ تیری مانند کون ہو سکتا ہے فرشتے تیرے مشتاق ہیں۔

جنت تمہارے لیئے ہے قیامت کے دِن میرے لیئے نور کا منبر نصب کیا جائے گا اور ایک منبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیئے اور ایک منبر نور کا تمہارے لیئے رکھا جائے گا۔ جب تم اس پر بیٹھو گے تو منادی پکارے گا کہ واہ واہ ایک وصی حبیب و خلیل کے درمیان ہے پھر جنّت اور دوزخ کی کنجیاں لائی جائیں گی اور تمہیں دے دی جائیں گی۔

(المصدر السابق فی المصدر انہ اذا)

۳ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ یا ابن عباس علیک بعلی فانّ الحق علٰے لسانہٖ وجنانہٖ وانّ النفاق بجانبہ انّ ھذا قفل الجنۃ ومفتاحھا و قفل النار ومفتاحھا بہ یدخلون الجنۃ وبہٖ یدخلون النار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابن عباس علی کی تابعداری اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ حق علی کی زبان اور دل کے ساتھ اور نفاق اس سے دور ہے یہ علی جنت کا قفل اور کنجی ہے اسی طرح دوزخ قفل و کنجی ہے وہ جنت اور دوزخ میں لوگوں کو داخل کریں گے۔

۴ وعن جابر قال قال رسول اللہ اذا کان یوم القیٰمۃ یاتینی جبرئیل و میکائیل بحزمتین من المفاتیح الجنّۃ اسماء المومنین من شیعۃ محمّد و علی

وعلے مفاتیح النار اسماءُ المبغضین من اعدائہٖ فیقولان لی یا احمد ھذا مبغضک وھذا محبّک فادفعھا الی علی ابن طالب فیحکم فیھم بما یرید فوالذی قسّم الارزاق لا یدخل مبغضہ الجنّۃ ولا محبّہ النار ابداً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام دونوں کنجیوں کے دو گچھے لائیں گے ایک گچھا جنّت کی کنجیوں کا دوسرا دوزخ کی کنجیوں کا ہوگا۔ جنت کی کنجیوں پر محمد و علی کے دوستداروں کا نام اور دوزخ کی کنجیوں پر ان سے عناد رکھنے والے دشمنوں کا نام کندہ ہوگا وہ دونوں مجھ سے کہیں گے کہ اے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تیرا دشمن اور یہ تیرا دوست ہے۔ پس اسے علی کے سپرد کریں وہ جیسا چاہیں۔ حکم دے رزق بانٹنے والی ذات کی قسم وہ مبغض کو جنت میں اور محبّ کو دوزخ میں کبھی داخل نہیں کریں گے۔

۵ وعن مسروق رضی اللہ عنہ عن عائشہ قالت سمعت رسول اللہ یقول لعلی حسبک ان لیس لمحبک حسرۃ عند موتہ ولا وحشۃ فی قبرہ ولا فزعٌ یوم القیمۃ

مسروق نے عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خدا

سے سنا ہے کہ وہ علی سے فرماتے تھے اے علی تم کو یہی کافی ہے کہ تمہارے محب کو نہ تو اپنی موت کے وقت کچھ حسرت ہوگی اور نہ قبر میں اس کو کسی قسم کی وحشت ہوگی۔ اور نہ قیامت کے دن کسی قسم کا خوف اس کو لاحق ہوگا۔

۶ وعن علی قال قال رسول اللہ لا تستخفوا بشیعة علی فان رجل منهم یشفع فی مثل ربیعه ومضر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حامیانِ علی کو حقیر نہ جانو ان میں سے ہر ایک بنو ربیعہ و مضر کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

۷ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ علی وشیعتهٗ هم الفائزون یوم القیٰمة۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن علی اور ان کے دوستدار نجات پائیں گے۔

(کنوز الحقائق ۹۲)

۸ وعن علی المرتضیٰ قال قال رسول اللہ بشّر شیعتك انا الشفیع لهم یوم القیامة وقتاً لا ینفع مال ولا بنون الا شفاعتی.

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم روایت کرتے ہیں ۔ کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے دوستوں کو بشارت دو کہ میں ان کی بروز قیامت شفاعت کروں گا۔ جس دن میری شفاعت کے سوا مال و اولاد کوئی فائدہ نہیں دے گی ۔

مودۃ القربیٰ لا یوجد فی المصدر (یا علی)

۹ وعنه قال قال رسول اللہ لی یا علی انك تقرع باب الجنّة فتدخلها بلاحساب

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یا علی تم باب جنت کھٹکھٹاؤ گے تو بلاحساب اس میں داخل ہو گئے

(المصدر السابق (یا علی)

۱۰ وعن النّبی من کان اٰخر الکلام الصلوٰۃ علی وعلٰے علی یدخله ذالك الجنّة

روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا آخری کلام مجھ پہ اور علی پر درود (شریف) ہو وہ جنت میں جائے گا

(مودۃ فی القربیٰ المصدر السابق لا یوجد فی المصدر (ذلك)

۱۱ وعن ابن عمر قال کنا نصلّی مع النبی فالتفت الینا فقال ایّها الناس هذا ولیّکم بعدی فی الدنیا والاخرۃ فاحفظوہ یعنی علیًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے پس آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! یہ علی میرے بعد دنیا و آخرت میں (ولی) ہے پس تم اس کی حفاظت کرنا۔

۱۲ وعن جابر قال قال رسول اللہ اوّل ثلمۃ فی الاسلام مخالفۃ علی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں پہلا رخنہ علی کی مخالفت ہے۔

۱۳ وعن علیٍ قال قال رسول اللہ لی یا علی لایبغضک من الانصار الا من کان اصلہ یھودیًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی انصار میں سے کوئی تم سے بغض نہیں کرے گا مگر وہ جس کی اصل یہودی ہو۔
(یعنی وہ یہودی نسل ہو گا)

۱۴ وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ سابقنا سابق و مقتصد نا ناجٍ وظالمنا مغفورٌ

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہم اسلام میں سبقت کرنے والے ہیں ہم میں سے جو کوئی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے وہ بخشا جائے گا۔

۱۵ وعن علی المرتضٰی علیہ السلام قال قال رسول اللہ یا علی انت اخی و انت رفیقی فی الجنۃ

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی تم میرے بھائی اور جنت میں میرا رفیق ہے۔

۱۶ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ لعلی یا علی من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن اطاعك فقد اطاعنی ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن عصاك فقد عصانی ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی سے ارشاد فرمایا کہ اے علی میری اطاعت گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور تیری اطاعت گویا میری اطاعت ہے۔ اسی طرح میری نافرمانی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی اور تیری نافرمانی میری

نافرمانی ہے (الریاض النضرۃ ۲/ ۱۶۷)

۱۷ وعن عمران ابن الحصین قال قال رسول اللہ سئلت ربی ان لا یدخل احدا من اهلبیتی فی النار فاعطانیها۔

حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اہل بیت میں سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالنے کی دعا کی جسے قبول فرمایا۔

(کنز العمال ۱۲/ ۹۵ حدیث ۳۴۱۴۹)

۱۸ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ فی قولہ تعالیٰ وقفوهم انهم مسئولون ۝ عن ولایۃ علی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ وقفوهم انهم مسئولون ۝ اور انہیں روک لو ان سے سوال کیا جائے گا (کی تفسیر میں فرمایا کہ ان سے ولائیت علی رضی اللہ عنہ کی بابت سوال کیا جائے گا۔

(صواعق المحرقہ ۱۴۹)

(شہاب الدین احمد حجر مکی)

آج کل اس پرفتن دور میں خارجی ناصبی ملاں مولائے کائنات

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تنقیص کرتے ہوئے اکثر بھولے بھالے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ کون سا بروز قیامت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی عظمت کے بارے میں سوال ہوگا تو پھر یہ آیت ملاحظہ فرماؤ۔

یوم ندعوا کل اناس بامامھم وقفوھم انھم مسئولون (الصافات ۲۴)

جس دن ہم سب لوگوں کو بلائیں گے مع ان کے اماموں اور انہیں ساتھ کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائے گا۔

دیلمی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا لوگوں سے پوچھا جائے گا حضرت علی کی ولایت کے بارے میں امام ابی الحسن علی بن احمد معروف واحدی (اسباب النزول) کی مراد بھی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی منصب امامت صفحہ ۱۱۰ پر لکھتے ہیں

یوم ندعوا کل اناس بامامھم وقفوھم انھم مسئولون (الصفٰت)

جس دن ہم سب لوگوں کو بلائیں گے مع ان کے اماموں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا

انھم مسئولون عن ولایتہ علی

ان سے حضرت علی کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

۱۹ عن فاطمة قالت انّ نظر الیٰ علی و قال هذا و شیعتہ فی الجنّة

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ میرے والدِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کی جانب دیکھا اور فرمایا کہ یہ اور اس کے دوست جنّت میں ہوں گے ۔

۲۰ وعن عتبہ بن الازھری عن یحییٰ ابن عقیل قال سمعت علیًا یقول قال رسول اللہ انّ اللہ امرنی ان ازوِّجك فاطمة علی خمس الدنیا او علیٰ ربعھا شك فیہ عتبہ فمن مشیٰ علی الارض و ھو یبغضك فی الدنیا فالدّنیا علیہ حرام و مشیہ فیھا حرام

عتبہ بن ازہری نے حضرت یحییٰ بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو دنیا کے پانچویں حصّے یا اس کے چوتھے حصے کے مہر پر تمہارے ساتھ نکاح دوں (پانچویں یا چوتھے حصّے میں عتبہ کو شک ہو گیا ہے ، کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے پانچواں حصہ کہا یا چوتھا) پس جو کوئی زمین پر چلے اور وہ دنیا میں تم سے دشمنی رکھتا ہو دنیا اس پر حرام ہے اور زمین پر چلنا بھی اس مبغض علی پر حرام ہے)

عدد الائمۃ الاطہار

مودّت وہم

۱ عن الشعبی عن عمر بن قیس بن عبد اللّٰہ قال کنّا جلوسًا فی حلقۃ فیہا عبد اللّٰہ ابن مسعود فجاء اعرابی فقال ایکم عبد اللّٰہ ابن مسعود فقال انا عبد اللّٰہ ابن مسعود قال احدثکم نبیکم کم یکون بعدہ من الخلفاء قال نعم اثنا عشر عدد نقباء بنی اسرائیل۔

حضرت شعبی حضرت عمر بن قیس بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک حلقے میں بیٹھے تھے جس میں عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ بھی تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور کہا کہ تم میں عبد اللّٰہ بن مسعود کون ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم نے بتایا ہے کہ اس کے بعد کتنے خلفاء ہوں گے۔ انہوں نے جواب دیا ہاں بارہ نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر خلفاء ہوں گے۔

قارئین کرام اس حدیث سے خلفاءِ باطنی مراد ہیں۔ جیسا کہ حضرت قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی رحمۃ اللّٰہ علیہ تفسیر مظہری ۳۲۰ پر تحریر کرتے ہیں۔

لانّ علیّا والآئمۃ من اولادہ کانوا اقطابًا للکمالات الولایۃ

حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ الکریم اور ان کی اولاد سے گیارہ امام کمالاتِ ولایت کے اقطاب ہیں

۲ وعن الشعبی عن المسروق قال بینما نحن عند عبد اللہ ابن مسعود نعرض علیہ مصاحفنا اذ قال لہ فتیٰ ھل عھد الیکم نبیّکم کم یکون من بعدہ خلیفۃ قال انک لحدیث السّن وانّ ھذا شیئٌ ماسئلنی احد قبلک نعم عھد الینا نبیّنا انّہ یکون بعدہ اثنا عشر خلیفۃ بعدد نقباء بنی اسرائیل

حضرت شعبی حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اپنے اپنے قرآن انہیں سنا رہے تھے اتنے میں ایک نوجوان نے ان سے کہا کیا تمہارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تم سے عہد لیا ہے کہ اس کے بعد کتنے خلفاء ہوں گے انہوں نے جواب دیا تم ابھی نوعمر ہو یہ ایسا سوال ہے جسے تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھا ہاں ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہم سے عہد لیا ہے کہ بارہ نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر بارہ خلفاء ہوں گے

(مجمع الزوائد ۹/ ۱۹۰ المستدرک للحاکم ۴/ ۵۰۱)

ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ ان حدیثوں سے خلفاءِ باطنی کا ذکر ہے۔ جیساکہ حضرت مولانا محقق عظیم قاری ظہور احمد فیضی حفظ اللہ نے بڑے دلائل کے ساتھ

(اتحاف السائک بما الفاطمہ من المناقب والفضائک المعروف مناقب الزہرا تصنیف امام زین الدین محمد بن عبد الروف المنادی کے ترجمہ تخریج تحقیق تشریح میں صفحہ ۱۵۹ پر لکھا ہے۔

اکثر صوفیاءُ و علماء کے نزدیک مسلّم ہے کہ خلافتِ باطنیہ اور ولائیتِ باطنیہ کی سرداری قیامت تک اہل بیت کے پاس ہے۔
علماء و صوفیاء نے فرمایا ہے کہ غیر فاطمی شخص ولائیت میں درجہ قطبیت تک جاتا ہے مگر قطب الاقطاب کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہمیشہ فاطمی شخص ہی ہوتا ہے بلکہ اس کو جو قطبیت ملتی ہے وہ بھی فاطمی قطب الاقطاب کے توسط سے ہی ملتی ہے۔

(منصب ولائیت خلافت باطنی)

فَوَّضَ ھٰذَ الْمَنْصَبَ الْعَالِی اِلَی الْحَسَنَیْنِ وَبَعْدَ ھُمَا اِلَی الْاَئِمَّۃِ الْاِثْنَا عَشَرَ عَلَی التَّرْتِیْب

حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے بعد یہ منصبِ عالی حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو تفویض فرمایا۔ اور ان کے بعد یہ ولائیت کا منصب ترتیب وار بارہ امام کے سپرد ہوا

(مکتوبات مجدد الف ثانی ۳/ مکتوب ۱۲۳)

۳ وعن جریر عن اشعث عن عبد اللّٰہ ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ الخلفاء بعدی اثناء عشر کعدد نقباء بنی اسرائیل

حضرت جریر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بارہ نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے۔

ضروری وضاحت حدیثِ خلفاء

لا یزال ھذا الدین قائماً حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم تجمع علیہ الامۃ

(سنن ابی داود شریف)

مندرجہ بالا حدیث۔ کو حضرت امام اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تین طریق سے بیان فرمایا۔ اور امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نو طریقوں سے نقل فرمایا۔ حضرت امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث تین طریق سے بیان فرمائی۔ حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث خلفاء ایک طریق سے بیان فرمائی۔ اس حدیث کی شرح میں متعدد اقوال بیان ہوئے ہیں۔ ان بارہ خلفاء سے مراد کون ہیں۔ اور اس حدیث کو حدیث مشکل شمار کیا گیا ہے۔

بعض محققین کہتے ہیں کہ اس حدیثِ مبارکہ کو اگر خلفاءِ راشدین پر منطبق کیا جائے۔ تو ان کی تعداد بارہ سے کم ہے۔ اور حدیث میں خلفاء کی تعداد بارہ بتائی گئی ہے۔

لہذا اِس حدیثِ مبارکہ کو خلفاء راشدین پر منطبق کرنے سے حدیث کی مراد پوری نہیں ہوتی۔ اور اگر اس حدیث مبارکہ کو اُموی حکمرانوں پر محمول کیا جائے۔ تو ان کی تعداد بارہ سے زیادہ ہے پھر ان میں اکثر فاسق و فاجر ہیں۔

لہذا اس حدیث سے مراد اُموی حکمران بھی نہیں ہو سکتے اِسی طرح اگر عباسی بادشاہوں کو دیکھا جائے تو اُن کی تعداد بھی بارہ سے زیادہ بنتی ہے لہذا اِس حدیث سے مراد عباسی حکمران بھی نہیں ہو سکتے۔

(صفحہ ۷۰، بارہ امام بزبان خیر الانام علامہ صفدر رضا قادری)

۴ وعن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرہ قال كنت مع ابی عند رسول فسمعت يقول بعدی اثنا عشر خليفة ثم اخفى صوته فقلت لابی ما الذی اخفی صوته رسول الله قال قال كلهم من بنی هاشم ۔

حضرت عبدالملک بن عمیر جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے والد کے ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے پھر آواز پست کی میں نے والد سے پوچھا پست آواز سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا جواب دیا فرمایا کہ سب بنی ہاشم سے ہوں گے

(مسند احمد ۵ / ۹۲ / سنن ابی داود ۴ / ۳۰۹

حدیث ۴۲۷۹ فی المصدر (عمرۃ)

وعن سماك ابن حرب مثل ذالك

اور سماک بن حرب سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵ وعن سليم ابن قيس الهلالی عن سلمان الفارسی قال دخلت على النبی فاذا الحسين على فخذيه وهو يقبل عينيه و يقبل فاه ويقول انت سيّد ابن السيّد وانت

امام ابن الامام وانت حجة ابن الحجة وانت ابو حجج تسعة من صلبك تاسعهم قائمهم

حضرت قیس بن سلیم ہلالی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت حسین آپ کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ان کی آنکھیں اور منہ چومتے اور فرماتے کہ تم سردار اور سردار کے بیٹے ہو تم امام اور امام کے بیٹے ہو تم حجت الٰہی اور حجت الٰہی کے بیٹے ہو تم نو حجت الٰہی کے باپ ہو جو تیرے پشت سے ہوں گے نواں قائم ہو گا۔

یہ حدیث اس طرق پر بھی ہے۔

انما نزلت فی وفی اخی علی بن ابی طالب وفی ابنیَ وفی تسعة من ولد ابنی العین خاصة لیس معنا فیها لاحد شرك۔

بے شک یہ آیت میرے اور میرے بھائی علی ابن ابی طالب اور میرے دو بیٹوں اور میرے بیٹے حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو کے ساتھ خاص ہے اور ہمارے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں۔

(فرائد السمطین ۲۱۶)

مذکورہ بالا روایت میں اولاد امام حسین علیہ السلام کے نو افراد سے مراد سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام، سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام، سیدنا امام جعفر الصادق علیہ السلام، سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، سیدنا امام علی رضا علیہ السلام سیدنا امام محمد تقی علیہ السلام، سیدنا امام نقی علیہ السلام، سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام اور سیدنا امام محمد مہدی

علیہ السلام ہیں۔

۶ وعن اصبغ بن نباتہ عن عبد اللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ یقول انا وعلی والحسن والحسین وتسعۃ من ولد الحسین مطھرون معصومون۔

حضرت اصبغ بن نباتہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں علی، حسن، حسین اور نو اولاد حسین اور معصوم ہیں۔

(فرائد السمطین ۲/ ۳۱۳ حدیث ۵۶۳)

۷ وعن عبابہ ابن ربیعی قال قال رسول اللہ انا سید النبیین وعلی سید الوصیین وان الاوصیاء بعدی اثنا عشر اولھم علی واخرھم قائم المھدی

حضرت عبابہ بن ربیعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سید الانبیاء ہوں اور علی سید الاوصیاء ہیں اور میرے بعد بارہ اوصیاء ہوں گے پہلا علی اور آخری مہدی قائم ہوگا۔

(فرائد السمطین ۲/ ۳۱۳ حدیث ۵۶۴)

۸ وعن علی قال قال رسول اللہ من احب ان یرکب سفینۃ النّجاۃ ویستمسک بالعروۃ الوثقیٰ ویعتصم بحبل اللہ المتین فلیوالِ علیّا بعدی ویعاد عدوہ ولیأتمّ بالائمۃ الھداۃ من ولدہٖ فانّھم خلفائی واوصیائی وحجج اللہ علیٰ خلقہ بعدی وسادۃ امّتی وقادۃ الاتقیاء الی الجنۃ حزبھم حزبی ۔ وحزبی حزب اللہ ۔ وحزب اعدائھم حزب الشیطان

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ کہ جو شخص کشتی نجات پر سوار ہونا مضبوط دستے کو تھامنا ۔ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی کو پکڑنا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ میرے بعد علی سے دوستی اور اس کے دشمن سے دشمنی کرے اس کی اولاد میں سے آئمہ ھدیٰ کی نافرمانی نہ کرے کیونکہ وہی میرے بعد خلفاء اور خلقت پر حجت الٰہی ہیں وہی امت کے سردار جنت کی جانب اتقیاء کا قائد ہیں ان کی جماعت میری جماعت ہے میری جماعت اللہ کی جماعت ہے اور ان کے دشمن کا گروہ شیطان کا گروہ ہے ۔

۹ وعنہ قال قال رسول اللہ لا تذھب الدنیا حتّٰی یقوم بامر امّتی رجل من ولد الحسین یملاء الارض عدلًا کما ملئت ظلمًا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک اولاد حسین میں سے ایک شخص میری امت کا حاکم نہ ہو دنیا فنا نہیں ہوگی وہ دنیا کو عدل سے ایسا بھر دے گا جیسا پہلے ظلم سے پُر تھی۔

۱۰ وعن زید بن حارثه مولیٰ رسول الله قال لمّا كان الليلة التي اخذ فيها رسول الله على الانصار بيعة الاولىٰ فقال اخذت عليكم بما اخذ الله النبيّين من قبلي ان تحفظوني وتمنعوني عمّا تمنعوا انفسكم وتمنعوا على ابن ابي طالب عمّا تمنعون انفسكم عنه وتحفظونه فانّه الصديق الاكبر يزيد الله دينكم به وانّ الله اعطى موسىٰ العصاء وابراهيم برد النّار وعيسى الكلمات التي كان يحيٰ بها الموتىٰ واعطاني هذا واشار الىٰ على ولكل نبيٍّ اٰيةً وهٰذا اٰية ربّي والائمّة الطاهرين من ولده اٰيات ربّي لن تخلوا الارض من اهل الايمان ما ابقى الله احداً من ذريته وعليهم تقوم القيامة

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے بیعت لی تو ان سے فرمایا کہ میں تم سے وہی عہد لیتا ہوں جیسے اللہ ہر نبی سے لیتا رہا کہ تم میری حفاظت کرو اور مجھے

ان سے بچاؤ جن سے تم خود کو بچاتے ہو اور علی کو ان سے بچاؤ جن کو تم خود کو بچاتے ہو اور اس کی حفاظت کرو کیونکہ وہی صدیق اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے تمہارے دین کو تقویت دے گا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی کر دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمات دیے جن کے ذریعے مردے زندہ ہوتے اور مجھے یہ دیا یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی جانب اشارہ کیا ہر نبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نشانی ہوتی ہے۔

یہ اور اس کی اولاد سے ائمہ طاہرین میرے رب کی نشانیاں ہیں جب تک اس کی ذریت میں سے کوئی باقی ہو گا۔ زمین ایمان سے خالی نہیں ہوگی اور انہی کی بنیاد پر قیامت برپا ہوگی۔

۱۱ وعن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ ان اللّٰہ فتح ھٰذا الدین بعلیٍّ فاذا مات علی فسد الدین ولا یصلحہ الا المھدی بعدہٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دین کو علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ذریعے فتح عطا کی جب علی کا (انتقال) ہوگا تو دین میں شرارت پیدا ہوگی جس کی اصلاح مہدی کے سوا کوئی نہیں کر سکے گا۔

۱۲ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله ولو لم یبق من الدنیا الا یوما واحدا لبعث الله فیه رجلا من اهل بیتی فی امتی یواطی اسمه اسمی براق الجبین ویفتح قسطنطنیه وجبل ویلم ویروی هذا الخبر بطریق اخر و ذالک ولو ثم یبق من الدنیا الا یوما واحدا لطول الله ذالک الیوم حتی یبعث رجلا من اهلبیتی یواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دنیا صرف ایک دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا طول دے گا کہ اہل بیت سے میرا ہم نام اور روشن جبین ایک شخص بھیجے گا جو قسطنطنیہ اور جبل دیلم کو فتح کرے گا۔

اسی حدیث کا دوسرا حصہ ۱۳ ویروی ہذا الخبر سے شروع ہوتا ہے۔ اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا طول دے گا کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص بھیجے گا میرا نام اور اس کا نام میرے والد اور اس کے والد کا نام ایک ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے ایسا بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھرا ہوا ہوگا۔

(المصدر السابق و قد سقط من الینابیع مودة القربی ۳۰. سنن الترمذی ۳/ ۳۴۳ حدیث ۲۳۳۲)

١٣ - وعن علی المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم الائمۃ من ولدی فمن اطاعھم فقد اطاع اللّٰہ ومن عصاھم فقد عصی اللّٰہ وھم عروۃ الوثقیٰ وھم الوسیلۃ الی اللّٰہ تعالیٰ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ آئمہ میری اولاد سے ہوں گے جس نے ان کی پیروی کی اس نے اللہ کی پیروی کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی وہی مضبوط دستہ اور اللہ کی طرف وسیلہ ہیں ۔

١٤ - وعنہ علیہ السلام قال قال رسول اللّٰہ یخرج رجل من ما وراء النھر یقال لہ الحارث الحراث علیٰ مقدمہ رجلٌ یقال لہ منصور یوطن اویمکن لاٰل محمّد کما مکنت قریش لرسول اللّٰہ وجب علےٰ کلّ مومنٍ نصرہ اوقال اجابتہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ماوراء النہر سے حارث الحراث نامی ایک شخص خروج کرے گا اس سے آگے منصور نامی شخص ہوگا وہ آل محمّد کو تمکینؔ وقعت دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو دیا تھا ۔ ہر مومن پر اس کی مدد فرض ہے یا فرمایہ

کہ اس کا حکم ماننا فرض ہے۔
کنز العمال ۱۴/ ۲ ۷ ۵ حدیث ۳۹۶۳۸ ، ۱۱/ ۰ ۷ ۳ حدیث ۳۱۷۸۰
فی المصدر (یخرج من وراء النہر رجل)

۱۵ وعن ابی لیلی الاشعری قال قال رسول اللّٰہ تمسکوا بطاعۃ ائمتکم فان طاعتھم طاعۃ اللّٰہ ومعصیتھم معصیۃ اللّٰہ

حضرت ابو لیلیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ائمہ کی پیروی کرو کیونکہ ان کی پیروی اللہ کی پیروی اور ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے

۱۶ - وعن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ الامام الضعیف ملعون یعنی من یحتاج الیٰ غیرہ فی امور الدین

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ امام ضعیف ملعون ہے۔ یعنی جو امام دینی امور میں غیر کا محتاج ہو۔

فضائل سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

مودت یازدہم

۱ عن عبداللہ ابن عباس قال قال رسول اللہ لما خلق اللہ ادم وحواء کانا یفتخران فی الجنۃ فقالا ما خلق اللہ خلقاً احسن منا فبینما ھما کذالک اذ رأیا صورۃ جاریۃ لہا نور شعشعانی یکاد ضوءہ یطفی الابصار وعلی راسہا تاج وفی اذنہا قرطان قالا وما ھذہ الجاریۃ قال ھذہ صورۃ فاطمہ بنت محمد سید ولدک فقالا وما ھذا التاج علی راسہا قال ھذا بعلہا علی ابن ابی طالب قالا وما ھذا القرطان قال الحسن والحسین ابناھا وجد ذالک فی غامص علمی قبل ان اخلقک بالفی عام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام و حوا علیہما السلام کو پیدا فرمایا تو وہ جنت میں فخر کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا اسی وقت انہوں نے ایک لڑکی کی صورت دیکھی جس سے نور چمک رہا تھا۔ اور اس کا نور آنکھوں کو خیرہ کر دیتا ہے اس کے سر پہ ایک تاج اور دونوں کانوں میں دو گوشوارے

ہیں انہوں نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ یہ لڑکی کون ہے ارشاد ہوا کہ یہ صورت تیری اولاد کے سردار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمۃ الزہرا رسلام اللہ علیہا کی ہے ۔ انہوں نے پوچھا کہ اس کے سر پہ تاج کیا ہے ارشاد ہوا یہ اس کا شوہر علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم ہے ۔ پوچھا اس کے کانوں میں گوشوارے کیا ہیں ارشاد ہوا یہ اس کے بیٹے حسن و حسین ہیں اس کا وجود تمہارے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے میرے پوشیدہ علم میں موجود تھا۔

(مودۃ القربیٰ) ۳۱ - لا یوجد فی المصدر (قالا وماھذہ الجاریۃ - سید الاولین والاخرین فی المصدؐ " وجد ذلک فی غامض علمی نیابیع المودۃ ۳۲۰/۲ حدیث ۹۲۲)

۲ وعن علی المرتضیٰ قال قال رسول اللہ انّ فاطمۃ احصنت فرجھا فحرّمھا اللہ تعالیٰ وذرّیتھا علی النّار

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ پاک دامن ہے اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی اولاد پر آتش جہنم کو حرام کر دیا۔

(المناقب للخوارزمی ۳۵۳ حدیث ۴۰۳ المستدرک للحاکم ۱۵۲/۳ حلیۃ الاولیاء ۱۸۸/۴)

یہ حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالٰی نے اُسے اور اس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا ہے ۔

(طبرانی ، المعجم الکبیر ۲۲ ۔ ۴۰۷ حدیث ۱۰۱۸)

(حاکم المستدرک ۳ = ۱۶۵ حدیث ۴۷۲۶)

۳ ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ انما سمّیت ابنتی فاطمۃ لان اللہ فطمھا و فطم محبّیھا من النّار

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ کا نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی نے اس کو اور اس کے محبوں کو آتشِ جہنم سے دور کیا ہے ۔

(فرائد السمطین ۱ / ۵۷ حدیث ۳۸۴)

(کنز العمال ۱۲ / ۱۰۹ حدیث ۳۴۲۲۷)

یہ حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب ۱ / ۳۴۶ حدیث ۱۳۸۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۔

سخاوی نے استجلاب اِرتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول وذوی الشرف (۹۶) میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے

(فی المصدر (اما سمعت ابنتی فاطمہ ان)

۴ - وعن جميع ابن عمير قال دخلت مع عمتی علیٰ عائشة فقالت عمتی لعائشة من کان احب النساء الیٰ رسول اللہ قالت فاطمة قالت ومن الرجال قالت علی ابن ابی طالب۔

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا۔ جواب دیا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا عرض کیا گیا مردوں میں سے کون زیادہ محبوب تھا فرمایا ان کے شوہر

(فی المصدر قالت زوجہا ان کان ماعلمت صواما قواما)

جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لیئے بہت قیام کرنے والے تھے۔

اخرجہ الترمذی فی السنن کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۵/ ۷۰۱، حدیث ۳۸۷۴

تہذیب الکمال ۴/ ۵۱۲ والشوکانی فی درالسحابۃ ۱/ ۲۷۳

وابن الاثیر فی اسد الغابۃ ۷/ ۲۱۹ والذہبی فی سیر اعلام النبلاء ۲/ ۱۲۵

۵ - وعن فاطمه قالت انها زارت النبی فبسط لها ثوبًا فاجلسها علیه ثم جاء ابنها الحسن فاجلسه ثم جاء الحسین فاجلسه ثم جاء علی فاجلسه معهم ثم ضم الثوب علیهم ثم قال هٰؤلاء اهلبیتی وانا منهم اللّٰهم ارض عنهم کما انا راضٍ عنهم

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو گئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیئے کپڑا بچھایا پھر حسن آیا انہیں بھی اس پر بٹھایا پھر حسین آیا انہیں بھی اس پر بٹھایا پھر علی آیا انہیں بھی اس پر بٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کپڑے کو ہمارے گرد لپیٹ لیا اور فرمایا یہ میرے اہل بیت ہیں میں بھی ان سے ہوں اے اللہ تو ان سے خوش ہو جیسا کہ میں ہوں

(مجمع الزوائد ۹/ ۱۶۹ (عن علی علیہ السلام فی المصدر کما انا راض عنہم

۶ وعن ابن عباس قال لما تزوّج فاطمة من عليٍ قالت يا رسول الله زوجتني من عائلٍ لا مال له فقال لها النبي اوما ترضين ان يكون الله اطلع الى اهل الارض فاختار منهم رجلين احدهما ابوك والاخر بعلك

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ کر دی گئی تو انہوں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ نے مجھے ایک محتاج شخص سے بیاہ دیا ہے جس کے پاس کسی قسم کا مال نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم خوش نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو دیکھا پس ان میں سے دو شخصوں کو چن لیا ان میں سے ایک تمہارا باپ اور دوسرا تیرا شوہر

(المعجم الکبیر ۵/ ۲۰۷ حدیث ۱۰۹۹۰)

۷ ۔ وعن فاطمہ قالت قال رسول اللہ اما ترضین ان تکونی سیّدہ نساء العالمین او نساء اُمّتِی ۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے ۔ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم خوش نہیں کہ تم تمام عالم کی عورتوں کی یا فرمایا اُمّت کی عورتوں کی سردار ہو ۔

(المستدرک ۳/ ۱۵۵ حدیث ۴۷۹۴)

۸ ۔ وعن ابی بریدۃ الاسلمی قال دخلت مع رسول اللہ علی فاطمۃ قال امّا ترضین ان تکونی سیّدۃ نساء ھٰذا الامّۃ کما کان مریم بنت عمران سیدۃ نساء بنی اسرائیل ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن جناب رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اس اُمّت کی عورتوں کی سردار ہو جس طرح حضرت مریم بنت عمران بنی اسرائیل کی سردار تھی ۔

لم اقف علیہ فی نسختی من مودۃ القربی حلیۃ الاولیاء ۲/ ۴۰ ، صحیح البخاری ۷/ ۱۴۱ فی حدیث مسند احمد ۶/ ۲۸۲ تا حدیث)

۹ - وعن رسول اللہ وانما سمیت فاطمہ بالبتول لانّھا تبتلت من الحیض والنفاس لانّ ذالک عیبٌ فی بنات الانبیاء او قال نقصان -

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا، کو بتول اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حیض اور نفاس سے پاک ہے، کیونکہ یہ دو انبیاء کی بیٹیوں میں عیب یا فرمایا نقصان ہے -

(لقب بتول کی حکمت)

سیّدہ کا لقب بتول اس لیئے رکھا گیا کہ اُن میں میلان نہیں تھا جو دوسری عورتوں میں مردوں کے لیئے ہوتا ہے یا اس لیے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حسن و جمال اور شرف و فضیلت میں دوسری عورتوں سے منفرد بنایا۔ یا اس لیے کہ وہ مخلوق سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھیں - لفظ بتول کا مادہ (ب ت ل) ہے اس کا معنیٰ ہے کسی چیز کا دوسری چیز سے ممتاز اور جُدا ہونا -

چنانچہ امام فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں -

والشئ میزہ عن غیرہ والبتول - المنقطعۃ عن الرجال ومریم العذراء رضی اللہ عنہا کالبتیل - وفاطمۃ بنت سید المرسلین علیہما الصلوٰۃ والسلام ، لانقطاعہا عن نساء زمانہا ونساء الامۃ فضلاً ودیناً وحسباً والمنقطعہ عن الدنیا الی اللہ تعالیٰ

وہ شے جو دوسری چیز سے ممتاز ہو بتل ہے اور بتول اس خاتون کو کہتے ہیں جو مردوں سے میلان نہ رکھتی ہو اسی معنیٰ میں کنواری مریم رضی اللہ عنہا بتول ہیں اور فاطمہ بنت سید المرسلین علیہا الصلوٰۃ والسلام بتول ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے زمانے کی خواتین اور امّت کی خواتین سے فضیلت دین اور شریف الاصل ہونے کے لحاظ سے ممتاز تھیں اور دنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھیں۔

(شرح اتعاف السائل بما الفاطمۃ من المناقب والفضائل ۲۱)

قاری ظہور احمد فیضی

۱۰ - وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ فاطمۃ بضعۃ منّی من اذاھا فقد اذانی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا لخت جگر ہے جس نے اسے اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی۔

۱۱ - وعن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ اوّل من دخل الجنّۃ فاطمہ بنت محمّد مثلھا فی ھٰذہ الامّۃ مثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت

فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت میں جائے گی اس امت میں اس کی مثال
بنی اسرائیل میں حضرت مریم علیہا السلام جیسی ہے۔
(کنز العمال ۱۲/ ۱۱۰ حدیث ۳۴۲۲۴)

۱۲ - وعن علی المرتضیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ نادی منادٍ من وراء الحجب غضوا ابصارکم حتیٰ تجوز فاطمۃ بنت محمدٍ علی الصراط

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن پس پردہ سے کوئی منادی ندا دے، تاکہ اپنی آنکھیں نیچے کرلیں کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پل صراط سے گزر جائیں۔
(المستدرک للحاکم ۳/ ۱۵۲ مجمع الزوائد ۹/ ۲۱۲
المناقب لابن المغازلی ۳۵۵ حدیث ۴۰۴)

۱۳ - وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قدم من سفرٍ قبل نحر فاطمۃ وقال منها اشم رائحۃ الجنۃ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر سے واپس آتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا گلا چومتے تھے اور فرماتے میں اس سے جنت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

یہ حدیث اس طریق سے بھی ہے۔

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قدم من سفر قبل ابنتہ فاطمۃ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بوسہ دیتے۔

(طبرانی المعجم الاوسط ۴/ ۲۴۸ حدیث ۴۱۰۵ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۸/ ۴۲ میں کہا ہے کہ طبرانی نے اسے الاوسط میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ۱۸۹ حدیث ۳۰۲ مناوی فیض القدیر ۵/ ۱۵۵

۱۴۔ وعن علی قال قال رسول اللہ تاتی بنتی فاطمۃ یوم القیامۃ ومعہا ثیاب مصبوغۃ بالدماء تتعلق بقائمۃ من قوائم العرش تقول یا حکم احکم بینی وبین من قتل ولدی فیحکم اللہ لبنتی ورب الکعبۃ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا میدان حشر میں آئے گی اس کے پاس خون آلود کپڑے ہوں گے عرش کے ستون کو پکڑ کر عرض کرے گی یا حاکم میرے اور میرے بیٹوں کے قاتلوں کے درمیان انصاف فرما رب کعبہ کی قسم میری بیٹی کے حق میں فیصلہ ہو گا۔

(المناقب لابن المغازلی ص ۶۴ حدیث ۹۱)

۱۵ ۔ وعنہ علیہ السّلام ایضاً عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم قال اذا کان یوم القیامۃ نادیٰ منادٍ من بطنان العرش یا اھل القیٰمۃ اغمضوا ابصارکم لتجوز فاطمۃ بنت محمّد مع قمیص مخضوب بدم الحسین فتحتوی علیٰ ساق العرش فتقول انت الجبار العدل اقض بینی وبین من قتل ولدی فیقضی اللہ بنتی وربّ الکعبۃ ثمّ تقول اللّٰھمّ اشفعنی فیمن بکیٰ علیٰ مصیبتہ فیشفعھا اللہ فیھم ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ۔ جب قیامت کے دن عرش کے وسط سے منادی ندا کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنی آنکھیں نیچی کرلیں حضرت فاطمہ بنت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خون حسین شہداء کربلا سے رنگین قمیض لئے گزر جائے پس ساق عرش کو پکڑ کر عرض کرے گی ۔ اے اللہ تو جبار اور عادل ہے میرے اور میرے فرزند کے قاتل کے درمیان فیصلہ فرما ۔ پس اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ فرمائے گا پھر وہ عرض کرے گی یا اللہ جو میری مصیبت پر روئے ہیں مجھے ان کا شفیع بنادے تب اللہ انہیں شفیع بنائے گا ۔

(مودۃ القربیٰ ۳۲ ۔ فی جمیع النسخ (اغمضوا) فی المصدر

۱۶ وعن زید بن علی عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاتی ستۃ اشھر باب فاطمۃ عند صلوٰۃ الفجر فیقول الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اھلبیت النبوۃ ثلث مرات انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویروی ھذا الخبر باسانیدہ من ثلثمائۃ من اصحابہ منھم من قال ثمانیۃ اشھر ومنھم من قال تسعۃ اشھر ومنھم من قال عشرۃ اشھر۔

حضرت زید بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل ۶ ماہ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہ کے دروازے پر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے اور ارشاد فرماتے کہ اے اہل بیت نبوی نماز نماز پھر آپ پر تلاوت فرماتے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

اللہ تعالیٰ تم اہلبیت سے نجاست دور کرنا اور تمہیں پاک و پاکیزہ بنانا چاہتا ہے۔

یہ حدیث اپنے اسناد کے ساتھ کئی صحابہ سے مروی ہے بعض نے ۶ یا ۸ ماہ بعض نے ۹ ماہ اور بعض نے ۱۰ ماہ کا ذکر کیا ہے۔

(ترمذی الجامع الصحیح ۵ / ۳۵۲ رقم ۳۲۰۶)۔

احمد بن حنبل المسند ۳/ ۲۵۹ = ۲۸۵

ابن حبان نے طبقات المحدثین باصبہان ۴ / ۱۴۸ میں حضرت ابو سعید خدری سے مروی اس روایت میں آٹھ ماہ کا ذکر کیا ہے

فضائل اہلبیت معاجملہ زیادہ علی عام

مودّت دوازدہم

۱ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ علیکم بعلیؓ فان الشّمس عن یمینہ والقمر عن یسارہ قلنا یارسول اللہ وما ھما قال الحسن والحسین وابو ھما ضیاء الدّنیا وامھا بدر الدّجیٰ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی پیروی کرو کیونکہ آفتاب ان کے دائیں طرف اور ماہتاب ان کے بائیں جانب ہیں ۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دونوں کیا ہیں ارشاد فرمایا یہ حسن و حسین علیہ السلام ہیں ان کا باپ دین کا نور ہے اور ماں شب تار میں بدر کامل ہے ۔

۲ ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ علی و فاطمہ والحسن والحسین الیٰ یوم القیامۃ اھلی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی و فاطمہ حسن اور حسین یوم قیامت تک میرے اہل بیت ہیں ۔

۳ - وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ان ملکاً من السماء لم یزرنی فاستاذن اللہ فی زیارتی فبشرنی الی یوم القیٰمۃ واخبرنی انّ فاطمہ سیّدۃ نساء اھل الجنّۃ والحسن والحسین سیّدا شباب اھل الجنّۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک فرشتہ نے مجھے نہیں دیکھا تھا وہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر میری زیارت کے لیے آیا اور اس نے مجھے قیامت تک کی بشارتیں دیں اور مجھے خبر دی کہ حضرت فاطمہ ذکیہ عابدہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین علیہ السلام دونوں جوانان بہشت کے سردار ہیں ۔

(طبرانی المعجم الکبیر ۳/ ۳۶ حدیث ۲۶۰۴)
(نسائی السنن الکبریٰ ۵/ ۱۴۶ حدیث ۸۵۱۵)
(سنن ترمذی ۵/ ۳۲۶ حدیث ۳۸۷۰)

۴ وعن ابن عباس قال لمّا نزلت ھذہ الاٰیۃ قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ" قلنا یارسول اللہ من قرابتک الذین فرض اللہ علینا مودّتھم قال علی وفاطمۃ وابناھما ثلث مرات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ (الشوریٰ ۲۳) نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپ

کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کر دی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ علی فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تین بار ارشاد فرمایا۔ یہ حدیث تھوڑے فرق کے ساتھ درج ذیل کتابوں میں ہے۔

(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر ۳/ ۴۷ حدیث ۲۶۴۱)
(مجمع الزوائد ۹/ ۱۶۸ ، الفضائل لاحمد ۲/ ۶۶۹ حدیث ۱۱۴۱)

۵ - وعن ابی هریرة قال نظر رسول الله الیٰ علی وفاطمة والحسن والحسین قال انا حربٌ لمن حاربکم وسلمٌ لمن سالمکم۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی و فاطمہ حسن و حسین کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ تم سے لڑنے والوں سے لڑنے والا اور صلح کرنے والوں سے صلح کرنے والا ہوں۔

(ابن حبان الصحیح ۱۵/ ۴۳۴ حدیث ۶۹۷۷)
(طبرانی المعجم الاوسط ۵/ ۱۸۲ حدیث ۵۰۱۵)

۶ - وعن معاذ قال قال رسول الله ان الله طهّر قومًا من الذنوب بالصلع فی رؤسهم وانا وعلیٌ منهم۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو اصلع

بنا کر ان کے سر کے اگلے حصّے پر بال نہ اُگا کر ان کو گناہوں سے پاک کیا ہیں اور علی ان میں سے ہیں۔

(الفردوس الدیلمی ۱/۱۶۱ حدیث ۵۹۴)

۷ - وعن علی قال قال رسول اللہ الحسن والحسین سیّدا شباب اھل الجنّة وابوھما خیر منھما

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حسن و حسین علیہ السلام جوانانِ بہشت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے بہتر ہیں۔

(المستدرک للحاکم ۳/۱۶۷ مجمع الزوائد ۹/۱۸۳)

سنن ابن ماجہ ۱/۴۴ حدیث ۱۱۸

۸ - وعن فاطمة قالت جئت مع الحسن والحسین الی النبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فی السّکرات التی مات فیھا فقلت ورّثھما شیئًا فقال صلّی اللہ علیہ وسلم امّا الحسن فلہ ھیبتی وسُود دی وامّا الحسین فلہ جراتی وجودی

حضرت فاطمہ عابدہ زکیہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ میں حسن و حسین کو لے کر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی جب کہ آپ سکرات کی حالت میں تھے میں نے عرض کیا انہیں کچھ عطا فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حسن کے لیے میری سیادت اور رعب اور حسین کے لیے میری جرأت اور فیاضی ہے،

(طبرانی المعجم الکبیر ۲۲ / ۴۲۳ حدیث ۱۰۴۱ ، سوکانی درالصحابہ ۳۱۰ ،
ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی ۱۲۹ ،
الصواعق المحرقۃ ۱۹۱ حدیث فضائل البیت

۹ ۔ وعن ابی السعید الخدری قال قال رسول اللہ
ان اللہ احب حرماتٍ ثلث من حفظہا حفظہ اللہ
امر دینہ ودنیاہ ومن لم یحفظہا لم یحفظ اللہ
لہٗ شیئاً حرمۃ الاسلام وحرمتی وحرمۃ اھلبیتی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ۳ تین حرمتیں محبوب ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دینی اور دنیوی امور کی حفاظت فرمائے گا ورنہ کچھ نہ کرے گا وہ اسلام اور میری اور میرے اہل بیت کی حرمتیں ہیں ۔

(مجمع الزوائد ۹/ ۱۶۸ ، الصواعق المحرقۃ ۲۳۳ ۔

فی المصدر ان اللہ احب حرمات فی المصدر لم یحفظہا لیس لہ شیء فی المصدر وحرمتہ الاسلام وحرمتہ اھلے بیتی ۔

۱۰ وعن امیرالمومنین علی قال قال رسول اللہ
الولد ریحانۃ وریحانتای الحسن والحسین ۔

حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچے پھول ہوتے

ہیں میرے پھول حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ہیں۔
(کنز العمال ۱۲/ ۱۲۰ حدیث ۳۴۲۸۷)
یہ حدیث تھوڑے فرق کے ساتھ یوں ہے۔

عن ابی ایوب الانصاری قال دخلت علی رسول اللہ والحسن والحسین یلعبان بین یدیہ او فی حجرہ فقلت یارسول اللہ اتحبہما فقال وکیف لا احبہما وھما ریحانتای من الدنیا اشمہما

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ان سے محبت کیوں نہ کروں جب کہ یہ دونوں میرے گلشن دنیا کے وہ دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا ہوں انہی پھولوں کی خوشبو سے میں محفوظ ہوتا ہوں۔

(طبرانی المعجم الکبیر ۴/ ۱۵۵ حدیث ۳۹۹۰)
(عسقلانی فتح الباری ۷/ ۹۹)

۱۱ - وعنہ قال قال رسول اللہ اشتد غضب اللہ وغضب رسولہ علی من احتقر ذریتی واذانی فی عترتی۔

حضرت علی المرتضیٰ اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میری اولاد کی تذلیل کرے یا انہیں اذیت دے کر مجھے تکلیف دے اس پر اللہ اور اس کے رسول کا سخت غضب ہوگا۔

۱۲ - وعنہ قال قال رسول اللہ الویل لظالم اھلبیتی عذابھم مع المنافقین فی الدرک الاسفل من النار

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل بیت پر ظلم کرنے والے کیلیے بربادی ہے اسے جہنم کے تہہ میں منافقین کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

(المناقب لابن المغازلی ۶۶ حدیث ۹۴)

۱۳ - وعن فاطمۃ قالت قال رسول اللہ کل بنی آدم ینتسبون الیٰ عصبۃ ابیھم الاولد فاطمۃ فانی انا ابوھم وانا عصبتھم۔

حضرت فاطمہ عابدہ زکیہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کے سوا ہر آدمی کی اولاد ان کے باپ کے قبیلے کی طرف منسوب ہوتی ہیں پس میں خود ان کا باپ اور قبیلہ ہوں۔

یہ حدیث تھوڑے فرق کے ساتھ اس طرح ہے۔

عن فاطمۃ الکبریٰ قالت قال رسول اللہ لکل بنی انثی عصبۃ ینتسبون الیہ الاولد فاطمہ فانا

ولیهم وانا عصبتهم

حضرت فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہر عورت کی اولاد کا خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں ۔ ماسوائے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کے پس میں ہی ان کا باپ اور قبیلہ ہوں

(ابویعلی ۔ المسند ۱۲/ ۱۰۹ حدیث ۶۷۴۱)

(خطیب بغدادی ۱۱/ ۲۸۵)

(طبرانی المعجم الکبیر ۲۲ / ۴۲۳ حدیث ۱۰۴۲)

۱۴ ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ امرت ان اسمی ابنی ھٰذین حسناً وحسیناً ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہے کہ اپنے بیٹوں کا نام حسن و حسین رکھوں ۔

اس حدیث سے ملتی جلتی حدیث اس طرح ہے ۔

عن المفضل قال ان اللہ حجب اسم الحسن والحسین حتی سمی بهما النبی ابنیه الحسن والحسین ۔

حضرت مفضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے ناموں کو حجاب میں رکھا یہاں تک کہ حضور علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کا نام حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام رکھا ۔ (ابن اثیر اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ ۲/ ۱۳)

۱۵ ۔ وعن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ وھو اخذٌ باب الکعبۃ ویقول ایھا الناس من عرفنی عرفنی ومن لم یعرفنی فانا اعرّفھم فانا ابو ذر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یقول مثل اھلبیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلّف عنھا غرق ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کعبہ کا دروازہ پکڑ کے کہہ رہے تھے کہ لوگو جو مجھے جانتے ہیں سو جانتے ہیں جو نہیں جانتے میں انہیں اپنا تعارف کراتا ہوں کہ میں ابو ذر ہوں میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جس نے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا ۔

(المستدرک للحاکم ۳/ ۱۵۰)
المصدر ابن عباس ذکرہ الھیثمی فی مجمع الزوائد ۹/ ۱۶۸
ذخائر العقبیٰ الطبری ۳۰

۱۶ ۔ وعن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ سمّٰی ھارون ابنیہ شبرًا وشبیرًا وعلی سماھا حسنًا وحسینًا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہارون نے اپنے بیٹوں کا نام شبّر و شبیر رکھا میں نے اپنے بیٹوں کا حسن و حسین رکھا

(طبرانی المعجم الکبیر ۶/ ۲۶۳ حدیث ۶۱۶۸)

(الصواعق المحرقۃ ۱۹۲ حدیث ۲۷)

۱۷ ۔ عن علی قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم الحسن والحسین یوم القیٰمۃ عن جنبی عرش الرّحمٰن بمنزلۃ الشنفین من الوجہ ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حسن و حسین عرش الٰہی کے دونوں جانب ایسے ملے ہوں گے جیسے کسی چہرے پر دونوں ہونٹ ملے ہوتے ہیں ۔

(الفردوس الدیلمی ۲/ ۱۵۸ حدیث ۲۸۰۴)

۱۸ ۔ وعن قال الحسن اشبہ لرسول اللّٰہ ما بین الصدر الی الرأس والحسین اشبہ لرسول اللّٰہ ماکان اسفل من ذالک

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت حسن علیہ السلام سینے سے لے کر سر تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تر مشابہ ہے اور حضرت حسین علیہ السلام سینے سے نیچے کے حصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ

مشابہ ہے۔

(سنن الترمذی ۵/ ۳۲۵ حدیث ۳۸۶۸ مسند احمد ۱/ ۱۰۸۰۹۹)

ایک سینے تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
خطِ طوام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

(اعلیٰ حضرت)

۱۹ ۔ وعن عمران بن الحصين قال قال رسول الله النظر الى علي عبادة ''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے اس حدیث کو امام الحاکم نے مستدرک ۳/ ۱۴۱ ، ۱۴۲ نے فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور (ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء ۲/ ۱۸۲ میں روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی تائید میں ملاحظہ فرمائیں ۔

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت رایت ابابکر یکثر النظر الی وجہ علی فقلت لہ یا ابت اراک تکثر النظر الی وجہ علی فقال یا بنیۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے چہرے کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ پس میں نے ان سے پوچھا ابا جان کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت

سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے چہرے کی طرف دیکھتے رہتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے میری بیٹی میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ کہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

(اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر ۴۲/ ۳۵۵)
(والزمخشری فی مختصر کتاب الموافقۃ ۱۴)

۲ - عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

(اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۳/ ۱۵۲ حدیث ۴۶۸۲)
(والطبرانی فی المعجم الکبیر ۱۵، ۶ حدیث ۱۰۰۰۶)
والبونعیم فی حلیۃ الاولیاء ۵/ ۱۵۸ ۔

۳ عن طلیق بن محمد قال رایت عمران بن حصین یحدہ النظر الی علی فقیل لہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ

حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے کسی نے ان سے

پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر ۱۸/ ۱۰۹ حدیث ۲۰۷)

۲۰ - وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ ذکر علی عبادۃ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا علی کا تذکرہ کرنا عبادت ہے (یعنی ذکر علی کرنا)

(اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس ۲/ ۲۴۴ حدیث ۱۳۵۱)

۲۱ - وعن الحسین قال قال رسول اللہ لی یابنی انک لکبدی طوبیٰ لمن احبّک واحبّ ذرّیتک فالویل لقاتلک یوم الجزاء

حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے۔ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے بیٹے تم میرا جگر ہو قیامت کے دن تم تمہاری ذریت کے دوستداروں کے لیے مبارک اور تمہارے قاتل کے لیئے بربادی ہوگی۔

۲۲ - وعن علی قال قال رسول اللہ یقتل الحسین شر ھذہ الامّۃ ویتبرّء اللہ منھم ومن ولدھم

و ممّن یکفر بی

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسین علیہ السلام کو اس امت کا بدترین شخص قتل کرے گا اللہ ان سے ان کی اولاد اور میرے منکرین سے بیزار ہے۔

۲۳ - وعن قال قال رسول اللہ ان قاتل الحسین فی تابوتٍ من النار علیہ نصف عذاب اھل النار وقد شدّ یداہ و رجلاہ من سلاسل من نارٍ فیکبّ فی النار حتّٰی یقع فی نار جھنم ولہ ریحٌ یتعوّذ اھل النار الیٰ ربّھم من شدّۃ نتن ریحہ وھو فیھا خالد فی العذاب الالیم کلما نضج جلدہ شدّ اللہ علیہ الجلود حتّٰی یذوق العذاب الالیم لا یفتر ساعۃ ویسقٰی من حمیم جھنّم فالویل لہ من عذاب اللہ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسین علیہ السلام کے قاتل کو آگ کے تابوت میں نصف دوزخیوں کے برابر عذاب دیا جائے گا۔ ہاتھ و پیر آتشیں زنجیر سے بندھے ہوں گے۔ منہ کے بل جہنم میں گرایا جائے گا وہ جہنم کی تہہ میں جا گرے گا اس کی بدبو سے اہل دوزخ خدا کی پناہ مانگیں گے وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا جب اس کی جلد جل جائے گی تو اللہ تعالیٰ

نئی جلد پیدا کرے گا اور پھر دردناک عذاب دے گا اسے دوزخیوں کا پیپ پلایا جائے گا اس کے لیئے ویل کا عذاب ہوگا۔

(المناقب لابن المغازلی ۶۶ حدیث ۹۵)

۲۴ - وعن ابن عمر سئله رجل عن دم البعوضة فقال من انت قال من اهل العراق قال انظروا الیٰ هٰذا یسئلنی عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسول الله وقد سمعته یقول هما ریحانتای من الدّنیا (رواه ابونعیم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ان سے حالت احرام میں مچھر کے خون کا حکم پوچھا تو انہوں نے سوال کیا کہ تم کون ہو۔ جواب دیا میں اہل عراق میں سے ہوں یہ سن کر انہوں نے کہا کہ اس شخص کی طرف دیکھو یہ مجھ سے مچھر کے خون کا حکم دریافت کرتا ہے حالانکہ انہوں نے فرزند رسول کو قتل کیا میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

سنن الترمذی ۵ / ۳۲۲ حدیث ۳۸۵۹
فی المصدر فی الدنیا والاخرۃ

(بخاری الصحیح ۵ / ۲۲۴ کتاب الادب حدیث ۵۶۴۸)
نسائی السنن الکبریٰ ۵ / ۵۰ حدیث ۸۵۳۰

۲۵ - وعن شهر ابن حوشب قال سمعت ام سلمة حين جاء نعي الحسين لعنت اهل العراق وقالت قتلوه قتلهم الله عزوجل ماعزّوه وذلّوه لعنهم الله روى باسناد مسلسل الى ابى نعيم ۔

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب شہادت حسین علیہ السلام کی خبر ملی تو اہل کوفہ پر لعنت بھیجتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اسے قتل کیا اللہ انہیں قتل کرائے اس کی عزت نہ کی اور انہیں رسوا کیا اللہ کی ان لوگوں پر لعنت ہو اسے ابو نعیم نے اپنے مسلسل اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے ۔

(مجمع الزوائد ۹ / ۱۹۴)

امام حسن حسین دی شان دساں نبی پاک دی نیں تصویر دونویں
جس نور توں نبی دا نور بنیا اوسے نور دی نیں تنویر دونویں
جان دے کے باطل نوں زیر کیتا کفر واسطے نیں شمشیر دونویں
شاقی پیراں دے پیر دے پیر دونویں ساری امت دے نیں دستگیر دونویں

فضائل خدیجہ و فاطمہ سلام اللہ علیہما

مودّت سیزدہم

۱۔ عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ لایکاد ان یخرج من البیت حتیٰ یذکر خدیجۃ فیحسن علیہا الثّناء فذکرھا یوماً فادرکتنی الغیرۃ فقلت ھل کانت الا عجوزاً قد ابد لک اللہ خیراً منہا فغضب النبی حتی رایت مقدم شعرہ یھتزّ من الغضب فقال لا واللہ ما اخلفنی اللہ خیراً منہا اٰمنت بی اذا کفر الناس وصدقتنی اذا کذبنی الناس وواستنی بمالھا اذا حرمنی الناس ورزقنی اللہ باولادھا دون النّساء من غیرھا قالت عائشۃ فقلت فی نفسی لا اذکرھا بسوءٍ ابداً۔

حضرت شعبی مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جب بھی گھر سے باہر نکلتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے ان کی خوب تعریف کرتے ایک دن آپ نے ان کا اس طرح ذکر کیا تو مجھے غیرت آئی میں نے کہا وہ تو ایک بوڑھی عورت تھی اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر زوجہ آپ کو عطا فرمائی یہ سن کر آپ نہایت غضبناک ہوئے یہاں تک کہ غصّے سے آپ کے بال ہلنے لگے اور ارشاد فرمایا نہیں خدا کی قسم اللہ نے مجھے اس سے بہتر زوجہ نہیں دی وہ مجھ پر ایمان لے آئی جب کہ لوگ جھٹلاتے میری تصدیق کی جب لوگ تکذیب کرتے اپنے مال سے میری مدد کی جب کہ لوگ

نے مجھے محروم رکھتے اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے اولاد دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ارشادات سن کر میں نے دل میں کہا کہ آئندہ ان کا ذکر کبھی بھی برائی کے ساتھ نہیں کروں گی۔

(یہ حدیث تھوڑے فرق کے ساتھ یوں بھی ہے)

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا ذکر خدیجۃ اثنی علیہا فاحسن الثناء قالت فغرت یوما فقلت ما اکثر ما تذکرھا حمراء الشدق قد ابدلک اللہ بہا خیرا منہا قال ما ابدلنی اللہ خیرا منہا۔ قد امنت بی اذ کفر بی الناس، وصدقتنی اذ کذبنی الناس، وواستنی بمالہا اذ حرمنی الناس وارزقنی اللہ ولدھا اذ حرمنی اولاد النساء۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آگئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر عورتوں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ کو عطا فرمائی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور اس نے میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جب کہ دوسری

عورتوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا۔

(المسند احمد ۶/ ۱۱۷ حدیث ۲۴۹۰۸، طبرانی المعجم الکبیر ۲۳/ ۱۳ حدیث ۲۲
ابن جوزی صفوۃ الصفوۃ ۲/ ۸، عسقلانی فی الاصابۃ ۷/ ۶۰۴
الذھبی فی سیر اعلام النبلاء ۲/ ۱۱۷، مجمع الزوائد ۹/ ۲۲۴)

۲ - وعن مہاجر بن میمون عن فاطمہ علیہ السلام قالت قلت لابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این امنا خدیجۃ قال ببیتٍ من قصب لا لغوبٌ فیہ ولا نصبٌ بین مریم واسیۃ امرأۃ فرعون قلت امن ھٰذا القصب قال لا بل القصب المنظوم بالدر والیاقوت

مہاجر بن میمون حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ ہماری والدہ جنت میں کہاں ہیں۔ فرمایا کہ وہ (جاؤ) کے ایک گھر میں ہیں تھکان ہے۔ نہ سختی وہ حضرت مریم اور آسیہ کے گھروں کے درمیان ہے۔ یہ سن کر میں نے عرض کی کہ یہ گھر اسی دنیا کے (جاؤ) کے بنے ہوئے ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ موتی اور یاقوت پروئے ہوئے ہیں

(مجمع الزوائد ۹/ ۲۲۳)

۳ ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ خیر نساء العالمین اربع مریم بنت عمران واسیۃ بنت مزاحم وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا کی عورتوں میں سب سے افضل چار عورتیں ہیں حضرت مریم علیہا السلام ، حضرت آسیہ علیہا السلام ، حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا ، حضرت فاطمہ عابدہ زکیہ سلام اللہ علیہا ۔

(المناقب للخوارزمی ۳۶۳ حدیث ۴۰۹ المستدرک ۳/ ۱۰۷)

۴ ۔ وعن عباد بن سعد قال قال رسول اللہ فضلت خدیجۃ علی نساء النبی کما فضلت مریم علی نساء العالمین ۔

حضرت عباد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدیجہ کو میری بیویوں میں ایسی فضیلت ہے جیسی حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو دنیا کی عورتوں پہ

اس حدیث سے ملتی جلتی ایک حدیث ہشام سے بھی مروی ہے ،

اخرجہ البخاری الصحیح کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجۃ وفضلہا ، ۳/ ۱۳۸۸ حدیث ۳۶۰۴ مسلم فی الصحیح کتاب فضائل الصحابۃ باب فضائل خدیجہ ام المومنین ۴/ ۱۸۸۶ حدیث ۲۴۳۰ ابن ابی شیبۃ فی المصنف ۶/ ۳۹۰/ ۳۲۲۸۹)

۵ ۔ وعن الامام جعفر الصادق عن ابائہ علیھم السلام عن علی قال نزل جبرئیل فقال علی رسول اللہ ان ربک یقرء علیک السلام ویقول انی قد حرمت النار علی صلب انزلک وبطن حملک وحجر کفلک

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام اپنے آباء واجداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جبرائیل جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ یارسول اللہ تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے ۔اور کہتا ہے کہ میں نے جہنم حرام کر دیا تم کو اٹھانے والے صلب ٹھہرنے والی رحم اور اٹھانے والی گود پر

لایوجد فی المصدر یارسول اللہ

۶ وعن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ من اراد التوکل فلیحب اھلبیتی ومن اراد ان ینجو من عذاب القبر فلیحب اھلبیتی ومن اراد الحکمۃ فلیحب اھلبیتی ومن اراد دخول الجنۃ بغیر حساب فلیحب اھلبیتی فواللہ ما احبھم احدٌ الاربح فی الدنیا وفی الاخرۃ ۔

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو توکل کرنا چاہے اسے میرے اہلبیت سے دوستی کرنی چاہیئے جو قبر کے عذاب سے نجات کا خواہاں ہو جو حکمت و دانائی کا متلاشی ہو اور جو بلا حساب کتاب جنت میں جانا چاہتا ہو اسے میرے اہلبیت سے دوستی کرنی چاہیئے قسم بخدا جس نے بھی ان سے دوستی کی اس نے دنیا و آخرت میں نفع اٹھایا ۔

(پیر سید خضر حسین چشتی (آل رسول ۲۹ پر امام نظام الدین حسن بن محمد خراسانی جو امام نیشاپوری کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی تفسیر میں مولائے علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے توسل کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں۔

وَالِّیْ اَرْجُوْ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْہِ بِوَجْہِہٖ الْکَرِیْمِ ثُمَّ بِنَبِیِّہٖ الْقُرَشِیِّ الْاَبْطَحِیِّ وَوَلِیِّہٖ الْمُعَظَّمِ الْعَلِیِّ

بے شک میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضلِ عظیم سے اور میں وسیلہ پکڑتا ہوں اس کی طرف اس کی ذاتِ کریم سے پھر اس کے قریشی بنی بطحا کے رہنے والا پیغمبر اور اس کے معظم ولی علی سے

(تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان علی ہامش جامع البیان)

، وعن زادان عن سلمان قال قال رسول اللّٰہ یاسلمان من احب فاطمہ بنتی فھو فی الجنۃ معی ومن ابغضھا فھوفی النار یاسلمان حب فاطمۃ ینفع فی مائۃٍ من المواطن ایسر ذالک المواطن الموت والقبر والمیزان والصراط والمحاسبۃ فمن رضیت عنہ بنتی فاطمہ رضیت عنہ ومن رضیت عنہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔ ومن غضبت بنتی فاطمۃ علیہ غضبت علیہ ومن غضبت علیہ غضب اللّٰہ علیہ۔ یاسلمان ویل لمن یظلمہا ویظلم بعلھا علیًا وویلٌ لمن یظلم ذریتھما وشیعتھما

حضرت زادان حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے سلمان

جو میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے محبت رکھے وہ بہشت میں میرے ہمراہ ہوگا اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے وہ جہنم میں جائے گا۔
اے سلمان فاطمہ سلام اللہ علیہا کی دوستی ستو جگہ نفع دیتی ہے ان میں آسان ترین موت، قبر، میزان، پل صراط اور حساب کتاب کے مراحل ہیں جس سے فاطمہ سلام اللہ علیہا خوش ہو میں اس سے خوش ہوں گا۔ خدا بھی اس سے خوش ہوگا۔ جس سے فاطمہ ناراض ہو میں اس سے ناراض ہوں گا۔ اور خدا بھی اس سے ناراض ہوگا۔
اے سلمان فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کے شوہر علی کرم اللہ وجہہ الکریم ان کی اولاد اور دوستداروں پر جو ظلم کرے گا ان کے لیئے ہلاکت و بربادی ہے۔
(مستقل الحسین للخوارزمی ۵۹ حدیث ۱۲۳)

۸ ۔ وعن المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ معرفۃ اٰل محمّد براۃٌ من النار وحب اٰل محمّد جوازٌ علی الصراط والولایۃ لاٰل محمّد امانٌ من العذاب

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ آلِ محمّد کی معرفت جہنم سے برأت ان کی دوستی پل صراط پار کرنے کا پروانہ ان کی حمایت عذاب الٰہی سے امان ہے۔
(مقتل الحسین للخوارزمی ۶۰ فرائد السمطین ۲ / ۶۷ حدیث ۳۹۱)

۹ - وعن جریر ابن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ من مات علیٰ حب آلِ محمد مات شہیدًا ومن مات علیٰ حب آل محمد مات مغفورًا لہ الا ومن مات علیٰ حب آل محمد فیفتح فی قبرہ بابان من الجنۃ الا ومن مات علیٰ حب آل محمد بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر و نکیر الا ومن مات علیٰ حب آل محمد یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الیٰ بیت زوجھا الا ومن مات علیٰ حب آل محمد مات تائبًا الا ومن مات علیٰ حب آل محمد جعل اللہ زوار قبرہ ملٰئکۃ الرحمۃ الا ومن مات علیٰ حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علیٰ حب آل محمد مات مومنًا مستکمل الایمان الا ومن مات علیٰ بغض آل محمد جاء یوم القیمۃ مکتوب بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ الا ومن مات علیٰ بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ الا ومن مات علیٰ بغض آل محمد مات کافرًا

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا (جو شخص آلِ محمد کی محبت پر فوت ہوا اس نے شہادت کی موت پائی)۔ (خبردار جو شخص آلِ محمد کی محبت پر فوت ہوا وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے)

(خبردار جو شخص آل محمد کی محبت پر فوت ہوا اس کی قبر میں جنت کے

دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔)
خبردار جو شخص آل محمد کی محبت پر فوت ہوا اسے پہلے ملک الموت اور پھر منکر نکیر جنت کی خوشخبری دیتے ہیں ۔
خبردار جو شخص آل محمد کی محبت پر فوت ہوا اس کو بڑے اعزاز کے ساتھ جنت میں داخل کیا جائے گا ۔ جیسے دلہن کو اعزاز کے ساتھ دولہا کے گھر پہنچایا جاتا ہے ۔
خبردار جو آل محمد کی محبت پر فوت ہوا وہ تائب ہو کر فوت ہوا ۔
خبردار جو شخص آل محمد کی محبت پر فوت ہوا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے ۔
خبردار کہ جو شخص آل محمد کی محبت پر فوت ہوا وہ مسلکِ اہل سنت و جماعت پر فوت ہوا ۔
خبردار جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے گا وہ کامل الایمان مرے گا ۔
خبردار جو شخص آل کے بغض پر مرا وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ الفاظ لکھے ہوں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید (مایوس) ہے ۔
خبردار جو شخص بغض آل محمد پر مرا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا ۔
خبردار جو شخص آل محمد کے بغض پر مرا وہ کافر مرا
(شیخ اکبر محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر ابن عربی جلد ثانی صفحہ نمبر ۲۳۳ مطبوعہ بیروت)
مفسر قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۵، ۱۶۶،
علامہ اسماعیل حقی نے اپنی تفسیر روح البیان جلد ۸ صفحہ ۳۱۲ ،

علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں۔
علامہ شیخ مومن بن حسن مومن شبلنجی نورالابصار صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵ مطبوعہ مصر
امام یوسف بن اسماعیل نبہانی نے اشرف المؤبد لآل محمد صفحہ ۴۲ مطبوعہ مصر/
فرائد السمطین ۲۵۶/۱ حدیث ۵۲۵۔

۱۰ - وعن عکرمہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعبد الرحمٰن بن عوف یا عبد الرحمٰن انکم اصحابی وعلی ابن ابی طالب اخی منی وانا من علی فھو باب علمی ووصیی وھو وفاطمۃ والحسن والحسین ھم خیر اھل الارض عنصرًا وشرفًا وکرمًا

حضرت عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے ارشاد فرمایا کہ اے عبد الرحمٰن تم میرے صحابی ہو علی میرا بھائی ہے وہ مجھ سے میں اس سے ہوں وہ میرے علم کا دروازہ اور وصی ہے۔ وہ فاطمہ و حسن و حسین و جود عزت اور کرامت میں اہل عالم سے افضل ہیں۔
(مقتل الحسین للخوارزمی ۶۰)

۱۱ - وعن موسیٰ بن علی القریشی عن قنبر عن بلال بن حمامۃ قال طلع علینا النبی صلّی اللہ علیہ وسلم ذات یوم و وجھہ مشرق کدائرۃ القمر فقام عبد الرحمٰن بن عوف فقال یا رسول اللہ ما ھذا النور فقال بشارۃ اتتنی من ربی فی اخی وابن عمّی علی و

بنتی فاطمۃ ان اللہ زوّج علیّاً فاطمۃ و امر رضوان خازن الجنان فیھنّ بالزینۃ والنّور فھزّ شجرۃ طوبیٰ فحملت د قاقاً یعنی صکاکا بعدد محبی اھلبیتی وانشاء من تحتھا ملٰئکۃ من نور و دفع الیٰ کل ملکٍ صکّاً فاذا استوت القیامۃ باھلھا نادت الملٰئکۃ الی الخلائق فلا یبقی محب الادفعت الیہ صکّاً فیہ فکاک من النّار روفی نسخۃ اخرٰے الاوقعت فی یدہ ورقۃ فیھا صاکً وفیہ نجات من النا ، فاخی وابن عمّی و بنتی فکاک رقاب الرجال والنّساء من امّتی من النّار

حضرت موسیٰ بن علی قریشی قنبر رضی اللہ عنہ سے وہ بلال بن حمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت آپ کا چہرہ بدر کامل کی طرح چمک رہا تھا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے چہرے پر یہ نور کیسا فرمایا میرے پاس ابن عم علی اور بیٹی فاطمہ سے متعلق ایک بشارت آئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے فاطمہ کا نکاح علی کے ساتھ کر دیا اور خازن جنّت کو جنّت سجانے کا حکم دیا درخت طوبیٰ نے حرکت کی محبین اہلبیت کے برابر پروانوں سے وہ بار آور ہوا اس کے نیچے نورانی فرشتے پیدا کئے ہر ایک کو ایک پروانہ دیا روز قیامت وہ مخلوق خدا کو پکاریں گے پس ہر محب اہل بیت کو ایک ایک پروانہ مل جائے گا جس میں دوزخ سے نجات کا حکم درج ہو گا۔

ایک دوسری روایت میں یوں ہے۔
ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک ورق گرے گا جس میں جہنم سے نجات کا پروانہ ہوگا میرا چچیرا بھائی اور بیٹی امت کے مرد و زن کو جہنم سے نجات دینے والے ہیں۔ یہ حدیث تھوڑے فرق کے ساتھ کتابوں میں موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔
جناب ابوبکر الخوارزمی نے بیان کیا ہے کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم باہر تشریف لائے وَوَجْهُهُ مُشْرِقٌ كَدَائِرَةِ الْقَمَرِ۔
آپ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے اس شادمانی کا سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ مجھے میرے رب کی طرف سے اپنے بھائی اور چچا کے بیٹے اور میری بیٹی سے متعلق بشارت ملی ہے۔
بِاَنَّ اللّٰهَ زَوَّجَ عَلِيًّا مِنْ فَاطِمَةَ
کہ اللہ تعالیٰ نے علی کا نکاح فاطمہ سے کر دیا ہے۔ اور خازنِ جنّت رضوان کو حکم دیا ہے تو اس نے شجر طوبیٰ کو ہلایا تو وہ میرے اہل بیت کے محبوں کی تعداد کے برابر رقعوں (یعنی پتوں) سے بار آور ہوا جو (بخشش) کی دستاویزوں کی صورت میں تھے اور ان کے نیچے اس نے نوری فرشتے پیدا کیے۔ اور ہر فرشتے کو ایک ایک رقعہ دیا۔ جب لوگوں پر قیامت قائم ہوگئی تو وہ فرشتے میدانِ محشر میں جمع ہونے والی مخلوق میں آوازیں دیتے ہوئے پھیل جائیں گے۔ اور اہل بیت کے نیازمندوں میں دوزخ سے رہائی کے حکم نامے تقسیم کریں گے۔

فَلَا يَبْقیٰ مُحِبٌّ لِاَهْلِ الْبَيْتِ اِلَّا دَفَعْتُ اِلَيْهِ سَكًا ۔ فَصَارَ اَخِيْ وَابْنُ عَمِّيْ وَابْنَتِيْ فِكَاكُ رِقَابِ رِجَالٍ وَنِسَآءٍ مِنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ ۔

تو اہل بیت کا کوئی ایسا محب باقی نہ رہے گا۔ جسے وہ دستاویز نہ ملے پس میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا اور میری بیٹی میری اُمت کے مردوں اور عورتوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے والے بن جائیں گے۔

(بحوالہ آلِ رسول سید خضر حسین چشتی صفحہ ۳۵۲ ،
الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ ملتان)

۱۲ ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ لعلی یا علی ان اللہ تبارک وتعالیٰ زوّجک فاطمۃ وجعل صداقھا الارض فمن مشیٰ علیھا مبغضالک مشیٰ حراماً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے تمہارا نکاح کیا اور اس کا مہر تمام زمین کو مقرر فرمایا۔ پس جو کوئی زمین پہ چلے درآنحالیکہ وہ تم سے بغض رکھتا ہو تو اس کا چلنا حرام ہے۔

(المناقب للخوارزمی ۳۲۸ حدیث ۳۴۵ ، فرائد السمطین ۱/۹۴ حدیث ۶۴)

۱۳ - وعن ابی نعیم الحافظ عن شیوخه عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وآله وسلم اذا اوتی شیئا یقول اذهبوا به فلانة فانها کانت صدیقة خدیجة اذهبوا به الی فلانة فانها تحب خدیجة

حافظ ابی نعیم نے اپنے شیوخ کے ذریعے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز آتی تھی تو فرماتے یہ چیز فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی سچی دوست تھی یہ چیز فلاں عورت کو پہنچا دو کہ وہ خدیجہ کو دوست رکھتی ہے۔

(مقتل الحسین للخوارزمی ۳۱)

۱۴ - وعن شیوخه عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ فضلت خدیجة علی نساء امتی کما فضلت مریم علی نساء العالمین۔

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کو میری امت کی عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح حضرت مریم کو تمام عالم کی عورتوں پر

(مجمع الزوائد ۹ / ۲۲۳)

۱۵ ۔ وعن حذیفۃ قال قال رسول اللّٰہ نزل ملك من السّماء فاستاذن اللّٰہ تعالیٰ ان یسلّم علیّ ولم ینزل قبلھا فبشّرنی عن اللّٰہ عزّ وجلّ ان فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنّۃ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ اترا اور اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی وہ کبھی نازل نہیں ہوا تھا اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت دی کہ فاطمہ عابدہ زکیہ سلام اللہ علیہا ۔ جنتی عورتوں کی سردار ہے ۔

(مقتل الحسین للخوارزمی ۵۵)

فضائل النبی واہلبیت وصال النبی وفاطمہ سلام اللہ علیہا

مودّت چہار دہم

عن امیرالمومنین علی فی حدیث طویل قال اذا کان یوم القیمة فاوّل من یقوم من قبرہ الناطق الصادق الناصح المشفق محمّد المصطفٰی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلّم فیاتیہ جبرئیل بالبراق ومیکائیل بالتاج واسرافیل بالقصب ورضوان بحلتین ثم ینادی جبرئیل این قبر محمّد فتقول الارض حملتنی الریاح مع الجبال فدکتنی دکّة واحدة فلا ادری این قبر محمّد فیرتفع عن قبرہ عمود من نورٍ الٰی عنان السماء فیبکی جبرئیل بکاءً شدیداً فیقول لہ میکائیل ومایبکیک فیقول لہ اوتمنعنی من البکاء وھٰذا محمّد یقوم من قبرہ ویسئلنی عن امتہ وانالا ادری این امتہ قال ثم ینصدع القبر فاذا محمّد قاعداً وینفض التراب عن راسہ ولحیتہ ثم یلتفت یمیناً وشمالاً فلا یری من العمران شیئاً فیقول یاجبرئیل بشرنی فیقول ابشرک بالبراق السباق الطائر فی الافاق فیقول بشرنی فیقول ابشرک بالتاج فیقول بشرنی فیقول ابشرک بالقصب والحلّتین فیقول بشّرنی بامتی لعلک خلفتھم بین اطباق

النیران ما راتیم وانهم بعد هم فی لحود
الی اخر الحدیث۔ اختصرنا الخبر الطویل بذالک
حتی تعلم شفقته الیک بمحبته واتباع سنته

حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے طویل حدیث منقول ہے
آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ناطق صادق،
ناصح شفیق حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اپنی مرقد منوّر
سے زندہ اٹھیں گے پھر جبرئیل براق میکائیل تاج اسرافیل کتانی جامہ
(یعنی لباس) اور اسرافیل دو حلّے (یعنی جبے) لائیں گے۔ جبرئیل
پکاریں گے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرقد منور کہاں ہے
اسی وقت آپ کی مرقد منور سے نور کا ایک ستون آسمان کی بلندیوں
میں ظاہر ہوگا یہ دیکھ کر جبرئیل شدت سے رونے لگیں گے،
میکائیل پوچھیں گے کہ تم کیوں روتے ہو جواب دیا جائے گا کہ تم
مجھے رونے سے روکتے ہو! حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ آلہ وسلّم
مرقد منور سے اٹھیں گے اور اپنی امّت کی بابت مجھ سے دریافت
کریں گے مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی امّت کہاں ہے۔
اتنے میں آنحضرت کی مرقد منور کھل جائے گی۔ یکایک حضرت
محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر بیٹھ جائیں گے۔ اپنے سر
اور داڑھی مبارک سے مٹی جھاڑیں گے پھر دائیں اور بائیں
جانب دیکھیں گے کسی قسم کی آبادی آپ کو نظر نہیں آئے گی آپ
جبرئیل سے پوچھیں گے کہ اے جبرئیل مجھے کوئی خوشخبری دو
وہ عرض کریں گے کہ میں آپ کو براق کی بشارت دیتا ہوں۔ جو
اطراف عالم میں اڑنے والا اور سب پر سبقت لے جانے

والا ہے پھر فرمائیں گے کوئی اور بشارت دو عرض کریں گے کہ آپ کو تاج مبارک ہو فرمائیں گے کوئی اور بشارت دو عرض کریں گے کہ آپ کو جامہ کتانی اور بہشتی حُلے کی بشارت دیتا ہوں ہوں فرمائیں گے میری امت کی خوشخبری سناؤ شاید تم نے انہیں دوزخ کے طبقوں کے درمیان چھوڑ دیا ہے یا جہنم کے کناروں پر شاید دوزخ کے شعلوں کے درمیان عرض کریں گے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے انہیں نہیں دیکھا شاید وہ اپنی قبروں میں ہیں۔

ہم نے اس طویل حدیث کو اس مطلب پر ختم کر دیا ہے کہ تمہیں معلوم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے محبت رکھنے اور ان کی سنتوں کی پیروی کرنے کے سبب آپ اپنی امت پر کس قدر مہربان اور شفیق ہیں کہ مرقد منور سے اُٹھتے ہی سب سے پہلے اپنی امت کا خیال فرماتے ہیں۔

۲ = وعن زید بن اسلم عن عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ لما اقترف ادم الخطیئۃ قال یارب اسئلك بحق محمّدٍ لما غفرت لی فقال اللہ یا ادم کیف عرفت محمد اولم اخلقه قال یاربّ لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت راسی فرایت علٰی قوائم العرش مکتوبًا "لا الہ الا اللہ محمّد رسول اللہ" فعلمت لم تصف الی اسماك الا احب الخلق

الیک فقال اللہ تعالیٰ صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الیّ واذا سئلتنی بحقہٖ قد غفرت لک ولولاہ لما خلقتک قال ابو عبداللہ الحافظ ھٰذا حدیث صحیح الاسناد ولو لم یخرجہ الشیخان۔

حضرت زید بن اسلم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم نے اپنے خطا کا اعتراف کیا اور یوں دعا کی کہ پروردگار! میں محمد کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے! اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد کو کیسے پہچانا جب کہ ابھی میں نے اسے پیدا ابھی نہیں کیا؟ عرض کی جب تو نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیدا کیا اور مجھ میں روح پھونک دی میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو عرش کے ستونوں پر **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا ہوا دیکھا اس وقت میں نے جان لیا کہ جس شخص کے نام کو اپنے نام سے ملا کر تو نے لکھا ہے وہ مخلوق میں سب سے زیادہ تیرا محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم تم نے سچ کہا وہ مخلوق میں میرا محبوب ترین بندہ ہے چونکہ تم نے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا میں نے تجھے بخش دیا اگر وہ نہ ہوتا تو تجھے پیدا نہ کرتا۔

(مقتل الحسین للخوارزمی ۱۶ - ۱۵)

یہ حدیث تھوڑے فرق کے ساتھ اس طرح ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدم علیہ السلام نے (صورۃ) خطا کی تو انہوں نے سر اٹھا کر عرش کی طرف دیکھا اور عرض کیا میں محمد کے حق (وسیلہ) سے سوال کرتا ہوں تو میری مغفرت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے کہا تیرا نام برکت والا ہے جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے سر اٹھا کر عرش کی طرف دیکھا تو اس میں لکھا تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نزدیک اس شخص سے زیادہ بلند مرتبہ کوئی شخص نہیں ہوگا جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے تب اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی کی اے آدم وہ تمہاری اولاد میں سے تمام نبیوں کے آخر میں اور ان کی امت تمہاری اولاد کی امتوں میں آخری امت ہے اور اگر وہ نہ ہوتے تو اے آدم میں تم کو پیدا نہ کرتا

(المعجم الصغیر ج ۲ ص ۱۸۲ رقم ۹۹۲)
(المعجم الاوسط ج ۷ ص ۲۵۹ رقم ۶۴۹۸)
شرف المصطفٰی ج ۱ ص ۱۶۵، المستدرک ج ۲ ص ۶۱۵
وطبعۃ اُخری ج ۳ ص ۵۱۷ رقم ۴۲۸۶)
دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۵ ص ۴۸۹، الخصائص الکبری ج ۱ ص ۱۲،
۱۳ ابشرح اتعاف اسائل لفاطمۃ من المناقب والفضائل
امام زین الدین محمد بن عبد الروف المنادی شارح علاّ قاری
ظہور احمد فیضی ۳۳۳، ۳۳۴

۳ - وعن سعید ابن المسیب عن ابن عباس قال قال رسول الله اوحی الله تعالیٰ الیٰ عیسیٰ یا عیسیٰ اٰمن بمحمدٍ وأمر من ادرکه من امتك ان یومنوا به فلولا محمّد ماخلقت اٰدم ولولا محمّد ماخلقت الجنّة ولا النار، ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتب علیه لا الٰه الا الله م ح یعنی نصف اسم محمد فسکن قال ابو عبد الله الحافظ هذا حدیث صحیح الاسناد ایضاً ولو لم یخرجه الشیخان

عن سعید بن المسیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں اور اپنی امت کو بھی حکم دیں کہ جو ان کو پائے ایمان لائے اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتا تو میں آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پانی پر پیدا کیا تو وہ تھر تھرانے لگا جب اس پر لا الہ الا اللہ (م ح) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آدھا حصہ لکھا تو وہ ساکن ہوگیا۔ ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگرچہ شیخین نے اسے اپنی کتابوں میں درج نہیں کیا۔

(مقتل الحسین للخوارزمی ۱۵)

فائدہ برنا باس کی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بیان ہوا ہے کہ تخلیق کائنات کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کر عرش بریں پر لکھا تھا کیونکہ آقا علیہ السلام جیسی جامع کمالات ہستی نہ پہلے پیدا ہوئی اور نہ قیامت تک پیدا ہوگی۔

(برنباس کی انجیل ۳۔ ۷۔ ۲، رقم ۳۹)

۴ = وعن ابی عبد اللہ الحافظ عن شیوخہ عن ابی الخیر البحتری قال رأیت امیر المومنین علیا علیہ السلام علی منبر الکوفہ وعلیہ مدرعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معتمدًا بسیف رسول اللہ متعممًا بعمامۃ رسول اللہ وفی اصبعہ خاتم رسول اللہ فقعد علی المنبر وکشف بطنہ فقال سلونی قبل ان تفقدونی فان بین الجوانح منی علمًا جمًا واشار الی بطنہ وقال ھٰذا سقط العلم ھٰذا لعاب رسول اللہ فی فمی ما زقنی رسول اللہ زقًا زقًا من غیر وحی اوحی اللہ انی واللہ لو ثنیت لی الوسادۃ فجلست علیھا لافتیت لاھل التورات بتوراتھم ولاھل الانجیل بانجیلھم حتیٰ ینطق التوراۃ والانجیل فیقول صدق علیؑ قد افتاکم بما انزل فی وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون

حضرت ابو عبد اللہ حافظ اپنے شیوخ سے وہ ابو الخیر بحتری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم

کو کوفہ کے منبر پر دیکھا اس وقت آپ کے جسم پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا زرہ سر پر عمامہ انگلیوں میں انگوٹھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تلوار پر ٹیک لگا رکھا تھا پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے کمر کھولا اور فرمایا کہ اے لوگو مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھے نہ پاؤ۔ میرے سینے میں علم کثیر موجود ہے آپ نے اپنے سینے کی طرف ارشاد کیا اور فرمایا کہ یہ علم محل وقوع ہے یہ لعاب رسول خدا ہے جسے آپ نے تھوڑا تھوڑا کر کے مجھے کھلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بغیر کسی وحی کے بواسطہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھے پہنچایا اللہ تعالیٰ کی قسم اگر میرے لیے مسند بچھا کر مجھے اس پر بٹھایا جائے تو میں اہل تورات کو تورات کے مطابق اور اہل انجیل کو انجیل کے موافق فتوی دوں گا حتیٰ کہ تورات اور انجیل پکار اٹھیں گی کہ علی نے کہا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اتارا اس کے مطابق دیا تم انہیں پڑھتے ہو تم غور کیوں نہیں کرتے۔

(المناقب للخوارزمی ۹۱ حدیث ۸۵)

فرائد السمطین ۱/ ۳۴۰ حدیث ۲۶۳

۵۔ وعن ابن عباس قال انّ الحسن والحسین کانا کتبا فقال الحسن والحسین خطی احسن من خطک فقالا لفاطمۃ احکمی بیننا من احسن منا خطاً فکرھت فاطمۃ ان توذی احدھما بتفضیل احدھما علی الاخر فقالت منھما سئلا اباکما علیاً فسئلاہ عن ذالک فقال علیؑ

سئلا جد کما رسول اللہ فسئلاہ فقال لا احکم بینکما حتیٰ اسئل جبرئیل فلما جا جبرئیل قال لا احکم بینھما ولکن یحکم بینھما میکائیل فقال لا احکم بینھما ولکن یحکم بینھما اسرافیل فقال لا احکم بینھما حتیٰ اسئل اللہ تعالیٰ ان یحکم بینھما فقال اللہ تبارک وتعالیٰ لا احکم بینھما ولکن امّھما فاطمۃ تحکم بینھما فقالت فاطمۃ احکم بینھما وکانت لھا قلادۃ من الجواھر فقالت لھما انشر جواھر ھٰذہ القلادۃ فمن اخذ منھما اکثر فخطہ احسن فنشرتھا وکان جبرئیل واقفاً عند قائمۃ العرش فامرہ اللہ تعالیٰ اھبط الی الارض و انصف الجواھر بینھما حتیٰ لا یتاذی احد ھما ففعل ذالک احتراماً وتعظیماً لھما علیھما السلام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن و حسین نے بچپن میں ایک دفعہ بطور مشق کچھ لکھا پھر ایک نے کہا کہ تم سے میرا خط اچھا ہے دوسرے نے کہا میرا اچھا ہے دونوں نے حضرت فاطمہ کے پاس جاکر انہیں فیصلہ دینے کو کہا کہ کس کا خط اچھا ہے ؟ حضرت فاطمہ کو یہ ناگوار گزرا کہ اگر ایک کو بہتر بتائے تو دوسرے کو اذیت پہنچے گی۔ اس لیے کہا کہ اپنے والد کے پاس لے جائیں اور ان سے فیصلہ کرائیں جب علی سے پوچھا انہوں نے کہا کہ اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھیں جب انہوں نے آنحضرت سے پوچھا تو فرمایا کہ میں جب تک جبرئیل سے نہ پوچھوں جواب نہیں دوں گا جب جبرئیل آیا ان سے پوچھا تو کہا کہ میں فیصلہ نہیں دوں گا اس کا فیصلہ میکائیل دے گا میکائیل نے کہا کہ

میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں دوں گا بلکہ اسرافیل دے گا انہوں نے کہا کہ جب تک اللہ تعالیٰ سے نہ پوچھوں میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں دوں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں دوں گا بلکہ ان کی ماں فاطمہ ہی فیصلہ دے گی پس فاطمہ نے کہا میں فیصلہ دیتی ہوں ان کے پاس جواہرات کی ایک ہار تھی کہا کہ میں اس ہار کے جواہرات کو بکھیر دیتی ہوں جو زیادہ اٹھائے اس کا خط اچھا ہے یہ کہہ کر جواہرات کو بکھیر دیا اس وقت جبرئیل عرش الٰہی کے پائے کے پاس تھا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ زمین پہ اترو اور جواہرات کو ان کے درمیان آدھا آدھا کردو تاکہ ان میں سے کوئی رنجیدہ نہ ہو پس جبرئیل نے ان کی عزت واحترام کے ساتھ ایسا ہی کردیا

۱۰۔ وعن جماعةٍ من الصحابة قالوا انّ امیرالمومنین علیًّا علیه السّلام لما اراد غسل رسول الله بعد وفاته استدعیٰ الفضل ابن عباس ان یناوله الماء بعد ان عصب عینیه ثم نزع قمیصه من جیبه حتّیٰ بلغ به الیٰ سرته فلما فرغ من تجهیزه تقدم فصلّی علیه وحده ولم یشارکه احدٌ معه فی الصّلوٰة علیه وکان جماعة من الصحابة یخوضون فیمن یومهم فی الصلوٰة علیه واین یدفن فخرج الیهم امیر المومنین فقال رسول الله امامنا حیًّا ومیّتًا فیدخلون الیه فوجًا فوجًا منهم فیصلّون بغیر امام وینصرفون وقال انّ الله تعالیٰ لم یقبض نبیًّا فی مکانٍ الا فید فنونه فیه وانّی ادفنه

فی حجرتہ الّتی قبض فیہ فرضی القوم بذالک فلمّا فرغوا من الصّلوٰۃ قال امیرالمومنین یرید بن سہل احفر لرسول اللہ لحداً مثل اہل المدینہ فحفرلہ لحداً وکان یحفر لاہل المدینۃ ثمّ دخل فیہ امیرالمومنین علی و العباس والفضل بن عباس لیتولّوا دفنہ فوضعہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم علی علیہ السّلام بیدیہ وکشف وجہہ و وضع اللبن واہال التراب وکان یوم الثامن والعشرون من صفر وقیل اثنا عشر من ربیع الاوّل مات یوم الاثنین و دفن یوم الاربعا ثمّ رجعت فاطمہ الیٰ بیتہا واجتمعت الیہا النساء فقالت فاطمہ انّا للہِ وانّا الیہ راجعون ۔ انقطع عنا خبرالسّماء ثم قالت فی مرثیۃ النّبی ؛ اشعار

اغبرّ آفاق البلاد وکورت ÷ شمس النہار واظلم العصران ÷ والارض من بعد النّبی خربیہ ÷ اسفاً علیہ کثیرۃ الرجفان ÷ فلیبکہ شرق البلاد وغربہا ولیبکہ مصر وکل یمان ۔

صحابہ کی ایک جماعت روایت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی وفات کے بعد حضرت علی نے آپ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو فضل بن عباس سے فرمایا کہ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر پانی ڈالتے جائیں پھر آپ نے آنحضرت کی قمیض کو گریبان کی جانب سے ناف تک نیچے اتارا جب تجہیز وتکفین سے فارغ ہوا آگے بڑھا اور اکیلے ہی آنحضرت کی نماز جنازہ پڑھی کوئی بھی نماز میں آپ کا ساجھی نہ تھا صحابہ کی ایک جماعت اس میں غور کر رہی تھی کہ کون نماز جنازہ کی امامت کرے ؟ اور آپ کو کہاں دفن

کرے ؛ پس امیرالمومنین باہر نکلے اور فرمایا کہ رسول اللہ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں ہمارے امام ہیں پس صحابہ میں سے تھوڑے تھوڑے آدمی حجرے میں داخل ہوتے اور بغیر کسی امام کے جنازہ پڑھ کر باہر آتے نیز آپ نے فرمایا کہ نبی جہاں وفات پاتے ہیں وہیں دفن ہوتے ہیں اس لیئے میں آنحضرت کو اسی حجرے میں دفن کروں گا جس میں آپ نے وفات پائی ہے سب نے اسی بات کو پسند کیا ۔

جب نماز جنازہ سے فارغ ہوا تو حضرت علی نے بریدبن سہل کو جو اہل مدینہ کا گورکن تھا ، فرمایا کہ وہ آنحضرت کے لیئے لحد تیار کرے لحد تیار ہونے کے بعد علی ، عباس اور فضل بن عباس لحد میں اتر گئے تاکہ آپ کو دفن کرے پس علی نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے لحد میں رکھا منہ کھولا اور لحد پہ اینٹیں جوڑ دیں اور اوپر مٹی ڈال دی یہ ماہ صفر کی اٹھائیسویں تھی کہتے ہیں بارہ ربیع الاوّل کی تاریخ تھی پیر کا دن تھا بدھ کے دن دفن ہوئے ۔

بعد ازاں حضرت فاطمہ اپنے گھر واپس آئیں اور مدینہ کی عورتیں تعزیت کے لیئے وہاں جمع ہوگئیں تو حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اب آسمان کی خبریں ہم سے منقطع ہوگئیں پھر آنحضرت کے مرثیے میں یہ اشعار پڑھیں ۔

* اطراف عالم آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غم میں غبار آلود ، دن کا آفتاب سیاہ اور زمانہ تاریک ہوگیا ۔
* نبی کے بعد زمین ویران ہوگئی ہے اور کثرت تاسف سے اسے زلزلے کے جھٹکے لگ رہے ہیں ۔

* پس دنیا کے مشرقی و مغربی ممالک اور مصر و یمن کو آپ پر گریہ کرنی چاہیئے۔

۷ ۔ عن ابن عباس لما جاء فاطمة الاجل لم تحم ولم تصدع ولکن اخذت بید الحسن والحسین فذھبت بھما الی قبر رسول اللہ فصلت بین القبر والمنبر رکعتین ثم ضمتھما الی صدرھا والزمتھا وقالت یا اولادی اجلسا عند ابیکما ساعة وامیر المومنین یصلی فی المسجد ثم رجعت من عندھما نحو المنزل فحملت ملاط النبیؐ فاغتسلت ولبست فضل کفنه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہراء کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہیں کوئی بخار آیا نہ ہی کوئی اور تکلیف ہوئی انہوں نے حسن و حسین کا ہاتھ پکڑا اور روضہ رسول پر گئیں وہاں قبر و منبر کے درمیان دوگانہ پڑھی پھر دونوں بچوں کو اپنے سینے سے لگایا اس وقت امیر المومنین علی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے بچوں سے کہا کہ تھوڑی دیر کے لیئے اپنے ابو کے پاس بیٹھیں پھر حضرت فاطمہ گھر آئیں آنحضرت کی چادر اٹھائی اور غسل کر کے آپ کے بچے ہوئے کپڑے پہن لیئے دیگر بچا ہوا کفن پہنا۔

ثم نادت یا اسماء امرأة جعفر طیار فقالت لبیک بنت رسول اللہ فقالت فاطمہ لا تفا قدینی فانی فی ھذا البیت واضعة جنبی ساعةً

فاذامضت ساعة ولم اخرج فنادینی ثلثا فان
اجبتك فادخلی والا فاعلمی انی الحقت برسول الله ثم
قامت مقام رسول الله وصلّت رکعتین ثم طالت
وغارت وجهها بطرف ردائها۔ وقیل بل ماتت فی سجودها
اقبلت اسماء بفاطمة الزهراء ونادت ثلثا یا ام الحسن
والحسین یا بنت رسول الله فلم تجب فدخلت البیت
فاذا هی میتة۔

پھر حضرت جعفر طیار کی زوجہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہ نے عرض کی جب
دختر رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا
نے ارشاد فرمایا اے اسماء تم میرے پاس سے الگ نہ ہونا۔ کہ
میں اس گھر میں ایک ساعت یعنی گھڑی لیٹنا چاہتی ہوں۔ جب ایک
ساعت گزر جائے اور میں باہر نہ نکلوں۔ تو تم مجھ کو تین آوازیں دینا اگر
میں جواب دوں تو تم اندر چلی آنا ورنہ سمجھ لینا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے جا ملی ہوں پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر کھڑی ہوئیں اور
۲ دو رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ گئیں اور اپنا چہرہ مبارک چادر کے
پلے سے ڈھانپ لیا۔ جب ایک ساعت گزری تو حضرت اسماء
نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف مخاطب ہو کر آواز دی اے
حسن و حسین کی اماں اے دختر رسول مگر کچھ جواب نہ ملا
تب حضرت اسماء اس گھر میں داخل ہوئیں کیا دیکھتی ہیں کہ
جناب سیّدہ عابدہ ذکیہ رحلت فرما چکی ہیں۔

ثمّ شقت اسماء جیبها وقالت کیف اخبرنی رسول اللہ بوفاتک ثمّ خرجت فلقیها الحسن والحسین فقالا این امّنا فسکتت فدخلا البیت فاذا ممتدۃ فحرکها الحسین فاذا ھی میتۃ فقال یا اخا اجرک اللہ فی موت امنا وخرجا ینادیان وا احمداہ وا محمّداہ الیوم جدّد لنا موتک اذ ماتت امّنا ثمّ اخبرا علیّا وھو فی المسجد فغشی علیہ حتّی رش علیہ الماء فجاء علی حتی دخل بیت فاطمہ وعند راسھا تبکی اسماء وابناء محمّد ما کنّا نشعر بفاطمہ موت جدّکما فمن نسفر بعدک

یہ دیکھ کر اسماء نے اپنا گریبان شق کیا اور بولی کہ رسول اللہ نے تمہیں اپنی موت کی خبر کیوں دی تھی ؟ پھر وہ باہر نکلی تو حسن و حسین سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا کہ ہماری ماں کہاں ہیں ؟ وہ خاموش رہی پس وہ کمرے میں داخل ہوئے دیکھا کہ وہ اندر لیٹی ہوئی ہے حسین نے انہیں ہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ انتقال کر گئی ہیں ۔ فرمایا اے میرا بھائی اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری والدہ کی موت پر اجر عطا فرمائے پھر دونوں کہتے ہوئے گھر سے باہر نکلے " یا احمداہ یا محمداہ ! آج ماں کی موت نے آپ کے موت کی غم کو تازہ کر دیا ہے " پھر مسجد جاکر حضرت علی کو اس کی اطلاع دی یہ سن کر حضرت علی بے ہوش ہو گئے یہاں تک کہ ہوش میں لانے کے لئے پانی چھڑکا گیا ہوش میں آنے کے بعد گھر تشریف لائے

اس وقت اسماء حضرت فاطمہ کے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی اور کہتی تھی کہ "اے پسران محمد! ہم تمہاری والدہ کے سبب تمہارے نانا کے غم کا احساس نہ کرتے تھے اب ہم کس کے چہرہ منور کی زیارت کریں"؟
جب امیر المومنین نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹایا وہاں ایک رقعہ پڑا ہوا تھا جس میں لکھا تھا

فکشف امیر المؤمنین عن وجهها فاذا برقعة عند راسها فنظر فیها فاذا فیها مکتوبٌ: بسم الله الرحمٰن الرحیم هٰذه وصیة فاطمة بنتِ رسول الله وهی تشهد ان لا اله الا الله محمّد رسول الله وانّ الجنّة حقٌ والنار حقٌ وانَّ الساعة اٰتیة لا ریب فیها وان الله تعالیٰ یبعث من فی القبور یا علی انا فاطمة بنت رسول الله زوجنی الله منك لاكون فی الدنیا والاخرة وانت اولیٰ بی من غیرك فغسّلنی وحنّطنی واكفنی وادفنی باللّیل ولا تعلم احداً استود علك الله واقرء علی ولدی سلاماً الی یوم القیٰمة۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ فاطمہ بنت رسول اللہ کی وصیت ہے کہ وہ شہادت دیتی ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تحقیق جنت و دوزخ ہیں اور قیامت آنے والی ہے اللہ قبروں سے سب کو جمع کرے گا یا علی میں فاطمہ ہوں اللہ نے میرا عقد آپ سے کر دیا میں دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہوں میرے لیئے زیادہ اولیٰ ہے کہ آپ مجھے غسل دیں۔ حنوط کریں، کفنائیں اور رات کو دفن کریں کسی کو علم نہ ہونے دیں۔

خدا حافظ اور اولاد کو روزِ قیامت تک سلام کہتی ہوں۔

فلمّا جاء اللّیل غسلها علیؑ و وضعها علی السریر وقال للحسن ادع الی المصلّی فصلی علیها و رفع یدیه الی السّماء فنادیٰ هٰذه فاطمه اخرجتها من الظلماتِ الی النور فاضاءت الارض میلاً فی میل فلمّا ارادوا ان یدفنوها نادت بقعه من البقیع الیّ فقد رفع تربتها فنظروا بقبر محفور فحملوا السریر الیها فدفنوها فجلس علی شفیر القبر فقال یا ارض استودعك ودیعتی هٰذه بنت رسول الله فنودی منها یا علی انا ارفق بها منك فارجع ولا تهتم فانسد القبر واستوی الارض فلم یعلم این کان الی یوم القیامة۔

جب رات ہوئی حضرت علی نے انہیں غسل دیا اور تخت پر رکھا امام حسن سے فرمایا کہ ایک مصلی لائیں پھر آپ نے نماز پڑھی اٹھا کر دعا مانگی " یہ فاطمہ تھی جو تاریکی سے نور کی طرف نکل گئی " زمین ایک میل تک روشن ہوگئی جب انہوں نے دفن کرنے کا ارادہ کیا تو جنت البقیع کے ایک طرف سے آواز آئی کہ میری طرف لاؤ پھر اس جگہ کی مٹی ہٹائی تو وہاں ایک قبر کھدی ہوئی تھی وہ تخت کو وہاں لے گئے اور وہیں دفن کر دیا حضرت علی قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ " اے زمین! میں اپنی امانت کو تمہیں سونپتا ہوں یہ دختر رسول اللہ ہے " زمین سے آواز آئی یا علی! میں آپ کی بنسبت اس پر زیادہ مہربان ہوں آپ تشریف لے جائیں کوئی فکر نہ کریں پس حضرت علی نے قبر کو بند کر دیا اور وہاں کی زمین برابر کر دی اب قیامت تک کسی کو

معلوم نہیں کہ آپ کی قبر کہاں ہے؟

۸ ۔ عن علیؓ المرتضٰی علیہ السلام عن رسول اللہ قال یبعث عبد المطلب یوم القیامۃ امۃ واحدۃ علیہ بھاء الملوک وسیماء النبوۃ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عبد المطلب امّت واحدہ پر اٹھیں گے ان کی شان بادشاہوں جیسے اور پیشانی نبیوں جیسی ہوگی ۔

ایضاً عنہ قال قال رسول اللہ انّ عبد المطلب سنّ خمساً فی الجاھلیۃ فاجراھا اللہ تعالیٰ فی الاسلام حرّم نساء الاٰباء علی الابناء فانزل اللہ ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم + ووجد مالاً فاخرج منہ خمساً وتصدّق فانزل اللہ تعالیٰ واعلموا انّما غنمتم من شیءٍ فانّ للہ خمسہ الآیۃ

ولما حضر بئر زمزم سمّاھا سقایۃ الحاج فانزل اللہ اجعلتم سقایۃ الحاجّ الآیہ وسنّ فی القتل بمائۃ من الابل فاجری اللہ تعالیٰ ذالک فی الاسلام ولم یکن للطواف عددٌ فی قریش فسنّ عبد المطلب سبعۃ اشواط فاجری اللہ تعالیٰ ذالک فی الاسلام

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہی روایت ہے جناب

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے دورِ جاہلیت میں پانچ طریقے مقرر فرمائے اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام میں بھی جاری رکھا۔ باپوں کی بیویوں کو بیٹوں پر حرام کر دیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

ولا تنکحوا ما نکح اباء کم من النساء

یعنی جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے تم ان سے نکاح نہ کرو۔

آپ نے غنیمت میں ملنے والے مال کا پانچواں حصہ نکال کر صدقہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان اللہ خمسہ

جان لو جو تم مال غنیمت پاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے نکالا کرو

جب حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے چاہ زمزم کو کھودا تو اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے آیۃ اجعلتم سقایۃ میں نازل کیا۔

آدمی کے قتل کا خون بہا ایک سو اونٹ مقرر کیئے اللہ تعالیٰ نے وہی طریقہ اسلام میں جاری فرمایا۔

قریش میں طواف کی تعداد کچھ مقرر نہ تھی۔ حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے سات طواف کے مقرر کئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اسلام میں جاری کیا۔

۹ = وعنہ ایضاً قال قال رسول اللہ لی یا علی ابن ان عبد المطلب ما کان یستقسم بالازلام ولا یعبد

الاصنام ولایاکل ما ذبح علی النصب وکان علیٰ ملۃ ابراھیم

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی حضرت عبدالمطلب پانسے سے تقسیم نہیں کرتے تھے (یعنی جوا وغیرہ نہیں کھیلتے تھے)، اور بتوں کی پرستش نہیں کرتے تھے بتوں کے نام پر جو جانور ذبح کیا جاتا تھا اس کو نہ کھاتے تھے اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملّت (یعنی مذہب) پر تھے۔

۱۰ = عن الاعمش قال حدثنی ابو اسحاق بن الحارث وسعد بن بشیر عن علی کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم انا واردکم علی الحوض وانت یا علی الامر والحسن والحسین الساقی۔

حضرت اعمش ابو اسحاق بن حارث اور سعد بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے بیان کیا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی میں تم سے حوض کوثر پر ملوں گا تم حکم دینے والے اور حسن وحسین پلانے والے ہیں۔

۱۱ = وعن الامام علی الرضا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم انہ قال سیدفن بعضۃ منی بخراسان ما زارھا مکروبٌ الانفس اللہ کربتہ ولا مذنب الاغفر اللہ لہ

حضرت امام علی رضا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ عنقریب میرے جگر کا ایک ٹکڑا خراسان میں دفن ہو گا جو سختی کا مارا اس کی زیارت کرے گا۔ اللہ سختی کو دور اور گناہگار کا گناہ معاف فرمائے گا۔

(فرائد السمطین ۲/ ۱۹۰)

صدق اللہ وصدق رسولہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ ورحمتہ وتحیاتہ علیہ وعلی الائمۃ الھداۃ من عترتہ الطاھرۃ وبدرالدجی والعروۃ الوثقی وحجج اللہ علی الوری ولاحول ولاقوۃ الاباللہ تعالیا

اسی پر ہم اس رسالہ شریفہ کو ختم کرتے ہیں تاکہ میرے لئے اور رسول اللہ اور آپ کے آل اطہار کی تصدیق کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور نجات کا ذریعہ ہو (آمین)

سوانح اقدس سید الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(سورۂ احزاب آیت ۵۶)

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً (ترمذی)

کنز الصلوٰت

علیٰ

سید السادات

عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

منتخب درود و سلام کا پوشیدہ خزانہ

فضائل و فوائد اور مستند حوالہ جات

تالیفِ لطیف

مداحِ رسول محمد منظور احمد نعمانی چشتی قادری نقشبندی مجددی

اشاعت: کرماں والا بک شاپ

دکان نمبر ۵۔ دربار مارکیٹ لاہور
Voice: 042- 37249515
0307-4132690

مختار الأحاديث النبوية
والحكم المحمدية
ایمان افروز احادیث نبویہ کا دلکش مجموعہ
اردو ترجمہ
جواہرِ حکمتِ نبوی
مؤلف
السید احمد بن ابراہیم الہاشمی
مترجم
محمد اکرم (ایم فل علوم اسلامیہ)
فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
زیر سرپرستی: پیر حاجی انعام اللہ طیبی برکاتی نقشبندی مدظلہ
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف
شرح
الجامع الصغیر
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا فقہ حنفی میں ایک نادر و نایاب مجموعہ
مصنف
ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ:
ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی
کرماں والا بک شاپ
دکان نمبر ۵۔ دربار مارکیٹ لاہور
Voice: 042- 37249515
0307-4132690

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

آپ ﷺ کے خصائص و شمائل پر ایک جامع مجموعہ
شمائل بغوی

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا فقہ حنفی میں احادیث کا ایک نادر و نایاب مجموعہ
الجامع الکبیر مترجم

احادیث کا مجموعہ
مسند اسحاق بن راھویہ

جواہر البیان
الخیرات الحسان
حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات پاک کا مجموعہ

تعظیم مصطفی ﷺ

فیوض الشیخین

تذکرہ خلفائے راشدین

معمولات مظہریہ

فضائل حجر اسود و مقام ابراہیم

جدید تخریج شدہ
رُکن دین

کشف المحجوب

شرح الصدور

تذکرہ حضرت شیربانی شرقپوری
احوال مقدسہ

احادیث کا مجموعہ

کنز العمال کسی تعارف کی محتاج نہیں۔
کنز العمال میں 46624 احادیث مبارکہ ہیں۔
شیخ احمد عبدالجواد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے کنز العمال کا مطالعہ کیا اُس نے احادیث مبارکہ کی ستر سے زائد کتب کا مطالعہ کیا۔

کنز العمال

مترجم
عابد عمران انجم مدنی
فاضل بھیرہ شریف

تذکرہ حضرت شیربانی شرقپوری اور اُنکے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ

دیوان ریاض

قلائد الجواہر
فی مناقب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

اسوۂ حسنہ

بزرگوں کے عقیدے

سرفراز وطن
شہید پاکستان ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی کا سفر حیات

اسلامی ناموں کا انسائیکلو پیڈیا

نورانی حکایات

طلع البدر
نعتیہ مجموعہ

بہار مدینہ
نعتیہ مجموعہ

کلام ریاض
نعتیہ مجموعہ

مرشد کامل
حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

میری سرکار
حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

بقیع الغرقد
المعروف جنت البقیع

درود و سلام
بحضور سرورِ کونین سید خیر الانام ﷺ